گوہر پارے

گفتار

معصومین علیہم السلام

زاہد اخوندزادہ

مقدمہ کتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِين سَيَّمَا خَاتَمِهِم وَ أَفَضَلِهِم مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّم وَ أَهْلِ بَيْتِهِ الأطْيَبِينَ الأَنْجَبين سَيَّمَا بَقِيَّةَ اللَّه فِي الْعالَمِين بِهِمْ نَتَوَلَّى وَ مِنْ أَعْدَائِهِم نَتَبَرَّأ إِلَى اللَّه اما بعد فقد قال رسول الله ﷺ مَنْ حَفِظَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثاً مِمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ بَعَثَهُ اَللَّهُ فَقِيهاً عَالِماً يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ

سلام علیکم جمیعا ورحمۃاللہ وبرکاتہ۔

یہ کتاب جو کہ اب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔صد در صد احادیث معصومین علیہم السلام پر مشتمل ہے اور بندہ حقیر نے اس کتاب کو مستند اور معتبر ماخذ سے اخذ کر کے سلیس اور سادہ زبان میں لکھا گیا ہے۔امام رضاؑ فرماتے ہے

رَحِمَ اللَّهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ يُحْيِي أَمْرَكُمْ قَالَ يَتَعَلَّمُ عُلُومَنَا وَ يُعَلِّمُهَا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ لَوْ عَلِمُوا مَحَاسِنَ كَلَامِنَا لَاتَّبَعُونَا

خدا رحم کرے اس بندے پر جو ہمارا امر (اور ہمارے مشن) کو زندہ رکھے۔عرض کیا: وہ ایسا کیونکر کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو سیکھ لے اور لوگوں کو سکھائے اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی حسن معلوم ہو جائے تو ہمارے پیروی کرے

اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں قبلہ حجۃ الاسلام والمسلمین **سید ہادی الحسینی** آف قمراہ نے کافی کوشش کی اور یہ آپ ہی کی مرہون منت ہے جس نے ایک ناممکن کو ممکن بنایا دعا ہے پروردگار قبلہ کی اس کاوش کو اور دیگر خیرین

جنہوں نے پہلے والے کتاب کو منظر عام پر لانے میں بھی کافی معاونت کی تھی مولاان سب کے کاوشوں کو اپنے درگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

میرے مرحوم والد صاحب اور اساتذہ کرام جنہوں نے اس نہج تک پہنچنے میں مدد کی خصوصا استاد محترم شیخ محمد حسین کمیلی استاد محترم مرحوم شیخ محمد حسین نجفی (جامعہ سبطین کراچی) شیخ حسن نجفی مرحوم شیخ محمد امینی مرحوم قبلہ شیخ مختار کاشفی وغیرہ ان سب کے بھی ممنون و مشکور ہوں ان کی محنت اور شفقت نے آج مجھے اس مقام پہ پہنچا دیا

اس کتاب کا نام گوہر پارے رکھا گیا ہے ممکن ہے اس نام سے آپ کو بہت سارے کتابیں ملیں مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے اردو زبان میں اب تلک اس طرح کی کتاب یعنی احادیث موضوعی کسی نے نہیں لکھا ہے۔ بندہ حقیر نے کافی کوشش کر کے احادیث کو جمع کر کے آپ لوگوں تک پہنچانے کی جو سعی کی ہے آپ لوگ بھی دعا کرے کہ یہ کتاب بندہ حقیر کے لئے زاد راہ آخرت بنے۔

معاشرے کی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے موضوعات کو اخذ کیا ہے امید ہے آپ سب کو بھی پسند آئینگے اگر کچھ موضوعات باقی رہ گئے ہیں تو آپ بندہ حقیر کو بتا کر اس سفر میں شریک ہو سکتے ہیں۔ انسان خطاء کا پتلا ہے ممکن ہے اس میں غلطیاں ہوا گر کتاب میں لفظی اعرابی غلطی نظر آئے تو فورا مطلع فرمائے تا کہ طبع دوم میں اسکا ازالہ ہو خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہو ان شاء اللہ۔

زاہد حسین آخوندزادہ

فہرست موضوع　　　　　　　　　　　　　　صفحہ نمبر

01	نماز	09
02	روزہ	13
03	حسد	17
04	منافقت	21
05	غیبت	25
06	تہمت لگانا	29
07	لالچ	33
08	تکبر کرنا	37
09	ظلم کرنا	41
10	جھوٹ بولنا	45
11	حق و باطل	49
12	تقویٰ	53
13	صبر کرنا	57
14	حق الناس	61
15	صلہ رحم	65
16	قطع تعلق کرنا	69
17	لوگوں کو تنگ کرنا	73
18	مومن کی مدد	77
19	اسراف	81

فہرست موضوع صفحہ نمبر

20	قناعت	85
21	توکل کرنا	89
22	علم	93
23	عالم	97
24	جہالت	101
25	سچ بولنا	105
26	دعا کرنا	109
27	توبہ کرنا	113
28	امر بالمعروف	117
29	نہی از منکر	121
30	مہمان	125
31	تربیت اولاد	129
32	چوری کرنا	133
33	رحم کرنا	137
34	حجاب	141
35	عورتوں کے حقوق	145
36	ہمسایوں کے حقوق	149
37	ازدواج کرنا	153
38	عفت و پاک دامنی	157

فہرست موضوع — صفحہ نمبر

39	والدین کے حقوق	161
40	فرزند صالح	165
41	آخرت	169
42	گھر کے بارے میں	173
43	لوگوں میں صلح کرنا	177
44	قرض	181
45	صدقہ	185
46	اخلاق	189
47	مذاق کرنا	193
48	گالی دینا	197
49	رزق وروزی	201
50	وعظ ونصیحت	205
51	زنا	209
52	بلااور آزمائش	213
53	غصہ	217
54	مریض کی عیادت کرنا	221
55	دوستی	224
56	دشمنی	227
57	عبادت	230

فہرست موضوع　　　　صفحہ نمبر

58	رازداری	233
59	معرفت خدا	236
60	کینہ	239
61	اتفاق واتحاد	242
62	بے عزت کرنا	245
63	بے حیائی پھیلانا	248
64	عدالت	251
65	تذلیل وتحقیر	253
66	گانا غنا	255
67	داڑھی تراشنا	257
68	قرآن پڑھنا	259
69	امانت داری	261
70	نظافت	263

نماز

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَلدُّعاءُ مِفْتاحُ الرَّحْمَةِ، وَ الْوُضوءُ مِفْتاحُ الصَّلاةِ، وَ الصَّلاةُ مِفْتاحُ الْجَنَّةِ؛ [1]

دعا رحمت کی چابی ہے اور وضو نماز کی اور نماز جنت کی کنجی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَ آخِرُهُ عَفْوُ اللَّهِ[2]

اول وقت کی نماز خدا کی خوشنودی ہے اور وقت آخر نماز پڑھنا عفو خداوند ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ إِنَّ المُؤمِنَ هِمَّتُهُ فِي الصَّلاةِ و الصِّيامِ و العِبادَةِ و المُنافِقُ هِمَّتُهُ فِي الطَّعامِ وَ الشَّرابِ كَالبَهيمَةِ[3]

ہمت مومن نماز، روزہ اور عبادت میں ہیں۔ اور منافق کی ہمت حیوانات کی طرح کھانے اور پینے میں ہیں

قال امام الصادق علیہ السلام ۔ لا يَنالُ شَفاعَتَنا مَن استَخَفَّ بِالصَّلاةِ[4]

جو نماز کو حقیر جانے ہماری شفاعت ان کے لئے نہیں۔

قال امام الصادق علیہ السلام ۔ أَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ الصَّلَاةُ وَ الزَّكَاةُ وَ الْوَلَايَةُ لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْهَا.

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر منحصر ہیں نماز، زکاۃ اور ولایت یہ سب ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں ہو سکتے [5]

---

[1] نہج الفصاحہ ص 485 ، ح1588
[2] من لا یحضرہ الفقیہ ج1 ، ص 217 ،ح 651
[3] تنبیہ الخواطر یا مجموعہ ورام ج1، ص 99
[4] کافی(ط-الاسلامیہ) ج 3 ، ص 270 ، ح 15
[5] اصول کافی ج 2 ص 183

قال الامام علی علیہ السلام ۔ لَو یَعلَمُ المُصَلّی ما یَغشاهُ مِنَ الرَّحمَةِ لَما رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ السُّجود[1]

اگر نماز پڑھنے والے کو یہ پتہ چلے کہ کتنے رحمت الٰہی ان پہ ہو رہے ہیں تو سجدہ سے سر ہر گز نہ اٹھائیں

قال الامام الصادق علیہ السلام ۔أَقرَبُ ما یَکُونُ العَبدُ إلَی اللهِ وَ هُوَ ساجِد [2]

حالت سجدہ معبود اور بندہ کے درمیاں قریب ترین مقام ہے

قال امام الصادق علیہ السلام۔ لا یَنالُ شَفاعَتَنا مَن استَخَفَّ بِالصَّلاةِ[3]

ہماری شفاعت ان کے لئے نہیں جو نماز کو حقیر جانے

قال الامام الباقر علیہ السلام ۔ مَن اَتَمَّ رُکوعَهُ لَم تَدخُلهُ وَحشَةٌ فی القَبر [4]

جس نے رکوع مکمل کیئے اس کو وحشت قبر نہیں ہو گی

قال الامام علی علیہ السلام ۔ مَن صَلّی رَکعَتَینِ یَعلَمُ مایَقولُ فِیهما اِنصَرَفَ وَ لَیسَ بَینَه وَ بَینَ اللهِ – عَزَّ وَ جَلَّ – ذَنبٌ[5]

جو کوئی دو رکعت نماز پڑھیں اور یہ معلوم ہو کہ کیا ہوا ہے تو اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی گناہ نہ رہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لا یَنالُ شَفاعَتی مَن اَخَّرَ الصَّلاةَ بَعدَ وَقتِها[6]

میری شفاعت اس کے لئے نہیں جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتے

---

1 در الکلم ص 175
2 اصول کافی ج 3 ص 324
3 اصول کافی ج 3 ص 270
4 اصول کافی ج3
5 مکارم الاخلاق ص 300
6 بحار ط بیروت ص 20 ج 80

قال رسول الله ﷺ ۔ لا یَقبَلُ اللَّهُ صَلاۃَ عَبدٍ لا یَحضُرُ قَلبُهُ مَعَ بَدَنِهِ[1]

خدا ان کے نماز قبول نہیں کرتے جن کے دل بدن کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے

قالت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا۔ فَجَعلَ اللهُ الایمانَ تَطهیراً لَکم مِنَ الشِّرکِ ، وَ الصَّلاۃَ تَنزیهاً لَکم عَن الکِبرِ[2]

اللہ نے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا زریعہ قرار دیا اور نماز کو تکبر سے دوری کا زریعہ

قال رسول الله ﷺ مَنْ تَرَکَ الصَّلاۃَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ کَفَرَ جِهارا[3]

جس نے نماز کو عمدا ترک کیا گویا اس نے کفر کیا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاَةِ[4]

کفر اور بندگی میں فرق نماز کو ترک کرنا ہے

قال الامام علی ع :لایخرج فی سفر یخاف فیه علی دینه و صلاته
اس سفر میں مت نکلو جس میں تمہارے دین یا نماز کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو[5]

قال رسول الله ﷺ : ان الصلوۃ قربان المؤمن
بتحقیق نماز مومن کے لئے تقرب الٰہی کا اذریعہ ہے۔[6]

---

1 محاسن ص 261
2 احتجاج طبرسی ج 1 ص 99
3 کافی، ج 3، ص 264
4 سنن ابی داوود
5 بحار الانوار، ج ,10 ص .108
6 کنز العمال ، حدیث 18907

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عَلَمُ الاسلامِ الصَّلاة
نماز اسلام کا پرچم اور علم ہے [1]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عَلَمُ الایمَان الصَّلاة
نماز ایمان کی علامت اور نشانی ہے [2]

قال امام صادق (ع) : أحَبُّ الأعمالِ إلى اللّٰہِ عَزَّوجلَّ الصَّلاةُ، وهي آخِرُ وَصايا الأنبياءِ

نماز اللہ کے نزدیک سب سے بہترین عمل اور انبیاء کی آخری وصیت ہے [3]

وَجْهُ دِينِكُمُ الصَّلَاةُ وَ قال امام على (ع) لِكُلِّ شَيْءٍ وَجْهٌ

ہر چیز کا ایک چہرہ ہے اور تمہارے دین کا چہرہ نماز ہے [4]

قال امام صادق (ع) : ان افضل الاعمال عند الله يوم القيامة ، الصلوة[5]
بتحقیق بہترین عمل اللہ کے نزدیک قیامت کے دن نماز ہے۔

امام صادق علیہ السلام: عَلَيکَ بِالصَّلاة فَإنَّ آخَر مَا اُوصِی بِه رَسُولُ الله و حَثَّ عَلَيه، الصَّلاة [6]
تمہارے اوپر لازمی ہے نماز، اس لیے کہ آخری وہ وصیت جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے نماز ہے

---

[1] (كنز العمال ، ج 7، ص ,279 حديث 1887)
[2] (شهاب الاخبار، ص 59)
[3] (ميزان الحكمة ، ج 5، ص 397)
[4] بحار الانوار، ج ,82 ص 227
[5] مستدرک الوسایل ج 3، ص 7
[6] بحار الانور، ج ,84 ص 236

روزہ

قال رسول اللہ ﷺ ۔لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْأَبْدَانِ الصِّيَام[1]

ہر چیز کیلئے زکاۃ ہے اور جسموں کی زکات روزے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّار[2]

روزہ جہنم کی آگ کے لئے سپر ہے

قال رسول اللہ ﷺ الصَّوْمُ فِي الْحَرِّ جِهَاد[3]

گرمیوں میں روزہ رکھنا جہاد ہے

قال امام علی علیہ السلام ۔الصِّيَامُ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ كَمَا يَمْتَنِعُ الرَّجُلُ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ[4]

روز حرام چیزوں سے خود کو بچانا ہے جسطرح روزہ دار خود کو کھانے پینے سے منع کرتے ہے

قال امام موسیٰ کاظم ؑ ۔ دَعْوَةُ الصَّائِمِ تُسْتَجَابُ عِنْدَ إِفْطَارِه [5]

روزہ داروں کی دعا وقت افطار قبول ہوتے ہے

قال امام موسیٰ کاظم ۔ فِطْرُكَ أَخَاكَ الصَّائِمَ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِك

---

[1] من لا يحضر الفقيہ ج2 ص 75

[2] كافی ج 4 ص 62

[3] بحار الانوار(ط-بیروت) ج 93، ص 257 ، ح 14

[4] بحار الانوار(ط-بیروت) ج 93، ص 294 ، ح 21

[5] بحار الانوار(ط-بیروت) ج 93 ، ص 255 ، ح 33

ایک روزہ دار کو افطار کروانا روزہ رکھنے سے افضل ہے[1]

قال امام الصادق ؑ ۔ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

جو کوئی روزہ دار کو افطار کروادے روزہ رکھنے جیسا ہے[2]

قال امام الصادق ؑ مَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ رُوحُ الْإِيمَانِ مِنْه[3]

جو کوئی روزہ توڑے رمضان میں تو ایمان کی روح اس کے جسم سے خارج ہو جائیگی

قال امام الصادق ؑ اَلصَّومُ جُنَّةٌ مِن آفاتِ الدُّنيا وَ حِجابٌ مِن عَذابِ الآخِرَةِ[4]؛

روزہ آفات دنیا کے لئے سپر ہے اور عذاب آخرت کے لئے حجاب ہے

قال امام الباقر ؑ اَلصّيامُ وَ الْحَجُّ تَسْكينُ الْقُلوبِ[5]

روزہ اور حج دلوں کی تسکین ہے

قال امام الصادق ؑ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ[6]

روزہ دار کے لئے دو خوشی کا مقام ہے ایک افطار کے وقت دوسرا رب سے ملاقات کے وقت

---

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج4، ص68
2 کافی(ط-الاسلامیه) ج 4 ، ص 68،
3 من لا يحضره الفقيه ج 2 ، ص 118
4 مصباح الشريعه ص 135
5 امالی (طوسی) ص 296
6 کافی(ط-الاسلامیه) ج 4 ، ص 65

قال امام الصادقؑ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَ الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ صَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حِجُّ الْبَيْتِ وَ وَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَ عَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَ الدُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ[1]

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس بات پر گواہی دینا کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد (ص) رسول خدا ہیں اور خدا کی جانب سے آپ (ص) کے لائی ہوئی چیزوں کا اقرار کرنا اور پنجگانہ نمازوں کی بجاآوری، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، حج بیت اللہ کی بجاآوری، ہمارے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ہمارے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کرنا، اور سچوں کے ساتھ ہو کر رہنا

قال رسول الله صلي الله عليه و آله و سلم هو شهر اوله رحمة و اوسطه مغفرة و اخره عتق من النار[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء رحمت ہے، اس کا وسط مغفرت ہے اور اس کی انتہا دوزخ کی آگ سے آزادی ورہائی ہے

قال الامام الباقر عليه السلام: لِكُلِّ شَيئٍ رَبِيعٌ، وَ رَبِيعُ القُرآنِ شَهرُ رَمَضَانَ[3]

ہر چیز کی بہار ہوتی ہے اور قرآن مجید کی بہار ماہ مبارک رمضان ہے

قال الامام الحسن عليه السلام: إنَّ اللَّهَ جَعَلَ شَهرَ رَمضانَ مِضماراً لِخَلقِهِ فَيستَبِقونَ فيهِ بِطاعَتِهِ إلى مَرضاتِهِ[4]

خداوند متعال نے رمضان کو اپنی مخلوقات کے لئے مقابلے کا میدان قرار دیا تاکہ اس کی طاعت وبندگی کے ذریعے اس کی رضاو خوشنودی کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت لیں

[1] اصول کافی ج : 3 ص : 29
[2] بحار الانوار، ج93، ص342
[3] الکافی، ج2 ، ص 630
[4] الكافي: ج 4، ص 66

قال الامام الصادق علیه السلام: اذا صمت فلیصم سمعك و بصرك و شعرك و جلدك[1]

جب تم روزہ رکھتے ہو لازمی ہے کہ تمہاری آنکھیں، کان، بال، اور بدن کی جلد بھی روزہ دار ہوں (یعنی ہر قسم کے گناہ سے دوری کرنی چاہئے

قال الامام الصادق علیه السلام: ان من تمام الصوم اعطاء الزكاة یعنی الفطرة كما ان الصلوة علی النبی (ص) من تمام الصلوة[2]

روزوں کی تکمیل زکٰوۃ یعنی فطرہ کی ادائیگی سے ہے جس طرح کہ نماز کی تکمیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سے ہے

قال امیرالمومنین علیه السلام: الصَّلَاةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ وَ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ وَ لِكُلِّ شَيْ ءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْبَدَنِ الصِّيَامُ وَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ[3]

نماز ہر پارسا کے لئے خدا کی قربت کا سبب ہے اور حج ہر کمزور کے لئے جہاد ہے. ہر چیز کی زکٰوۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکٰوۃ روزہ ہے جبکہ عورت کا جہاد بہتر انداز میں شوہر داری ہے۔

☆☆☆☆☆

---

1 الکافی ج 4 ص 87
2 وسائل الشیعه، ج 6 ص 221
3 نهج البلاغہ کلمات قصار 145

حسد

قال امام الصادق ؑ "إنَّ الْمُؤْمِنَ يَغْبِطُ وَ لا يَحْسُدُ، وَ الْمُنافِقُ يَحْسُدُ وَ لا يَغْبِطُ[1]

مومن رشک کھاتاہے، حسد نہیں کرتا، لیکن منافق رشک نہیں کرتا بلکہ حسد کرتا ہے۔

قال امام الصادق ؑ إنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الإيمانَ كَما تَأْكُلُ النّارُ الْحَطَبَ[2]

حسد ایمان کو ایسے کھاتاہے، جیسے آگ لکڑی کو۔

قال امام علی ؑ الحَسَدُ مَقنَصةُ اِبليسَ الكُبری[3]

حسد شیطان کی بڑے واروں میں سے ہے

قال امام الحسن ؑ هَلاک النّاسِ فِی ثَلاث: الكِبْرُ وَ الحِرْصُ وَ الْحَسَدُ، فَالكِبْرُ هَلاک الدينِ وَ بِهِ لُعِنَ إبْليسُ وَ الحِرْصُ عَدُوُّ النَفْسِ وَ بِهِ أُخْرِجَ آدَمُ مِنَ الجَنَّةِ وَ الحَسَدُ رائِدُ السُوءِ وَ مِنْهُ قَتَلَ قابيلُ هابيلَ[4]

امام حسن فرماتے ہے لوگوں کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے تکبر۔لالچ اور حسد

تکبر کرنے والے بے دین ہوتے ہے اسی تکبر کی وجہ سے شیطان ملعون ہوا

لالچ نفس کا دشمن ہے اسی لالچ نے آدم کو جنت سے نکلوادیا

اور حسد سارے گناہوں کی جڑ ہے حسد ہی کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا

---

[1] کافی ج 2 ص 307

[2] کافی،ج2،ص306

[3] غرر ص 67

[4] بحار الانوار ج 75 ص 111.

قال رسول الله صلی‌الله علیہ‌وسلم لایَجتَمِعُ الحَسَدُ وَ الایمانُ فی قَلبِ امْرِیءٍ[1]

حسد اور ایمان ایک ہی قلب میں جمع نہیں ہو سکتے

قال رسول الله صلی‌الله علیہ‌وسلم اَقَلُّ النّاسِ لَذّۃً اَلحَسود[2]

حاسد کو زندگی میں کبھی لذت میسر نہیں ہو گی

قال الامام جعفر الصادقؑ الحاسدُ یَضُرُّ بِنَفسِه قَبلَ أَن یَضُرَّ بِالمَحَسود[3]

حاسد محسود سے پہلے خود کو نقصان پہنچاتے ہے

قال الامام العلیؑ اَلحَسودُ سَریعُ الوَثبَةِ، بَطی ءُ العَطفَةِ[4]

حاسد کو جلد غصہ آتا ہے اور دیر تک دل میں رہتے ہے

قال الامام الصادقؑ اَلنَّصیحَةُ مِنَ الحاسِدِ مُحالٌ[5]

حاسد سے نیکی محال ہے

قال الامام العلیؑ اَلحَسَدُ یُضنِی الجَسَدَ[6]

حسد جسم کو علیل اور فرسودہ کرتے ہے

قال الامام الصادق آفَةُ الدِّینِ الحَسَدُ وَ العُجبُ وَ الفَخر[1]

---

[1] مستدرک، ج ١٢، ص١٨
[2] بحار، ج ٧٧، ص ١١٢
[3] مستدرک، ج ١٢، ص ١٨)
[4] بحارالأنوار(ط-بیروت) ج 70، ص256
[5] من لا یحضره الفقیه ج 4 ، ص 58
[6] غررالحکم و دررالکلم ص 301

دین کی آفت حسد خود بینی اور فخر ہے

قال الامام الصادقؑ اِنَّ صاحِبَ الدّینِ فَکَّرَ فَعَلَتهُ السَّکینَةُ وَ استَکانَ فَتَواضَعَ وَ قَنِعَ فَاستَغنی وَ رَضیَ بِما اُعطیَ وَ انفَرَدَ فَکُفیَ الخوانَ وَ رَفَضَ الشَّهَواتِ فَصارَ حُرّا وَ خَلَعَ الدُّنیا فَتَحامَی الشُّرورَ وَ اطَّرَحَ الحَسَدَ فَظَهَرتِ المَحَبَّةُ وَ لَم یُخِفِ النّاسَ فَلَم یَخَفهُم وَ لَم یُذنِب اِلَیهِم فَسَلِمَ مِنهُم وَ سَخَت نَفسُهُ عَن کُلِّ شَیءٍ ففازَ وَ استَکمَلَ الفَضلَ وَ اَبصَرَ العافیَةَ فَاَمِنَ النَّدامَةَ [2]

ایک متقی شخص، کیونکہ وہ سوچتا ہے، سکون اس کی روح پر راج کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کرتا ہے، وہ عاجز ہے۔ کیونکہ وہ مطمئن ہے، وہ بے نیاز ہے۔ جو دیا جاتا ہے اس سے مطمئن ہوں۔ کیونکہ اس نے بے کار دوستوں سے تنہائی کا انتخاب کیا۔ کیونکہ اس نے ہوا اور ہوس کو چھوڑ دیا ہے، وہ آزاد ہے۔ کیونکہ وہ دنیا سے چلا گیا ہے اور اس کی برائیوں اور کاٹنے سے محفوظ ہے۔ کیونکہ وہ حسد کو ترک کرتا ہے، اس کی محبت ظاہر ہے، وہ لوگوں کو نہیں ڈراتا، ان سے نہیں ڈرتا اور ان کی عصمت دری نہیں کرتا، وہ ان کے کاٹنے کے بعد محفوظ رہتا ہے۔ وہ اپنے دل کو کسی چیز کے لیے بند نہیں کرتا، اس لیے اسے نجات اور کمال فضیلت حاصل ہوتی ہے، اور وہ بصیرت کی نگاہ میں سکون دیکھتا ہے، اس لیے اس کا کام ندامت کا باعث نہیں بنتا

قال الامام العلیؑ اَلحَسَدُ عَیبٌ فاضِحٌ وَشُحٌّ فادِحٌ لایَشفی صاحِبَهُ إلاّ بُلوغُ آمالِهِ فیمَن یَحسِدُهُ[3]

حسد ایک خوفناک عیب ہے اور بخل بہت بڑا ہے اور حسد اس وقت تک کم نہیں ہوتا جب تک وہ محسود کے بارے میں اپنا خواب پورا نہ کر لے

[1] اصول کافی ج2 ص 307
[2] امالی ص52
[3] غرر الحکم و درر الکلم ص 128

قارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى مُوسَى عليه السلام رَجُلًا عِنْدَ الْعَرْشِ فَغَبَطَهُ بِمَكَانِهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ كَانَ لَا يَحْسُدُ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِه[1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے قریب ایک شخص کو دیکھا تو اس کے مقام پر رشک ہوا اور اس کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ دیا ہے اس سے وہ حسد نہیں کرتا تھا۔

قال الامام العلیؑ الْحِرْصُ وَ الْكِبْرُ وَ الْحَسَدُ دَوَاعٍ إِلَى التَّقَحُّمِ فِي الذُّنُوب [2]

لالچ، تکبر اور حسد گناہوں میں دھنسنے کے محرکات ہیں

قال الامام العلی ٔالثَّنَاءُ بِأَكْثَرَ مِنَ الِاسْتِحْقَاقِ مَلَقٌ وَ التَّقْصِيرُ عَنِ الِاسْتِحْقَاقِ عِيٌّ أَوْ حَسَد[3]

کسی کی حد سے زیادہ تعریف خوشامد ہے اور مستحق کی کم تعریف کرنا عاجزی یا حسد ہے۔

قال الامام الحسن العسکری التَّواضُعُ نِعمَةٌ لا يُحسَدُ عَليها[4]

عاجزی ایک نعمت ہے جس سے حسد نہ کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

[1] روضۃ الواعظین
[2] نہج البلاغہ
[3] نہج البلاغہ
[4] تحف العقول ص489

منافقت

قال الامام سجاد علیہ السلام اَلمنافقُ اِنْ حَدَّ ثَكَ كَذَّبَكَ و اِنْ وَعَدَكَ اَخلَفَكَ و اِنِ ائْتَمَنْتَهُ خانَكَ و اِنْ خالَفتهُ اِغتابَك[1]

منافق وہ ہے جو جب بھی تم سے بات کرے تو جھوٹ بولے اور اگر تم سے وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے جب بھی تم اسے کوئی امانت سونپتے ہو، وہ تمہارے ساتھ خیانت کرتا ہے اور اگر تم اس کی مخالفت کروگے تو وہ پیٹ پیچھے غیبت کریگا

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لمّا اُسرِیَ بی رأیَتُ اِمَرأَةً رَأسُها رأسُ خِنزیرٍ وَ بَدنُها بَدَنُ الحمارِ و عَلَیها اَلفُ اَلفِ لَونٍ مِنَ العذابِ. اِنّها کانَت نمّامةٌ کَذّابَة[2]

معراج کی رات میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کا سر سور کا اور ایک گدھے کا جسم تھا اور اس پر دس لاکھ قسم کے عذاب تھے۔ وہ دوغلی اور جھوٹی عورت تھی۔

قال الامام العلی ؑ لِلمُنافِقِ ثَلاثُ عَلاماتٍ: اِذا حَدَّثَ کَذِبَ و اِذا وَعَدَ أَخلَفَ و اِذا اؤْتُمِنَ خانَ[3]

منافق کی تین نشانیاں ہیں: وہ باتوں میں جھوٹ بولتا ہے، اپنی بات پر قائم نہیں رہتا اور دوسروں کی امانت میں خیانت کرتا ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم مَن خالَفَتْ سَریرَتَهُ علانِیَتُهُ فَهُوَ مُنافقٌ[4]

---

[1] بحار، ج ۷۲، ص ۲۰۵
[2] بحار، ج ۷۵، ص ۲٦٤
[3] الشهاب فی الحِکَم والآداب، ص ۸۵
[4] سفینه، ج ۲، ص ٦۰٦

منافق وہ ہے جس کا ظاہر باطن کے خلاف ہو

قال الامام العلی ؑ ما اَقبَحَ بِالانسانِ أَنْ یکونَ ذاوَجهَین[1]

انسان کے لیے یہ کتنا بد صورت ہے کہ دو متضاد اور مختلف چہرے ہوں

قال رسول الله ﷺ یَجیءُ یَومَ القیامةِ ذوالوَجهینِ دالِعاً لِسانَهُ فیقفاهُ و آخَرُ مِن قُدآمِه یَلتَهِبانِ ناراً حتّی یَلَهبا جَسَدَه[2]

قیامت کے دن ایک منافق دو لٹکتی اور جلتی ہوئی زبانوں کے ساتھ پاتال میں داخل ہو گا: ایک اس کے سامنے اور دوسری اس کی گردن سے اس کے جسم کو بھڑکا دے گی۔

قال الامام جعفر صادق ؑ ثَلاثةٌ لایَدخلونَ الجَنَّةَ: اَلسَّفّاكُ لِلدِّمِ و شارِبُ الخَمرِ وَ مَشّاءٌ بِالنّمیمة[3]

تین لوگ ایسے ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے لوگوں کو قتل کرنے والا، شرابی اور وہ جس کا کام نفاق کرنا ہے

قال الامام جعفر صادق مَن مَشی فی نمیمةٍ بَینَ اِثنَین سَلَّطَ اللهُ عَلَیهِ فی قَبرِهِ ناراً تُحرِقُهُ اِلی یَومِ القِیامَة[4]

جو دو آدمیوں میں جھگڑا کروادے اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں آگ روشن کرے گا جو قیامت تک جلتی رہے گی

قال الامام العلیؑ۔ المُنافِقُ إذا نَظَرَ لَها ، و إذا سَکَتَ سَها ، و إذا تَکَلَّمَ لَغا ، و إذا استَغنی طَغا ، و إذا أصابَتهُ شِدَّةٌ ضَغا ، فهُو قَریبُ السُّخطِ بَعیدُ الرِّضا ، یُسخِطُهُ

1 غرر الحکم ، ص ٣٩٥
2 خصال، ج ١، ص ٢٠
3 (بحار، ج ٧٥، ص ٢٦٤
4 بحار، ج ٧٦، ص ٣٦٤

عَلَى اللّٰهِ اليَسيرُ ، و لا يُرضيهِ الكثيرُ ، يَنوي كثيرا مِن الشَّرِّ و يَعمَلُ بطائفَةٍ مِنهُ و يَتَلَهَّفُ على ما فاتَهُ مِن الشَّرِّ كيفَ لَم يَعمَلْ بهِ[1]

منافق جب بھی دیکھتا ہے مزا آتا ہے، جب خاموش ہوتا ہے تو اس کے ساتھ لاپرواہی ہوتی ہے، جب بولتا ہے تو فضول بولتا ہے، جب بے نیاز ہوتا ہے تو بغاوت کرتا ہے، جب پکڑا جاتا ہے تو چیختا ہے، غصہ آتا ہے۔ اور وہ دیر سے راضی ہوتا ہے، وہ خدا کی نعمت کم ملنے سے خدا سے ناراض ہوتا ہے، اور سے بہت سے نعمتیں بھی اسے خوش نہیں کر سکتے، وہ اپنے سر میں بہت سی برائیاں پالتا ہے، اور وہ ان میں سے کچھ استعمال کرتا ہے، اور اسے افسوس ہوتا ہے کہ اس نے ایسا کیوں برا نہیں کیا۔

قال الامام الصادق ؑ المُنافِقُ لا يَرغَبُ فيما قد سَعِدَ بهِ المؤمنونَ ، و السَّعيدُ يَتَّعِظُ بِمَوعِظَةِ التَّقوى و إن كانَ يُرادُ بالمَوعِظَةِ غَيرُهُ[2]

منافق کو اس بات کی کوئی خواہش نہیں ہوتی کہ مومنوں کی خوشی کا ذریعہ کیا ہے اور خوش نصیب نصیحت سے تقویٰ کی تلقین کرتا ہے، خواہ اس نصیحت کا مخاطب کوئی اور ہو۔

قال رسول الله صلی‌الله‌علیه‌وسلم لِلمُنافِقينَ عَلاماتٌ يُعرَفونَ بِها : تَحِيَّتُهُم لَعنَةٌ ، و طَعامُهُم نُهمَةٌ ، و غَنيمَتُهُم غُلولٌ ، لا يَقرَبونَ المَساجِدَ إلاّ هُجرا ، و لا يَأتونَ الصَّلاةَ إلاّ دُبُرا ، مُستَكبِرينَ لا يَألَفونَ و لا يُؤلَفونَ ، خُشُبٌ باللَّيلِ سُخُبٌ بالنَّهارِ[3]

منافقین کی وہ نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں: ان کا سلام لعنت ہے، وہ حریص اور لالچی ہیں، وہ مال غنیمت لوٹتے ہیں، وہ مساجد کے قریب نہیں جاتے سوائے ہچکچاہٹ اور منافقت کے، دیر سے نماز پڑھتے ہیں، اپنے آپ کو

1 تحف العقول 212
2 اعلام الدين ج1 235
3 ميزان الحكمہ ج 12

برتر سمجھتے ہیں۔ اس طرح کہ وہ کسی کے ساتھ نہیں ملتے اور کوئی ان کا ساتھ نہیں دیتا، وہ رات کو سوکھی لکڑی کی طرح گرتے ہیں (شب بیداری نہیں کرتے) اور دن کو آواز بلند کرتے ہیں۔

قال الامام الصادق ؑ أربَعٌ مِن عَلاماتِ النِّفاقِ : قَساوَةُ القَلبِ ، و جُمودُ العَينِ و الإصرارُ علَى الذَّنبِ ، و الحِرصُ علَى الدُّنيا[1]

نفاق کی چار نشانیاں ہیں: سخت دلی، خشک آنکھیں، گناہ پر استقامت اور دنیا کی لالچ

قال الامام العلی ؑ إنّ لسانَ المُؤمنِ مِن وَراءِ قَلبِهِ ، و إنّ قَلبَ المُنافِقِ مِن وَراءِ لِسانِهِ[2]

مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتے ہے اور منافق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إنّي لا أتَخَوَّفُ على اُمَّتي مُؤمِنا و لا مُشرِكا ، أمّا المُؤمنُ فيَحجُرُهُ إيمانُهُ ، و أمّا المُشرِكُ فيَقمَعُهُ كُفرُهُ ، و لكن أتَخَوَّفُ علَيكُم مُنافِقا عالِمَ اللِّسانِ ؛ يَقولُ ما تَعرِفونَ ، و يَعمَلُ ما تُنكِرونَ[3]

میں اپنی امت کے لیے مومن اور مشرک سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ مومن کو اس کا ایمان [اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچانے سے] روکتا ہے اور مشرک کو اس کے کفر اسے دبایا جاتا ہے۔ لیکن آپ کے لیے میرا خوف وہ منافق ہے جو آپ کے ماننے والے الفاظ ادا کرتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جن پر آپ یقین نہیں رکھتے۔

---

[1] الاختصاص : ۲۲۸

[2] میزان الحکمہ ج 4 ص 2778

[3] میزان الحکمہ ج 4ص 3341

غیبت

قال رسول اللهﷺ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ ص إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّه[1]

کیا آپ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے ؟انہوں نے کہا: خدااور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔انہوں نے کہا: اپنے بھائی سے ایسی بات کہناجو اسے پسند نہ ہو۔اس نے کہا: اگر میں جو کہتا ہوں وہ میرے بھائی میں ہوتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے جو کہا وہ اس میں ہے تو تم نے غیبت کی ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَنِ اغْتَابَ مُسْلِماً أَوْ مُسْلِمَةً لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ صَلَاتَهُ وَ لَا صِيَامَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا أَنْ يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ[2]

جو شخص کسی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کرے اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن اور راتوں کے روزے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک کہ جسکی غیبت کی ہے اسے معاف نہ کردے۔

قال رسول الله ﷺ كَفّارَةُ الاِغتيابِ أَن تَستَغفِرَ لِمَنِ اغتَبتَهُ[3]

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ آپ اس شخص کے لیے استغفار کریں جس کی غیبت کرتے رہے

---

1 مجموعه ورام ج 1 ، ص 118
2 بحارالأنوار(ط-بيروت) ج 72 ، ص 258
3 امالی (طوسی) ص 192

قال الامام الباقر ؑ مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فَنَصَرَهُ وَ أَعَانَهُ نَصَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَ لَمْ يُعِنْهُ وَ لَمْ يَدْفَعْ عَنْهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى نُصْرَتِهِ وَ عَوْنِهِ إِلَّا خَفَضَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ[1]

جو شخص اپنے مومن بھائی سے اس کی موجودگی میں غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کے لیے اٹھ کھڑا ہو، اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا۔ اور جو شخص اپنے مؤمن بھائی سے اس کی موجودگی میں غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے اگرچہ وہ اس کا دفاع نہ کرے تو اللہ اسے دنیا اور آخرت دونوں میں پست کردے گا

قال رسول اللہ ﷺ يُؤْتَى بِأَحَدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَ يُدْفَعُ إِلَيْهِ كِتَابُهُ فَلَا يَرَى حَسَنَاتِهِ فَيَقُولُ إِلَهِي لَيْسَ هَذَا كِتَابِي فَإِنِّي لَا أَرَى فِيهَا طَاعَتِي فَيُقَالُ إِنَّ رَبَّكَ لَا يَضِلُّ وَ لا يَنْسى ذَهَبَ عَمَلُكَ بِاغْتِيَابِ النَّاسِ ثُمَّ يُؤْتَى بِآخَرَ وَ يُدْفَعُ إِلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَرَى فِيهِ طَاعَاتٍ كَثِيرَةً فَيَقُولُ إِلَهِي مَا هَذَا كِتَابِي فَإِنِّي مَا عَمِلْتُ هَذِهِ الطَّاعَاتِ فَيَقُولُ إِنَّ فُلَاناً اغْتَابَكَ فَدُفِعَتْ حَسَنَاتُهُ إِلَيْكَ.[2]

قیامت کے دن ایک شخص کو لائیں گے اور اسے خدا کی بارگاہ میں رکھیں گے اور اس کا نامہ اعمال دیں گے لیکن اس میں اس کی نیکیاں نظر نہیں آئیں گی۔ وہ کہتا ہے خدایا یہ میرا نامہ اعمال نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے اس میں اپنی اطاعت نظر نہیں آتی ! اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب نہ بھولتا ہے اور نہ بھولے گا۔ لوگوں کی غیبت کرنے وجہ سے آپ کا عمل ضائع ہو گیا۔ پھر وہ ایک اور آدمی کو لاتے ہیں اور اسے اس کا نامہ اعمال دیتے ہے۔ اسے اس میں بہت زیادہ اطاعت نظر آتی ہے۔ وہ کہتا ہے: خداوندا یہ میرا نامہ اعمال نہیں ہے کیونکہ میں نے یہ اطاعت نہیں کی ! کہا جاتا ہے کسی نے تمہاری غیبت کی تھی میں نے تجھے اس کا احسان دیا

قال الامام العلی ؑ اَلسامِعُ لِلغيبَةِ كَالمُغتابِ[3]

---

1 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص 148
2 جامع الأخبار(شعيرى) ص 147
3 غررالحكم ص 222

غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والے کی طرح ہے

قال رسول الله ﷺ مَن عامَلَ النّاسَ فَلَم يَظلِمهُم وَحَدَّثَهُم فَلَم يَكذِبهُم وَ وَعَدَهُم فَلَم يَخلِفهُم فَهُوَ مِمَّن كَمُلَت مُرُوءتُهُ وَ ظَهَرَت عدالَـتُهُ وَ وَجَبَت اُخُوَّتُهُ وَحَرُمَت غيبَتُهُ[1]

جو لوگوں سے میل جول میں ان پر ظلم نہیں کرتا، جھوٹ نہیں بولتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس کی شجاعت کامل ہے، اس کا عدل ظاہر ہے، اس کے ساتھ اخوت واجب ہے اور اس کی عدم موجودگی میں غیبت حرام ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَنْ تَطَوَّلَ عَلَى أَخِيهِ فِي غِيبَةٍ سَمِعَهَا فِيهِ فِي مَجْلِسٍ فَرَدَّهَا عَنْهُ رَدَّ اللَّهُ عَنْهُ أَلْفَ بَابٍ مِنَ الشَّرِّ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَة[2]

جو شخص کسی مجلس میں کسی کی غیبت کو سنے اور اس غیبت کو بند کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت میں ہزار برے دروازوں کو اس سے دور کر دے گا۔

قال رسول الله ﷺ اَلذَّنبُ شومٌ عَلى غَيرِ فاعِلِهِ اِن عَيَّرَهُ ابتُلِىَ بِهِ وَ اِن اَغتابَهُ أَثِمَ وَ اِن رَضىَ بِهِ شارَكَهُ[3]

بے گناہ کے لیے گناہ بھی برائی ہے، اگر وہ گنہگار کو ملامت کرے گا تو وہ اس میں مبتلا ہو جائے گا، اگر وہ اس کی غیبت کرے تو وہ گناہ گار ہو جائے گا، اور اگر وہ اپنے گناہ پر راضی ہو جائے تو وہ اس کا شریک ہے۔

قال الامام الصادق ؑ إِذا جاهَرَ الفاسِقُ بِفِسقِهِ فَلا حُرمَةَ لَهُ وَ لا غيبَةَ[4]

جب بھی کوئی فاسق اور گناہ گار شخص کھلم کھلا گناہ کرتا ہے تو اس کی نہ عزت ہوتی ہے اور نہ ہی غیبت

[1] خصال ص 208، ح 28
[2] من لا يحضره الفقيه ج4، ص 15
[3] نهج الفصاحه ص 493
[4] امالی(صدوق) ص 39

قال الامام الصادق ؑ الْغِيبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِثْلُ الْحِدَّةِ وَ الْعَجَلَةِ فَلَا[1]

غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جسے اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا ہے، لیکن (کہنا) جلد بازی اور جلد بازی جیسی ظاہری صفت غیبت نہیں ہے۔

قال رسول الله ﷺ الْغِيبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكِلَةِ فِي جَوْفِه [2]

غیبت مسلمان کی دینداری پر اتنی تیزی سے اثر کرتی ہے کہ اس قدر اتنا جذام اثر نہیں کرتا۔

قال رسول الله ﷺ منِ اغْتَابَ مُسْلِماً أَوْ مُسْلِمَةً لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ صَلَاتَهُ وَ لَا صِيَامَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا أَنْ يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ[3]

جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن اور رات کے نماز و روزے قبول نہیں کرے گا۔

قال الامام الصادق ؑ اَلغیبةُ حرامٌ علی کُلِّ مسلمٍ وَ إنّها لَتَأکُلُ الحَسَناتِ کَما تأکُلُ النّارُ الحَطَب[4]

غیبت ہر مسلمان پر حرام ہے اور یہ نیکیوں کو اس طرح کھاجاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔

*****

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 358
[2] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 357
[3] بحارالأنوار(ط-بیروت) ج 72 ، ص 258،
[4] مستدرک ج9

تہمت لگانا

قال الامام الصادق ؑ إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ مِنْ قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ[1]

مومن جب بھی اپنے بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو اس کے دل کا ایمان اس طرح ختم ہو جاتا ہے جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَن بَاهَتَ مُؤمِناً أَو مُؤمِنَةً بِمَا لَيسَ فِيهِمَا حَبَسَهُ اللهُ عَزَوَجَلَ يَومَ القِيَامَةِ في طِينَةِ خَبَالٍ، حَتَّي يَخرُجَ مِمَّا قَالَ، قُلتُ: وَ مَا طِينَةُ خَبَال؟ قَالَ: صَدِيدٌ يَخرُجُ مِن فُرُوجِ المُؤمِسَاتِ يَعنِي الزَّوَانِي[2]

جو شخص کسی مومن یا مومن کو ایسی چیز کے بارے میں تہمت لگائے جو ان میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خبال کے مٹی میں رکھے گا تا کہ وہ اپنی بات واپس لے۔(ابن ابی یعفور کہتے ہیں) میں نے کہا: طینت خبال کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا: یہ پیپ اور زردی ہے جو طوائفوں کی شرم گاہ سے نکلتی ہے۔

قال الامام العلی ؑ مَن دَخَلَ مَدَاخِلَ السُوءِ اِتُّهَمَ[3]

جو کوئی بھی بری جگہ پر رفت و آمد کرے اس پر شک کیا جائے گا اور بہتان لگایا جائیگا

قال الامام الصادقؑ مَن اِتَّهَمَ أَخَاهُ في دِينِهِ فَلا حُرمَةَ بَينَهُمَا[4]

جو اپنے دینی بھائی پر بہتان لگائے، دونوں میں کوئی احترام نہیں رہینگے

---

[1] کافی ج 2، ص 361
[2] معانی ص 164
[3] بحار ج 75 ص 91
[4] کافی ج2 ص 361

قال الامام العلی ؑ مَن وَقَفَ نَفسَهُ مَوقِفَ التُّهَمَةِ فَلا يَلُومَنَّ مَن أسَاءَ بِهِ الظَّنَ[1]

ایک شخص جو اپنے آپ کو تہمت کا نشانہ بناتا ہے۔ اسے کسی ایسے شخص پر الزام نہیں لگانا چاہئے جسے وہ برا سمجھتا ہے

قال الامام العلی ؑ اَلبُهتَانُ عَلَي البَرِئِ أعظَمُ مِنَ السَّمَاءِ[2]

بے گناہ پر تہمت لگانا آسمان سے بڑا گناہ ہے

قال رسول الله ﷺ مَن بَهَتَ مُؤمِناً أَو مُؤمِنَةً أَو قَالَ فِيهِ مَا لَيسَ فِيهِ أَقَامَهُ اللهُ تَعَالي يَومَ القِيَامَةِ عَلَي تَلٍّ مِن نَّارٍ، حَتَّي يَخرُجَ مِمَّا قَالَهُ فِيهِ[3]

جس نے کسی مومن مرد یا عورت پر تہمت لگائے یا اس مومن یا مومنہ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو اس میں نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس مومن کے بارے میں کہی گئی باتوں کو واپس لے لے

قال الامام الجعفر الصادق ؑ إنَّ مِنَ الغِيبَةِ أَن تَقُولَ في أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللهُ عَلَيهِ، وَ إنَّ مِنَ البُهتَانِ أَن تَقُولَ في أخيكَ مَا لَيسَ فِيهِ[4]

غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہے جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا ہے اور تہمت یہ ہے کہ اس کی طرف وہ بات منسوب کریں جو اس میں نہیں ہے

قال الامام العلی ؑ لا قحَةَ كَالبُهتِ[5]

تہمت جیسی بے شرمی اور گستاخی کچھ نہیں ہے

---

1 بحار ج 78 ص 90
2 بحار ج 78 ص 31
3 عیون اخبار الرضا ج 2 ص 33
4 بحار ج 2 ص 248
5 غرر الحکم

قال الامام العلی ؑ إِيَّاكَ وَ مَوَاطِنَ التُّهَمَةِ وَ المَجلِسَ المَظنُونَ بِهِ السُّوءُ، فَإنَّ قَرينَ السُّوءِ يَغُرُّ جَلِيسَهُ[1]

تہمت لگنے والے جگہوں اور اجتماعات میں جانے سے گریز کریں جن کے بارے میں برا خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ برا دوست اپنے ساتھی کو دھوکہ دیتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ وَ أَمَّا عَلامَةُ الفَاسِقِ فَأَربَعَةٌ: اَللَّهوُ، وَ اللَّغوُ، وَ العُدوَانُ، وَ البُهتَانُ[2]

فاسق کی چہار نشانیاں ہیں لہو لعب لغو دشمنی کرنا اور تہمت لگانا

قال رسول الله ﷺ أولَي النَّاسِ بِالتُّهَمَةِ مَن جَالَسَ أَهلَ التُّهَمَةِ[3]

لوگ بہتان لگانے کا سب سے زیادہ مستحق اسے سمجھتے ہیں جو ملزمان اور اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ رہے

قال الامام العلی ؑ اَلمُؤمِنُ لا يَغُشُّ أخَاهُ وَ لا يَخُونُهُ وَ لا يَخذُلُهُ وَ لا يَتَّهِمُهُ وَ لا يَقُولُ لَهُ: أنَا مِنكَ بَرِئٌ[4]

مومن اپنے بھائی کو دھوکہ نہیں دیتا، اس سے خیانت نہیں کرتا، اسے ذلیل نہیں کرتا، اس پر تہمت نہیں لگاتے ہے اور اسے یہ نہیں کہتا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں

قال الامام العلی ؑ المُؤمِنُ لا يَغُشُّ أَخَاهُ، وَ لا يَخُونُهُ، وَ لايَخذُلُهُ، وَ لا يَتَّهِمُهُقا[5]

مومن اپنے مومن بھائی کو نہ دھوکا دیتا ہے نہ خیانت کرتا ہے، نہ اس کی تذلیل کرتا ہے اور نہ اس پر بہتان لگاتا ہے

1 بحار ج75 ج 90
2 بحار ج 1 ص 120
3 امالی صدوق ص 128
4 بحار ج 2 ص 143
5 خصال ج 2 ص622

قال الامام السجاد ؑ لَيسَ لَكَ أَن تَأتَمِنَ مَن غَشَّكَ، وَ لا تَتَّهِمَ مَنِ ائتَمَنتَ[1]

جس نے بھی آپ کو دھوکہ دیا اسے قابل اعتماد نہ سمجھا جائے اور جس کو آپ قابل اعتماد پائیں اس پر تہمت نہ لگائیں

قال الامام السجاد ؑ لَيسَ لَكَ أن تَتَّهِمَ مَن قَد اِئتَمَنتَهُ، وَ لا تَأمَنَ الخَائِنَ وَ قَد جَرَّبتَهُ[2]

آپ کو کسی پر الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے جسے آپ نے قابل اعتماد پایا ہے اور آپ کو اس خائین پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے جب آپ نے اسے آزمایا ہو۔

قال رسول الله ﷺ قَذفُ مُحصَنَةٍ يُحبِطُ عِبادَةَ مِئةِ سَنةٍ[3]

شادی شدہ (ایماندار) عورت پر تہمت لگانا سو سال کی عبادت کو برباد کر دیتا ہے۔

قال الامام الصادق ؑ القاذِفُ يُجلَدُ ثَمانينَ جَلدَةً و لا تُقبَلُ لَهُ شَهادَةٌ أبَدا إلاّ بعدَ التَّوبَةِ أو يُكَذِّبَ نفسَهُ[4]

ناموس پر تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں، اس کے بعد سے اس کی کوئی گواہی قبول نہیں ہو گی، سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرے یا اپنی بات کا انکار کرے۔

☆☆☆☆☆

[1] قرب الاسناد ص 35
[2] قرب الاسناد 40
[3] عوالي اللآلي : ۵۷/۵۶۱/۳
[4] وسائل الشيعة : ۵/۴۳۳/۱۸

لالچ

قال رسول الله ﷺ إِيّاكُم وَالشُّحَّ فَإِنَّما هَلَكَ مَن كانَ قَبلَكُم بِالشُّحِّ اَمَرَهُم بِالبُخلِ فَبَخِلوا وَأَمَرَ هُم بِالقَطيعَةِ فَقَطَعوا وَأَمَرَهُم بِالفُجورِ فَفَجَروا[1]

خبردار لالچ سے بچو کہ تمہارے باپ دادا حرص کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے، حرص نے انہیں کنجوس کر دیا اور وہ بخیل ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کر لیے۔ اور ان کے ساتھ بہت برا کیا اور بدکار ہوئے

قال الامام العلی ؑ إِنَّ الدُّنْيَا مَشْغَلَةٌ عَنْ غَيْرِهَا وَ لَمْ يُصِبْ صَاحِبُهَا مِنْهَا شَيْئاً إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ حِرْصاً عَلَيْهَا وَ لَهَجاً بِهَا وَ لَنْ يَسْتَغْنِيَ صَاحِبُهَا بِمَا نَالَ فِيهَا عَمَّا لَمْ يَبْلُغْهُ مِنْهَا[2]

دنیا آخرت سے رو گردان کر دینے والی ہے اور جب دنیادار اس سے کچھ تھوڑا پالیتا ہے تو وہ اس کیلئے اپنی حرص و شیفتگی کے دروازے کھول دیتی ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ اب جتنی دولت مل گئی اس پر اکتفا کرے اور جو ہاتھ نہیں آیا اس سے بے نیاز رہے حالانکہ نتیجہ میں جو کچھ جمع کیا ہے اس سے جدائی اور جو کچھ بندوبست کیا ہے اس کی لازمی شکست ہے

قال الامام الحسین ؑ لَيْسَتِ الْعِفَّةُ بِمَانِعَةٍ رِزْقاً وَ لَا الْحِرْصُ بِجَالِبٍ فَضْلًا وَ إِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ وَ الْأَجَلَ مَحْتُومٌ وَ اسْتِعْمَالَ الْحِرْصِ طَالِبُ الْمَأْثَمِ[3]

نہ حرام اور ناپسندیدگی سے پرہیز کرنا رزق میں رکاوٹ ہے اور نہ لالچ کرنے سے زیادہ رزق ملتا ہے جو کہ تقسیم شدہ ہے اور وقت مقرر ہے اور لالچ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔

---

1 نہج الفصاحہ ص 353
2 نہج البلاغہ نامہ 49
3 اعلام الدین ص 428

قال الامام الصادق ؑ حُرِمَ الْحَرِيصُ خَصْلَتَيْنِ وَ لَزِمَتْهُ خَصْلَتَانِ حُرِمَ الْقَنَاعَةَ فَافْتَقَدَ الرَّاحَةَ وَ حُرِمَ الرِّضَا فَافْتَقَدَ الْيَقِينَ[1]

حریص دو خصلتوں سے محروم ہے اور اس کے نتیجے میں دو خصلتیں ملے ہیں: قناعت سے محروم ہے اور نتیجتاً سکون سے محروم ہے، اطمینان سے محروم ہے اور نتیجتاً یقین سے محروم ہے

قال الامام الباقر ؑ مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دُودَةِ الْقَزِّ كُلَّمَا ازْدَادَتْ مِنَ الْقَزِّ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً[2]

لالچ دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے کی مانند ہے جو جتنا اپنے ارد گرد بُنتا ہے، اسے اس میں سے نکلنا مشکل ہوتا ہے حتیٰ کہ اسی غم میں موت آتی ہے

قال الامام العلیؑ اَلحِرصُ موقِعٌ فی كَثيرِ العُيوبِ[3]

لالچ انسان کو بہت سے عیبوں سے دوچار کرتا ہے۔

قال الامام العلی ؑ أَغْنَى الْأَغْنِيَاءِ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحِرْصِ أَسِيراً[4]

سب سے زیادہ امیر دنیامیں وہ ہے جو لالچ کے ہاتھوں اسیر نہ ہو

قال الامام العلی ؑ اِنتَقِم مِنَ الحِرصِ بِالقَناعَةِ كَما تَنتَقِمُ مِنَ العَدُوِّ بِالقِصاصِ[5]

انتقام لو لالچ سے قناعت کے زریعے جسطرح دشمن سے بدلہ قصاص سے لیتے ہے

---

[1] خصال ص 69
[2] کافی ج 2 ، ص 316
[3] غرر الحکم ص 295
[4] غرر الحکم ص 295
[5] شرح نهج البلاغه(ابن ابی الحدید) ج 20 ، ص 304 ، ح 607

قال الامام العلی أَعْجَبُ مَا فِي الْإِنْسَانِ قَلْبُهُ وَ لَهُ مَوَارِدُ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ أَضْدَادٌ مِنْ خِلَافِهَا فَإِنْ سَنَحَ لَهُ الرَّجَاءُ أَذَلَّهُ الطَّمَعُ وَ إِنْ هَاجَ بِهِ الطَّمَعُ أَهْلَكَهُ الْحِرْصُ وَ إِنْ مَلَكَهُ الْيَأْسُ قَتَلَهُ الْأَسَفُ ... فَكُلُّ تَقْصِيرٍ بِهِ مُضِرٌّ وَ كُلُّ إِفْرَاطٍ بِهِ مُفْسِدٌ[1]

انسان کا سب سے حیرت انگیز عضو اس کا دل ہے اور دل میں حکمت اور مخالف حکمت کے عناصر ہوتے ہیں۔ اگر خواہش اسے حاصل کرلے تو لالچ اسے لوٹا دیتی ہے اور اگر حرص اس پر حاوی ہو جائے تو حرص اسے تباہ کر دیتا ہے اور اگر مایوسی اس پر حاوی ہو جائے تو غم اسے مار ڈالتا ہے... ہر کمی اس کے لیے نقصان دہ ہے اور ہر زیادتی اس کے لیے نقصان دہ ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يا عَلِيُّ لَا تُشَاوِرْ جَبَاناً فَإِنَّهُ يُضَيِّقُ عَلَيْكَ الْمَخْرَجَ وَ لَا تُشَاوِرِ الْبَخِيلَ فَإِنَّهُ يَقْصُرُ بِكَ عَنْ غَايَتِكَ وَ لَا تُشَاوِرْ حَرِيصاً فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ شَرَها[2]

اے علی بزدل سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارے لیے پریشانی سے نکلنے کا راستہ تنگ کر دیتا ہے اور کنجوس سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہیں مقصد سے روکتا ہے اور حریص سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ برے چیزوں کو بھی آپ کے لئے زینت کر کے پیش کریگا

قال الامام العلی ؑ الْكَفُّ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِفَّةٌ وَ كِبَرُ هِمَّة[3]

لالچ نہ ہونا لوگوں کے نزدیک بلند ہمتی اور عزت نفس کی نشانی ہے

قال الامام العلی ؑ أَعْظَمُ النَّاسِ ذُلًّا الطَّامِعُ الْحَرِيصُ الْمُرِيب[4]

[1] علل الشرایع ص 109، ح 7
[2] علل الشرایع ص 559 ، ح 1
[3] غرر ص 298
[4] غرر ص 295

سب سے ذلیل لوگ وہ ہیں جو لالچی، لالچی اور لالچی ہیں۔

قال الامام العلی ؑ ضَیاعُ العُقولِ في طَلَبِ الفُضُولِ[1]

ضرورت سے زیادہ لالچ عقل کو تباہ کر دیتا ہے۔

قال الامام الصادق ؑ اِنْ ارَدْتَ انْ تَقَرَّ عَيْنُكَ وَتَنالَ خَيْرَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ فَاقْطَعِ الطَّمَعَ عَمّا في ايْدِی النّاسِ[2]

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا نقطہ نظر واضح ہو اور دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہو تو جو کچھ لوگوں کو میسر ہے اس کی حرص کو ختم کر دیں

قالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی الله علیه و آله: ايّاكُمْ وَاسْتِشْعارَ الطَّمَعِ فَانَّهُ يَشُوبُ الْقَلْبَ شِدَّةُ الْحِرْصِ وَيَخْتِمُ عَلَى الْقُلُوبِ بِطابِعِ حُبِّ الدُّنْيا، وَهُوَ مِفْتاحُ كُلِّ سَيِّئَةٍ وَرَأْسُ كُلِّ خَطيئَةٍ وَسَبَبُ احْباطِ كُلِّ حَسَنَةٍ[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ لالچ کی غلامی میں نہ پڑو جو دل کو شدید حرص سے آلودہ کر دیتا ہے اور دل میں دنیا کی محبت پر مہر لگا دیتا ہے، حرص کلید ہے۔ ہر گناہ اور ہر غلطی کی جڑ، ہر نیکی کو برباد کر دیتا ہے

قالَ الاِمام العلی ؑ علیه السلام: ثَمَرَةُ الطَّمَعِ ذُلُّ الدُّنْيا وشِقاءُ الْآخِرَةِ[4]

لالچ کا پھل دنیا کی رسوائی اور آخرت کی مصیبت ہے۔

---

1 غرر الحکم
2 بحار ج 70 ص 168
3 بحار ج100 ص 27
4 غرر الحکم: 298

تکبر کرنا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَلا أُخبِرُكُم بِأَهلِ النّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوّاظٍ مُستَكبِرٍ[1]

کیا میں تمھیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر متکبر متشدد متعصب جہنمی ہیں

قال الامام الصادقؑ الكِبرُ أَن تَغمِصَ النّاسَ وَتُسَفِّهَ الحَقَّ[2]

تکبر لوگوں کو ذلیل کرنااور حق کو حقیر سمجھنا ہے۔

قال الامام العلیؑ اَلحِرصُ وَالكِبرُ وَالحَسَدُ دَواعٍ إِلَى التَّقَحُّمِ فِی الذُّنوبِ[3]

لالچ، تکبر اور حسد گناہوں میں دھنسنے کے محرکات ہیں

قال الامام الصادقؑ مَن ذَهَبَ یَری أَنَّ لَهُ عَلَى الآخَرِ فَضلاً فَهُوَ مِنَ المُستَكبِرينَ، (قالَ حَفصُ بنُ غیاثٍ): فَقُلتُ لَهُ إِنَّما یَری أَنَّ لَهُ عَلَیهِ فَضلاً بِالعافیَةِ إذا رَآهُ مُرتَكِبا لِلمَعاصی، فَقالَ: هَیهاتَ هَیهاتَ! فَلَعَلَّهُ أَن یَكونَ قَد غُفِرَ لَهُ ما أتی وَ أَنتَ مَوقوفٌ مُحاسَبٌ أَما تَلَوتَ قِصَّةَ سَحَرَةِ موسی علیه السلام [4]

جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے وہ متکبروں میں سے ہے۔ حفص بن غیاث کہتے ہیں: میں نے کہا: اگر وہ کسی گنہگار کو دیکھے اور اس کی معصومیت اور عفت کی وجہ سے اپنے آپ کو اس سے بہتر جانتا ہو؟ انھوں نے فرمایا کبھی نہیں، کبھی نہیں! ہو سکتا ہے اسے معاف کر دیا جائے لیکن تم سے حساب لیا جائے گا، کیا تم نے جادو گروں اور موسیٰ کا قصہ نہیں پڑھا؟

---

[1] کتاب العین، ج6، ص170

[2] الکافی(ط-الاسلامیه)، ج2، ص310

[3] نهج ال بلاغہ 321 حکمت

[4] کافی ج 8 ص 128

قال الامام العلی ؑ وَعَن ذلِكَ ما حَرَسَ اللّه عِبادَهُ المُؤمِنينَ بِالصَّلَواتِ وَالزَّكَواتِ وَمُجاهَدَةِ الصِّيامِ فِی اليّامِ المَفروضاتِ تَسكينا لأَطرافِهِم وَتَخشيعا لأَبصارِهِم وَتَذليلاً لِنُفوسِهِم وَتَخفيضا لِقُلُوبِهِم وَإذهابا لِلخُيَلاءِ عَنهُم... اُنظُروا إلی ما فی هذِهِ الفعالِ مِن قَمعِ نَواجِمِ الفَخرِ وَقَدعِ طَوالِعِ الكِبر[1]

اس لیے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی نمازوں اور زکوٰۃ کے ذریعے حفاظت فرماتا ہے اور فرض کے دنوں میں روزوں میں سنجیدگی کا سبب بنتا ہے، کیونکہ یہ چیزیں اعضاء وجوڑ کو سکون پہنچاتی ہیں، عاجزی کا باعث بنتی ہیں، روحوں کو عاجزی، دلوں کو عاجزی، اور تکبر کو خارج کر دیا جائے اور تکبر ان کے وجود سے نکلتا ہے...دیکھو یہ اعمال کس طرح تکبر کے مظاہر کو توڑتے ہیں اور تکبر کے اثرات اور علامات کو دور کرتے ہیں!

قال الامام العلی ؑ عَجِبتُ لِلمُتَكبِّرِ الذي كانَ بالأمسِ نُطفَةً و يكونُ غَدا جِيفَةً [2]

میں حیران ہوں اس مغرور شخص سے جو نطفہ تھا اور کل نجس لاش ہے

قال الامام الحسن ؑ لَمّا قيلَ لَهُ إنَّ فيكَ كِبرا ـ : كَلاّ، اَلكِبرُ لِلّهِ وَحدَهُ وَلكِن فیَّ عِزَّةٌ، قالَ اللّه تَعالی: (وَلِلّهِ العِزَّةُ وَلِرَسولِهِ وَلِلمُؤمِنينَ[3]

اس کے جواب میں جس نے آپ سے پوچھا: آپ میں تکبر ہے، تو آپ نے فرمایا: کبھی نہیں، تکبر صرف اللہ کے لیے ہے۔ لیکن مجھ میں عزت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور عزت خدا اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کی طرف سے ہے

قال الامام الصادقؑ إنَّ فِی السَّماءِ مَلَكَينِ مُوَكَّلَينِ بِالعِبادِ، فَمَن تَواضَعَ لِلّهِ رَفَعاهُ وَمَن تَكَبَّرَ وَضَعاهُ؛[1]

[1] نهج البلاغہ خطبہ 192
[2] نهج البلاغہ حکمت 126
[3] بحار ج 24 ص 325

آسمان میں بندوں پر دو فرشتے مقرر کیے گئے ہیں، اس لیے جو اللہ کے سامنے عاجزی کرے گا وہ بلند ہو گا اور جو تکبر کرے گا وہ پست ہو گا

قال الامام الکاظم ؑ إِنَّ الزَّرعَ يَنبُتُ فِی السَّهلِ وَلايَنبُتُ فِی الصَّفا فَكَذلِكَ الحِكمَةُ تَعمُرُ فی قَلبِ المُتَواضِعِ وَلا تَعمُرُ فی قَلبِ المُتَكَبِّرِ الجَبّارِ، لأِنَّ اللّٰہ جَعَلَ التَّواضُعَ آلَةَ العَقلِ وَجَعَلَ التَّكَبُّرَ مِن آلَةِ الجَهلِ[2]

زراعت سخت چٹان پر نہیں بلکہ ہموار زمین پر اگتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ حکمت متکبر دلوں میں نہیں عاجز دلوں میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عاجزی کو عقل کا ذریعہ اور تکبر کو جہالت کا ذریعہ بنایا ہے۔

قال الامام الباقرؑ الجَبّارونَ اَبعَدُ النّاس منَ اللهِ عزَّ و جلَّ یومَ القیامَةِ[3]

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے سب سے دور لوگ تکبر کرنے والے لوگ ہیں

قال الامام الصادق ؑ ما من رَجُلٍ تَكبّرَ أَو تَجبَّرَ الّا لذلَّةٍ یَجدُها فی نَفسِهِ[4]

کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے جو مغرور ہو یا اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہو سوائے اس ذلت کے جو وہ اپنے اندر پائے۔

قالت فاطمہ سلام اللہ علیہا فَجَعلَ اللهُ الایمانَ تَطهیراً لَكم مِنَ الشِّركِ ، وَ الصَّلاةَ تَنزیهاً لَكم عَن الكِبر[5]

اللہ تعالیٰ نے شرک سے پاکیزگی کے لیے ایمان اور تکبر اور خود غرضی سے بچنے کے لیے نماز کو بہترین ذریعہ قرار دیا

1 اصول کافی ج 2 ص 122
2 تحف العقول ص 396
3 ثواب الاعمال ص 688
4 وسایل الشیعہ ج 15 ص 380
5 احتجاج طبرسی ص ج 1 ص 99

قال الامام الصادقؑ لا يَدخُلُ الجَنَّهَ مَن فِى قَلبهِ مِثقالَ ذَرَّهٍ مِن كِبر[1]

جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر اور خود پسندی ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم آفَهُ الحَسَب الاِفتِخَارُ وَ العُجبُ[2]

عزت اور عظمت کا وبال فخر اور خود پسندی ہے۔

قال الامام العلیؑ مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السّاخِطُ عَلَيهِ و الصَّدَقَةُ دَواءٌ مُنْجِحٌ وَ أَعمالُ العِبادِ فِي عاجِلِهِمْ نُصبُ أَعيُنُهم فِي آجالِهِم[3]

جو اپنے آپ سے راضی ہو اس سے بہت سارے غلطیاں سرزد ہونگے، اور صدقہ دوا ہے، مفید ہے اور شفا ہے، اور بندوں کے اعمال ان کی دنیا میں ہیں۔ آخرت ان کی آنکھوں کے سامنے ہے

قال الامام العلی ؑ التَّكَبُرُ علي المتكبِّرِ هُوَ التّواضُع بِعَيْنِهِ[4]

متکبر کے لیے تکبر بھی عاجزی کے مترادف ہے

قال الامام النقیؑ الْعُجْبُ صارِفٌ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ، داع إلي الْغَمْطِ وَ الْجَهْلِ[5]

تکبر اور غرور انسان کو علم پڑھنے سے روکتا ہے اسے ذلت اور جہالت کی طرف لے جاتا ہے

☆☆☆☆☆

---

[1] اصول کافی ج2 ص 310
[2] اصول کافی ج 2 ص 328
[3] نہج البلاغہ کلمات حکمت
[4] نہج البلاغہ حکمت 410
[5] بحار ج 75 ص 379

ظلم کرنا

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم مَن عامَلَ النّاسَ فَلَم يَظلِمهُم وَ حَدَّثَهُم فَلَم يَكذِبهُم وَ وَعَدَهُم فَلَم يَخلِفهُم فَهُوَ مِمَّن كَمُلَت مُرُوءتُهُ وَ ظَهَرَت عَدالَتُهُ وَ وَجَبَت أُخُوَّتُهُ و حَرُمَت غيبَتُهُ[1]

جو لوگوں سے میل جول میں ان پر ظلم نہیں کرتا، جھوٹ نہیں بولتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس کی شجاعت کامل ہے، اس کا عدل ظاہر ہے، اس کے ساتھ اخوت واجب ہے اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے

قال الامام ا لصادقؑ ۔ الذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ الْبَغْيُ وَ الذُّنُوبُ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ الْقَتْلُ وَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ الظُّلْمُ وَ الَّتِي تَهْتِكُ السُّتُورَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ الَّتِي تَحْبِسُ الرِّزْقَ الزِّنَا وَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْن [2]

نعمتوں کو بدلنے والا گناہ دوسروں کے حقوق کی پامالی ہے۔ وہ گناہ جس سے پشیمانی ہوتی ہے وہ قتل ہے۔ وہ گناہ جو مصیبت کا باعث بنتا ہے وہ ظلم ہے۔ وہ گناہ جو شرم کا باعث ہے شراب پینا ہے۔ وہ گناہ جو رزق کو روکتا ہے وہ زنا ہے۔ وہ گناہ جو موت میں جلدی کرتا ہے رشتہ داروں سے رشتہ توڑنا ہے۔ وہ گناہ جو دعا کو قبول ہونے سے روکتا ہے اور زندگی کو تاریک بنادیتا ہے والدین کی نافرمانی ہے۔

قال الامام العلیؑ مَنْ ظَلَمَ أَفْسَدَ أَمرَهُ وَ مَنْ جَارَ قَصُرَ عُمُرُه[3]

جو بھی کسی پر ظلم کرتا ہے تو اس کا کام خراب ہوتا ہے اور اس کی عمر تنگ کردی جاتی ہے

[1] خصال ص 208
[2] علل الشرایع ج 2 ص 584
[3] مستدرک الوسایل ج 12 ص 99

قال الامام العلیؑ شیعَتُنَا المُتَباذِلونَ فی وِلایَتِنا، اَلمُتَحابّونَ فی مَوَدَّتِنا اَلمُتَزاوِرونَ فی اِحیاءِ اَمرِنا اَلَّذینَ اِن غَضِبوا لَم یَظلِموا وَ اِن رَضوا لَم یُسرِفوا، بَرَکَةٌ عَلی مَن جاوَروا سِلمٌ لِمَن خالَطوا[1]

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارے ولایت کی راہ میں دیتے اور معاف کرتے ہیں، ہماری دوستی کی راہ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ہمارے مقصد اور مکتب کو زندہ رکھنے کی راہ میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔ جب وہ ناراض ہوتے ہیں تو ظلم نہیں کرتے اور جب مطمئن ہوتے ہیں تو مبالغہ آرائی نہیں کرتے، یہ اپنے پڑوسیوں کے لیے رحمت ہیں اور پڑوسیوں کے ساتھ صلح رکھتے ہیں

قال رسول الله ﷺ ثَلاثٌ مَن کُنَّ فیهِ فَهِیَ راجِعَةٌ عَلی صاحِبِها: اَلبَغیُ و َالمَکرُ و َالنَّکثُ[2]

تین خصلتیں ہیں اگر یہ کسی میں ہو (اس کے اعمال) اس کی طرف لوٹ جاتے ہیں: ظلم، فریب اور وعدہ خلافی

قال رسول الله ﷺ اَلظُّلْمُ ثَلاثَةٌ: فَظُلْمٌ لایَغْفِرُهُ اللّٰه وَ ظُلْمٌ یَغْفِرُهُ وَ ظُلْمٌ لا یَتْرُکُهُ، فَأَمَّا الظُّلْمَ الَّذی لا یَغْفِرُ اللّٰه فَالشِّرْكُ قالَ اللّٰه: «إنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظیمٌ» و َأَمَّا الظُّلْمَ الَّذی یَغْفِرُهُ اللّٰه فَظُلْمُ الْعِبادِ أَنْفُسَهُمْ فیما بَیْنَهُمْ و َبَیْنَ رَبِّهِمْ و َأَمَّا الظُّلْمَ الَّذی لا یَتْرُکُهُ اللّٰه فَظُلْمُ الْعِبادِ بَعْضُهُمْ بَعْضا؛[3]

ظلم کی تین قسمیں ہیں: وہ ظلم جس کو خدا معاف نہیں کرتا، وہ ظلم جسے وہ معاف کرتا ہے اور وہ ظلم جسے خدا معاف نہیں کرتا ہے، لیکن وہ ظلم جس کو خدا معاف نہیں کرتا ہے، وہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک شرک

[1] اصول کافی ج 2 ص 236
[2] بهج الفصاحہ ص 422
[3] نهج الفصاحہ ص 561

بہت بڑا ظلم ہے"، لیکن جس ظلم کو اللہ معاف کر دیتا ہے وہ بندوں کا اپنے اور اپنے رب کے درمیان ظلم ہے، لیکن وہ ظلم جسے اللہ معاف نہیں کرتا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے۔

قال الامام العلی ؑ إيّاكَ و َالخَديعَةَ فَإنَّ الخَديعَةَ مِن خُلُقِ اللَّئِيم[1]

دھوکہ دہی سے بچیں۔ کیونکہ فریب ملعون کا کام ہے

قال الاما م العلی ؑ ألظُّلمُ يُزلُّ القَدَمَ وَ يَسلُبُ النِّعَمَ وَ يُهلِكُ الأُمَمَ[2]

ظلم قدموں کو ہلا دیتا ہے، نعمتوں سے محروم اور قوموں کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن أخَذَ لِلمَظلُومِ مِنَ الظّالِمِ كانَ مَعِىَ فى الجَنَّةِ مُصاحِباً[3]

جو مظلوم کو ظالم کی ظلم سے بچالے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن عَفا عَن مَظلَمَةٍ أَبدَ لَهُ اللّه بِها عِزّا فِى الدُّنيا وَ الآخِرَةِ؛[4]

جو اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کو معاف کر دے گا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں عزت دے گا

قال الامام الصادقؑ و َقَد سُئِلَ عَن مَكارِمِ الخلاقِ فقال اَلعفوُ عَمَّن ظَلَمَكَ وَ صِلَةُ مَن قَطَعَكَ وَ إعطاءُ مَن حَرَمَكَ و َقَولُ الحَقِّ و َلَو عَلى نَفسِكَ[5]

1 غرر الحكم ص 291
2 غرر الهكم ص 465
3 كنز الفؤاد ج1 ، ص 135
4 بحار ج 66 ص 382
5 مجمع البحرين ج 6 ، ص 153

مکارم الاخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا جس نے تم پر ظلم کیا ہے اس سے در گزر کرو، جس نے تم سے رشتہ توڑا ہو اس سے رشتہ کرو، جس نے تم سے کنارہ کشی کی ہو اسے عطا کرو اور سچ بولو خواہ وہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو

قال الامام العلی ؑ قُلوبُ الرَّعِيَّةِ خَزائِنُ راعيها فَما اَوْدَعَها مِنْ عَدْلٍ اَوْ جَوْرٍ وَجَدَهُ[1]

لوگوں کے دل حکمران کے خزانے ہیں، اس لیے وہ ان میں انصاف یا ظلم سے جو کچھ ڈالے گا، وہ پائے گا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقوا دَعْوَةَ الْمَظْلومِ و اِنْ كانَ كافِرا فَإِنَّها لَيْسَ دونَها حِجابٌ[2]

مظلوم کی بد دعا سے ڈرو، خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ میں کوئی حجاب نہیں ہے

قال رسول الله إِنَّ النّاسَ إِذا رَأَوُا الظّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذوا عَلى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰه بِعِقابٍ مِنْهُ[3]

جب لوگ ظالم کو دیکھتے ہیں اور اسے روکتے نہیں، تو خدا سب کو اپنی عذاب میں گرفتار کرتا ہے

قال الامام الباقرؑ مَا انْتَصَرَ اللَّهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بِظَالِمٍ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ كَذلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضا [4]

اللہ تعالیٰ نے ظالم سے کبھی بدلہ نہیں لیا سوائے دوسرے ظالم کے ظلم سے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اور اس طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے پر ایک دوسرے کو مسلط کرتے ہیں

[1] غرر الحکم ص ص 346
[2] نہج الفصاحہ ص 164
[3] نہج الفصاحہ ص 323
[4] اصول کافی ج 2 ص 334

جھوٹ بولنا

قال امام السجاد ؑ اِتَّقُوا الکَذِبَ الصَّغیرَ مِنهُ وَ الکَبیرَ، فی کُلِّ جِدٍّ وَ هَزلٍ فَاِنَّ الرَّجُلَ إذا کَذِبَ فِی الصَّغیرِ اجتَرَأَ عَلَی الکَبیرِ[1]

چھوٹے جھوٹ، بڑے جھوٹ سنجیدگی اور مذاق سے بچیں، کیونکہ جب بھی انسان کسی چھوٹی بات میں جھوٹ بولتا ہے تو وہ بڑا جھوٹ بولنے کی ہمت بھی کرتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقّاً وَ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ هَازِلًا وَ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ[2]

میں زمہ لیتاہوں اس کے لیے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے، خواہ وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو، اور جس کے اخلاق اچھے ہوں، اس کے لیے جنت کے کنارے ایک گھر اور مرکز میں ایک گھر میں جنت کی ضمانت دیتاہوں اور جنت کے اوپر ایک گھر

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیکُم بِالصِّدقِ فَاِنَّهُ مَعَ البِرِّ وَ هُما فِی الجَنَّةِ وَ ایّاکُم وَ الکِذبِ فَاِنَّهُ مَعَ الفُجورِ وَ هُما فِی النّارِ[3]

میں تمہیں سچائی کی نصیحت کرتاہوں کہ سچائی کے ساتھ نیکی ہے اور دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ کے ساتھ برائی ہے اور دونوں جہنم میں ہیں

---

[1] تحف العقول ص 278

[2] خصال ص 144

[3] نہج الفصاحہ ص572

قال رسول الله ﷺ آيَةُ المُنافِقِ ثَلاثٌ: اِذا حَدَثَ كَذِبَ وَ اِذا وَعَدَ اَخلَفَ وَ اِذا اؤتُمِنَ خانَ[1]

منافق کی نشانی تین چیزیں ہیں:- جھوٹ بولنا- وعدہ خلافی کرنا- امانت میں خیانت کرنا

قال رسول الله ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى سَيِّدَنَا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه و آله فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي خُلُقاً يَجْمَعُ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا تَكْذِبِ[2]

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے ایسا اخلاق سکھائیں جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع ہو، امام نے فرمایا: جھوٹ مت بولو۔

قال الامام العلی ؑ لَيسَ الكَذِبُ مِن خَلائِقِ الإسلامِ[3]

جھوٹ بولنا اخلاقیات اسلام میں سے نہیں ہے

قال رسول الله ﷺ اَلكَذِبُ يَنقُصُ الرِّزقَ[4]

جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے

قال الامام العلی ؑ يَكْتَسِبُ الْكَاذِبُ بِكَذِبِهِ ثَلَاثاً سَخَطَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ اسْتِهَانَةَ النَّاسِ بِهِ وَ مَقْتَ الْمَلَائِكَةِ لَه[5]

جھوٹ بولنے والے کو اپنے جھوٹ سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں: اللہ کا اپنے اوپر غضب، لوگوں کا اپنی طرف حقارت آمیز نظر، اور فرشتوں کا اس سے دشمنی

---

[1] نهج الفصاحہ ص 156
[2] بحار ج 69 ص262
[3] غرر الحكم 220
[4] نهج الفصاحہ373
[5] غرر الحكم 221

قال الامام الصادق ؑ إِنَّ مِمَّا أَعَانَ اللَّهُ بِهِ عَلَى الْكَذَّابِينَ النِّسْيَان[1]

جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ جھوٹے کی مدد کرتا ہے ان میں بھولپن ہے۔

قال الامام الصادقؑ الْمُؤْمِنُ لَا يُخْلَقُ عَلَى الْكَذِبِ وَ لَا عَلَى الْخِيَانَةِ وَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْمُنَافِقِ سَمْتٌ حَسَنٌ وَ فِقْهٌ فِي سُنَّةٍ[2]

مومن فطرتاً جھوٹا یا غدار نہیں ہوتا، اور دو صفات ہیں جن کو نفاق کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے: اچھا کردار اور دین شناسی کو

قال الامام العلی ؑ تَحَرِّی الصِّدقِ وَ تَجَنُّبُ الكَذِبِ اَجمَلُ شيمَةٍ وَ اَفضَلُ اَدَبٍ[3]

سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا سب سے خوبصورت اخلاق اور بہترین ادب ہے۔

قال الامام الباقرؑ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالًا وَ جَعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ وَ الْكَذِبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ[4]

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے برائی کے لیے تالے لگائے اور شراب کو ان تالوں کی کنجی بنایا اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

قال الامام العلی ؑ لا تُحَدِّثِ النّاسَ بِكُلِّ ما سَمِعتَ بِهِ، فَكَفى بِذلِكَ كَذِبا[5]

جو کچھ تم نے سنا ہے وہ لوگوں کو نہ بتاؤ، تمہارے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے۔

[1] اصول کافی ج 2 ص 341
[2] تحف العقول ص367
[3] غرر ص 251
[4] اصول کافی ج 2 ص 339
[5] نہج البلاغہ نامہ 69

قال الامام الصادق ؑ الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ صِدْقٌ وَ كَذِبٌ وَ إِصْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ قِيلَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَاماً يَبْلُغُهُ فَتَخْبُثُ نَفْسُهُ فَتَلْقَاهُ فَتَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فِيكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَ كَذَا خِلَافَ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ[1]

کلمات کی تین قسمیں ہیں: سچ جھوٹ اور لوگوں کی اصلاح، آپ سے پوچھا گیا میں آپ پر قربان ہو۔ لوگوں کی اصلاح کیا ہے ؟ تو آپؑ نے فرمایا: تم کسی سے کسی دوسرے کے بارے میں کوئی بات سنتے ہوا گر وہ بات اس تک پہنچ جائے تو وہ پریشان ہو جائے گا۔ تو آپ دوسرے کو دیکھتے ہیں اور جو کچھ آپ نے سنا ہے اس کے بر خلاف آپ اس سے کہتے ہیں: میں نے ایسے شخص سے سنا جس نے آپ کی بھلائی میں فلاں فلاں کہا۔

قال الامام العلی ؑ اَلكَذِبُ فِی العاجِلَةِ عارٌ وَ فِی الآجِلَةِ عَذابُ النّارِ[2]

جھوٹ بولنا دنیا میں رسوائی کی سبب اور آخرت میں جہنم کا حقدار ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَشَدَّ النّاسِ تَصديقا لِلنّاسِ اَصدَقُهُم حَديثا وَ اِنَّ اَشَدَّ النّاسِ تَكذيبا اَكذَبُهُم حَديثا[3]

جو زیادہ سچا ہے وہ لوگوں کی باتوں پر زیادہ یقین کرتا ہے اور جو زیادہ جھوٹا ہے وہ لوگوں کو زیادہ جھوٹا سمجھتا ہے

قال الامام العلی ؑ لَيسَ لِكَذوبٍ اَمانَةٌ، وَ لا لِفُجورٍ صيانَةٌ[4]

جھوٹا قابل بھروسہ نہیں ہوتا، اور فاجر رازدار

☆☆☆☆☆

[1] اصول کافی ج 2 ص 341
[2] غرر الحکم ص 91
[3] نہج الفصاحه ص 272
[4] غرر الحکم ص 220

حق و باطل

قال رسول الله ﷺ یا اَیُّهَا النّاسُ اِنَّما هُوَ اللّٰه وَ الشَّیطانُ وَ الحَقُّ وَ الباطِلُ وَالهُدی وَ الضَّلالَةُ وَ الرُّشدُ وَ الغَیُّ وَ العاجِلَةُ وَ الآجِلَةُ وَ العاقِبَةُ وَ الحَسَناتُ وَ السَّیِّئاتُ فَما کانَ مِن حَسَناتٍ فَلِلّٰهِ وَ ما کانَ مِن سَیِّئاتٍ فَلِلشَّیطانِ لَعَنَهُ اللّٰه[1]

اے لوگو! صرف یہ نہیں ہے کہ خدا اور شیطان ہے حق اور باطل ہے ہدایت ہے اور ترقی بھی ہے اور زوال بھی ہے گمراہی دنیا و آخرت ہے، خیر و شر بھی ہے۔ جو کچھ اچھا ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور جو کچھ برا ہے وہ شیطان مردود کی طرف سے ہے۔

قال الامام العلی ؑ لا یعابُ المَرءُ بِتَاخیرِ حَقهِ اِنمَا یعابُ مَن اَخَذَ ما لَیسَ لَهُ[2]

انسان کے لیے اپنے حق میں تاخیر کرنا غلط نہیں، جس چیز کا حق نہیں اسے لینا غلط ہے

قال الامام الصادق ؑ اَبَی اللّٰه اَنْ یُعَرِّفَ باطِلاً حَقّا اَبَی اللّٰه اَنْ یَجْعَلَ الْحَقَّ فی قَلْبِ الْمُؤْمِنِ باطِلاً لا شَكَّ فیهِ وَ اَبَی اللّٰه اَنْ یَجْعَلَ الْباطِلَ فی قَلْبِ الْکافِرِ الْمُخالِفِ حَقّا لا شَكَّ فیهِ وَ لَوْ لَمْ یَجْعَلْ هذا هکَذا ما عُرِفَ حَقٌّ مِنْ باطِلٍ[3]

خدا باطل کو حق کے طور پر متعارف کروانے سے گریزاں ہے، خدا مومن کے دل میں حق کو ناقابل تردید باطل بنانے سے گریزاں ہے، خدا کافر کے دل میں باطل کو ناقابل شکن بنانے سے گریزاں ہے، اگر اس نے ایسا نہ کیا تو باطل سے حق کو نہیں پہچان پاتے.

قال الامام العلی ؑ ظَلَمَ الْحَقَّ مَنْ نَصَرَ الْباطِلَ[1]

---

[1] اصول کافی ج2 ص 16
[2] نہج البلاغہ
[3] محاسن ج 1 ص 277

جس نے باطل کی مدد کی اس نے حق پر ظلم کیا

قال الامام العلی ؑ لا یُؤنِسَنَّكَ اِلاَّ الْحَقُّ وَ لا یوحِشَنَّكَ اِلاَّ الْباطِلُ[2]

حق کے علاوہ کوئی مددگار نہیں باطل سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے

قال الامام العلی ؑ اَما اِنَّهُ لَیْسَ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْباطِلِ اِلاّ اَرْبَعُ اَصابِعَ – فَسُئِلَ عَنْ مَعْنی قَولِهِ هذا، فَجَمَعَ اَصابِعَهُ وَ وَضَعَها بَیْنَ اُذُنِهِ وَ عَیْنِهِ – ثُمَّ قالَ: اَ لْباطِلُ اَنْ تَقولَ: سَمِعْتُ وَ الْحَقُّ اَنْ تَقولَ: رَأَیْتُ[3]

حق اور باطل کے درمیان صرف چار انگلیاں ہیں۔ جب آپ سے اس کے معنی پوچھے گئے۔ امام نے اپنی انگلیاں جوڑ کر اپنے کانوں اور آنکھوں کے درمیان رکھ دیں، پھر فرمایا: یہ کہنا باطل ہے: میں نے سنا، اور یہ کہنا درست ہے: میں نے دیکھا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اَمّا عَلامَةُ التّائِبِ فَاَرْبَعَةٌ: اَلنَّصیحَةُ لِلّهِ فی عَمَلِهِ وَ تَرْكُ الْباطِلِ وَ لُزومُ الْحَقِّ وَ الْحِرْصُ عَلَی الْخَیْرِ[4]

توبہ کرنے والے کی چار نشانیاں ہیں: خدا کے لیے مخلصانہ عمل، باطل کو چھوڑنا، حق پر قائم رہنا اور نیک کاموں کی حرص۔

قال الامام العلیؑ فَلَوْ اَنَّ الْباطِلَ خَلَصَ مِنْ مِزاجِ الْحَقِّ لَمْ یَخْفَ عَلی الْمُرتادینَ وَ لَوْ اَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْباطِلِ انْقَطَعَتْ عَنْهُ اَلْسُنُ الْمُعانِدینَ وَلكِنْ یُوْخَذُ مِنْ هذا ضِغْثٌ وَ مِنْ هذا ضِغْثٌ[1]

---

[1] غرر الحکم ص 77
[2] نهج البلاغہ خطبہ 130
[3] نهج البلاغہ خطبہ 141
[4] تحف العقول ص 20

اگر باطل حق کی آمیزش سے خالی ہوتا تو وہ ڈھونڈنے والوں سے پوشیدہ نہ رہتا اور اگر حق باطل کی شایبہ سے پاک و صاف سامنے آتا تو عناد رکھنے والے زبانیں بھی بند ہو جاتیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ ادھر سے لیا جاتا اور کچھ ادھر سے اور دونوں کو آپس میں غلط ملط کر دیا جاتا

قال الامام الصادقؑ لا يَسْتَيْقِنُ الْقَلْبُ اَنَّ الْحَقَّ باطِلٌ اَبَدا وَ لا يَسْتَيقِنُ اَنَّ الْباطِلَ حَقٌّ اَبَدا[2]

دل کبھی حق کے باطل اور باطل کے حق پر یقین نہیں رکھتا

قال الامام العلیؑ وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ تَفسيرِ السُّنَّةِ وَ الْبِدْعَةِ وَ الْجَماعَةِ وَ الْفُرْقَهِ : اَلسُّنَّةُ و اللّه - سُنَّةُ مُحمِّدٍ صلی الله عليه و آله وَ الْبِدْعَةُ ما فارَقَها وَ الْجَماعَةُ - وَ اللّه - مُجامَعَةُ اَهْلِ الْحَقِّ وَ اِنْ قَلّوا وَ الْفُرقَةُ مُجامَعَةُ اَهْلِ الْباطِلِ وَ اِنْ كَثُروا[3]

معنی سنت، بدعت، جماعت اور تقسیم کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، سنت وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور بدعت وہ ہے جو اس کے خلاف ہو، اور خدا کی قسم۔ جماعت اہل حق کے ساتھ تعاون کر رہی ہے وہ کتنے ہی کم ہی کیوں نہ ہو تقسیم ظالموں کے ساتھ ہے خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں

قال رسول الله ﷺ اَلْحَقُّ ثَقيلٌ مُرٌّ وَ الْباطِلُ خَفيفٌ حُلْوٌ وَ رُبَّ شَهْوَةِ ساعَةٍ تورِثُ حُزْنا طَويلاً؛[4]

---

[1] نہج البلاغہ خطبہ 50
[2] تفسیر العیاشی ج 2 ص 53
[3] کتاب سلیم بن قیس ھلالی
[4] امالی ص 533

سچ بھاری اور کڑوا ہوتا ہے، اور جھوٹ ہلکا اور میٹھا ہوتا ہے، اور اکثر خواہش اور ہوا اور ہوس جو ایک لمحے سے زیادہ نہیں رہتیں، بلکہ طویل رنج و غم لاتی ہیں۔

قال الامام الباقرؑ ما بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْباطِلِ اِلاّ قِلَّةُ الْعَقْلِ. قیلَ: وَ کَیْفَ ذٰلِكَ یَابْنَ رَسولِ اللّٰه ؟ قالَ: اِنَّ الْعَبْدَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ الَّذی هُوَ لِلّٰهِ رِضا فَیُریدُ بِهِ غَیْرَ اللّٰه فَلَو اَنَّهُ اَخْلَصَ لِلّٰهِ لَجاءَهُ الَّذی یُریدُ فی اَسْرَعَ مِنْ ذٰلِكَ[1]

حق و باطل میں کوئی فاصلہ نہیں سوائے عقل کے۔ عرض کیا گیا: اے فرزند رسول کیسے ؟ انہوں نے کہا: انسان وہ کام کرتا ہے جو خدا کو پسند ہو غیر خدا کے لئے اور اگر وہ خالصتاً خدا کی خوشنودی کے لئے کرتا تو خدا کے سوا کسی اور کے لئے اپنا مقصد جلد حاصل کر لیتا

قال الامام العلیؑ اَلْکَیِّسُ صَدیقُهُ الْحَقُّ وَ عَدُوُّهُ الْباطِلُ[2]

ہوشیار آدمی وہ ہے، اس کا دوست صحیح ہوتا ہے اور اس کا دشمن غلط۔

قال الامام السجادؑ اللّٰهُمَّ اِنّی اَعوذُ بِكَ مِنْ... ایثارِ الْباطِلِ عَلَی الْحَقِّ[3]

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ باطل کو حق پر ترجیح دوں۔

قال الامام الصادقؑ لَنْ تَبْقَی الاَرْضُ اِلاّ وَ فیها عالِمٌ یَعْرِفُ الْحَقَّ مِنَ الباطِلِ[4]

زمین اس وقت تک قائم نہیں رہے گی جب تک کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو جو صحیح غلط کا علم رکھتا ہو

[1] محاسن ج1 ص 254
[2] غرر الحکم ص 68
[3] صحیفہ سجادیہ
[4] محاسن ج1 ص 234

تقویٰ

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن رُزِقَ تُقیً فَقَد رُزِقَ خَیرَ الدُّنیا وَالآخِرَةِ[1]

جواپنے رزق کے لیے تقویٰ اختیار کرتا ہے، دنیاوآخرت کی بھلائی اس کا رزق بن جاتی ہے

قال الامام العلی ؑ إِنَّ التَّقْوَى مُنْتَهَى رِضَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ وَ حَاجَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِنْ أَسْرَرْتُمْ عَلِمَهُ وَ إِنْ أَعْلَنْتُمْ كَتَبَه[2]

بے شک انتہائے تقویٰ خدا کی رضایت ہے اپنے بندوں سے اور اپنے مخلوق کی حاجت ہے پس خدا سے ڈرو اگر چھپ کر عمل کرو تو جان لوگے اگر ظاہری کروگے لکھا جائے گا

قال الامام الباقرؑ اِنَّ اللہ عزّ و جَلَّ یَقی بِالتَّقوی عَنِ العَبدِ ما عَزُبَ عَنهُ عَقلُهُ وَ یُجَلّی بِالتَّقوی عَنهُ عَماهُ وَ جَهلَهُ[3]

تقویٰ کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کو ان چیزوں سے بچاتا ہے جن تک اس کی عقل نہیں پہنچتی اور اس کے اندھے پن اور جہالت کو دور کرتا ہے

قال الامام الصادقؑ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقاتِهِ فَقَالَ يُطَاعُ فَلَا يُعْصَى وَ يُذْكَرُ فَلَا يُنْسَى وَ يُشْكَرُ فَلَا يُكْفَرُ[4]

امام صادق علیہ السلام سے تقویٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے اور نافرمانی نہیں کرتا، اسے یاد کرتا ہے اور اسے نہیں بھولتا، اس کا شکر گزار ہوتا ہے اور کفر نہیں کرتا۔

---

[1] نہج الفصاحہ ص 769 ،
[2] عیون الحکم و المواعظ(لیثی) ص 154
[3] اصول کافی ج 8 ص 52
[4] غررالحکم، ج2، ص451

قال رسول الله ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوى فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ نُزِعَتْ مِنْهُمُ الْبَرَكَاتُ وَ سُلِّطَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَاصِرٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ[1]

جب تک لوگ نیکی کا حکم دیتے رہیں گے اور برائی سے روکتے رہیں گے اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے، وہ نیکی اور سعادت میں رہیں گے، لیکن اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان سے برکت چھین لی جائے گی۔ گروہ دوسرے پر غلبہ حاصل کرے گا۔۔نہ زمین میں ان کا کوئی مددگار ہے نہ آسمان میں۔

قال رسول الله ﷺ مَا مِنْ شَابٍّ تَزَوَّجَ فِي حَدَاثَةِ سِنِّهِ إِلَّا عَجَّ شَيْطَانُهُ يَا وَيْلَهُ يَا وَيْلَهُ عَصَمَ مِنِّي ثُلُثَيْ دِينِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ الْعَبْدُ فِي الثُّلُثِ الْبَاقِي[2]

ہر نوجوان جو کم عمری میں شادی کرتا ہے، شیطان چیختا ہے: ہائے ہائے میری! اس نے اپنے دو تہائی دین کو میری لوٹ مار سے محفوظ رکھا۔ لٰہذا بندے کو چاہیے کہ اپنے باقی ماندہ تہائی دین کو محفوظ رکھنے کے لیے تقویٰ اختیار کرے

قال الامام الصادق ؑ اتَّقُوا اللَّهَ وَ عَلَيْكُمْ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ فَلَوْ أَنَّ قَاتِلَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع ائْتَمَنَنِي عَلَى أَمَانَةٍ لَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ[3].

تقویٰ اختیار کرو اور امانت اسی کو واپس کرو جس نے تمہیں امانتدار سمجھا ہے، کیونکہ اگر امیر المومنین علیہ السلام کا قاتل مجھے امانت سپرد کردے تو بھی میں اسے واپس کردوں گا۔

[1] تہذیب الاحکام ج6 ص 181
[2] راوندی) ص 12) نوادر
[3] امالی شیخ صدوق ص 318

قال الامام العلی لَّوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ كَانَتَا عَلَى عَبْدٍ رَتْقاً ثُمَّ اتَّقَى اللَّهَ لَجَعَلَ لَهُ مِنْهَا مَخْرَجاً وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ[1]

اگر کسی بندے کے لیے زمین و آسمان کے راستے بند کر دیں اور وہ تقویٰ اختیار کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کھلا راستہ فراہم کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہو

قال الامام العلی ً إن لأهل التقوى علامات يعرفون بها : صدق الحديث و أداء الأمانة و وفاء العهد[2]

متقی اور پرہیز گار لوگوں کے چند نشانیاں ہیں جو ان سے معلوم ہوتی ہیں: سچائی، امانت داری، عہد کی وفاداری

قال الامام الصادقُ الحَسبُ الفِعالُ و الشّرَفُ المالُ و الكرَمُ التَّقوى؛.[3]

انسان کا شرف اور اس کی عظمت اس کا عمل ہے اور اس کی عزت و آبرو اس کا مال ہے اور اس کی عظمت و بزرگی اس کا تقویٰ ہے۔

قال الامام الصادقُ لَيسَ مِنّا وَ لاكَرامَةَ مَن كانَ فى مِصر فِيهِ مِائَةُ الفٍ أو يَزيدونَ وَ كانَ فى ذَلِكَ المِصر أحَدٌ أورَعَ مِنهُ[4]

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کے شہر میں رہتا ہے اور اس شہر میں اس سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو۔

قال رسول الله ﷺ مَن أحَبَّ أن يَكونَ أتقَى النّاس فَلْيَتَوَكَّل عَلَى اللهِ تَعالَى[5]

---

1 عيون الحكم والمواعظ ص 416
2 تفسير العياشى ج 2 ، ص 213
3 معانى الاخبار ص 405
4 اصول كافى ج2 ص 78
5 من لا يحضره فقيه ج4 ، ص 400

جسکو پسند ہو متقی ترین بندہ خدا بن جائے بس اسے چاہئے اللہ پر توکل کرے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اَلا اِنَّ خَيْرَ عِبادِ اللّٰه التَّقىُّ النَّقىُّ الخَفىُّ وَ اِنَّ شَرَّ عِبادِ اللّٰه المُشارُ اِلَيْهِ بِالاَصابعِ[1]

آگاہ رہو کہ خدا کے بہترین بندے وہ ہیں جو متقی، پاکیزہ اور گمنام ہیں اور خدا کے بد ترین بندے وہ ہیں جو انگلیوں کی طرح نمایاں ہو

قال الامام العلی ؑ وَرَعُ الْمُؤْمِنِ يَظهَرُ في عَمَلِهِ، وَرَعُ الْمُنافِقِ لا يَظهَرُ إلاّ عَلى لِسانِهِ[2]

مومن کا تقویٰ اس کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے اور منافق کا تقویٰ اس کی زبان سے ظاہر ہوتا ہے

قال الامام العلی ؑ إِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللَّهُ لِخَاصَّةِ أَوْلِيَائِهِ وَ هُوَ لِبَاسُ التَّقْوَى وَ دِرْعُ اللَّهِ الْحَصِينَةُ وَ جُنَّتُهُ الْوَثِيقَةَ[3]

در حقیقت جہاد جنت کے ان دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص اولیاء کے لیے کھولے ہیں۔ جہاد تقویٰ کا لباس اور خدا کا مضبوط زرہ اور اس کی مضبوط ڈھال ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اَتقَى النّاسِ مَن قالَ الحَقَّ فيما لَهُ و عَلَيهِ[4]

سب سے زیادہ پرہیزگار لوگ وہ ہیں جو اپنے نفع یا نقصان کے بارے میں سچ بولتے ہیں۔

---

1 بحارالأنوار ج 67 ص 111
2 عيون الحكم والمواعظ ص 504
3 غارات ج 2 ص 326
4 امالی ص 20

صبر کرنا

قال رسول اللہ ﷺ اَلصَّبرُ ثَلاثَةٌ: صَبرٌ عِندَ المُصيبَةِ، وَ صَبرٌ عَلَى الطّاعَةِ و َصَبرٌ عَنِ المَعصيَةِ[1]

صبر کی تین قسمیں ہیں: مصیبت کے وقت صبر، اطاعت میں صبر اور گناہ چھوڑنے میں صبر

قال رسول اللہ ﷺ فَلِلصَّبْرِ أَرْبَعُ شُعَبٍ الشَّوْقُ وَ الشَّفَقَةُ وَ الزَّهَادَةُ وَ التَّرَقُّبُ فَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا تَهَاوَنَ بِالْمُصِيبَاتِ وَ مَنْ تَرَقَّبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَات [2]

صبر کی چار شاخیں ہیں: تمنا، خوف، زہد اور انتظار، جس کو جنت کی تمنا ہو وہ ہوا اور ہوس کو ترک کردے، اور جو آگ سے ڈرتا ہے، وہ حرام سے بچتا ہے، اور جو دنیا سے بے نیاز ہو، وہ آفات سے اور مصیبتوں کو معمولی سمجھو اور جو موت کا انتظار کر رہا ہے وہ نیکیوں کے لیے کوشش کرے۔

قال الامام العلی ؑ اَلصَّبرُ اَن يَحتَمِلَ الرَّجُلُ ما يَنوبُهُ وَيَكظِمَ ما يُغضِبُهُ[3]

صبر یہ ہے کہ انسان اپنے اوپر آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں کو برداشت کرے اور اپنے غصے کو قابو میں رکھے۔

قال رسول اللہ عَلامَةُ الصّابِرِ فى ثَلاثٍ: أوَّلُها أن لا يَكسِلَ، وَالثّانيَةُ أن لا يَضجَرَ، وَالثّالِثَةُ أن لا يَشكُوَ مِن رَبِّهِ تَعالى؛ لأِنَّهُ إذا كَسِلَ فَقَد ضَيَّعَ الحَقَّ، وَ إذا ضَجِرَ لَم يُؤَدِّ الشُّكرَ، وَإذا شَكا مِن رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَد عَصاهُ[1]

---

[1] اصول کافی ج2، ص91

[2] معدن الجواهر ص 40

[3] غرر الحکم، ج2، ص69

صابر کی تین نشانیاں ہیں: پہلی یہ کہ وہ سست نہیں ہوتا ہے دوسرا یہ کہ وہ افسردہ وبیزار نہیں ہوتا، اور تیسرا یہ کہ اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ سست اور کاہل ہے تو اس نے حق کو کھودیا ہے، اور اگر وہ افسردہ وبیزاری کی حالت میں ہے تو وہ شکر ادا نہیں کر پایگا اور اگر اس نے اپنے رب سے شکوہ کی ہے تو اس نے اس نے گناہ کیا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثَلاثٌ مَن كُنَّ فيهِ جَمَعَ اللّٰه لَهُ خَيرَ الدُّنيا وَالخِرَةِ: اَلرِّضا بِالقَضاءِ وَالصَّبرُ عِندَ البَلاءِ وَالدُّعاءُ عِندَ الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ[2]

جس کے اندر تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے گا: تقدیر پر قناعت، مصیبت میں صبر اور سختی وعافیت میں دعا۔

قال الامام الكاظم ؑ اِصبِر عَلى طاعَةِ اللّٰه ، وَاصبِر عَن مَعاصِى الله ؛ فَإنَّمَا الدُّنيا ساعَةٌ، فَما مَضى مِنها فَلَيسَ تَجِدُ لَهُ سُرورا وَلا حُزنا، وَما لَم يَأتِ مِنها فَلَيسَ تَعرِفُهُ، فَاصبِر عَلى تِلكَ السّاعَةِ الَّتى أنتَ فيها فَكَأَنَّكَ قَدِ اغتَبَطتَ[3]

خدا کی اطاعت میں صبر کرو اور اس کے گناہوں کو چھوڑنے میں صبر کرو۔ کیونکہ دنیا ایک لمحے سے زیادہ کچھ نہیں۔ جو چیز گزرا ہے آپ کو اس میں غم اور خوشی نہیں ملے گی، اور آپ نہیں جانتے کہ کیا نہیں آیا۔ اس لیے جس لمحے میں آپ ہیں اس میں صبر کریں، گویا آپ خوش اور خوش قسمت ہیں

قال الامام العلیؑ فَصَبرا عَلى دُنيا تَمُرُّ بِلوائِها كَلَيلَةٍ بِأَحلامِها تَنسَلِخُ[4]

بلای دنیا کے مقابل میں صبر سے کام لو کیونکہ یہ ڈروانے خواب کی طرح بھیانک ہے۔

---

[1] علل الشرايع، ج2، ص498،
[2] بحارالأنوار، ج68، ص156
[3] بحارالأنوار، ج75، ص311
[4] بحارالأنوار، ج40، ص348

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ الْمَعُونَةَ تَنْزِلُ عَلَى قَدْرِ الْمَئُونَةِ وَ إِنَّ الصَّبْرَ يَنْزِلُ عَلَى قَدْرِ شِدَّةِ الْبَلَاءِ[1]

بے شک، خدا کی طرف سے مدد سختی کے مطابق آتے ہے اور خدا کی طرف سے صبر بلا کے مطابق آتا ہے

قال الامام العلی ؑ الصَّبْرُ فِي الْأُمُورِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسُ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَ إِذَا فَارَقَ الصَّبْرُ الْأُمُورَ فَسَدَتِ الْأُمُورُ[2]

کام میں صبر کا کردار وہی ہے جو جسم میں سر کا ہوتا ہے۔ جس طرح سر جسم سے الگ ہو جائے تو جسم فنا ہو جاتا ہے اسی طرح اگر صبر کا ساتھ نہ دیا جائے تو اعمال برباد ہو جاتے ہیں

قال الامام الباقرؑ فی قَولِهِ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً قَالَ قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ اللَّعَّانَ السَّبَّابَ الطَّعَّانَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ وَ يُحِبُّ الْحَيَّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ[3]

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہ "لوگوں سے نرمی سے بات کرو" کے بارے میں فرمایا: تم سب سے اچھی بات یہ چاہو گے کہ لوگ تم سے کہیں، ان سے کہو، کیونکہ خدا لعنت کرنے والا، ملامت کرنے والا، عورتوں کی زبان پر زخم لگاتا ہے۔ مومن، بدزبانی، بدزبان اور ضدی مانگنے والے سے نفرت کرتا ہے اور متقی پرہیزگاروں صبر کرنے والوں اور معاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

قال الامام العلی ؑ إنَّ العَبدَ لَيَحرُمُ نَفسَهُ الرِّزقَ الحَلالَ بِتَركِ الصَّبرِ، و َلا يُزادُ عَلى ما قُدِّرَ لَهُ[4]

[1] امالی ص 552

[2] کافی ج2، ص90

[3] امالی (صدوق) ص 254

[4] نہج البلاغہ

بے صبری کی وجہ سے بندہ حلال رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور مقدر سے زیادہ رزق نہیں ملتا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَّا الْحِلْمُ فَمِنْهُ رُكُوبُ الْجَمِيلِ وَ صُحْبَةُ الْأَبْرَارِ وَ رَفْعٌ مِنَ الضِّعَةِ وَ رَفْعٌ مِنَ الْخَسَاسَةِ وَ تَشَهِّي الْخَيْرِ وَ تَقَرُّبُ صَاحِبِهِ مِنْ مَعَالِي الدَّرَجَاتِ وَ الْعَفْوُ وَ الْمَهَلُ وَ الْمَعْرُوفُ وَ الصَّمْتُ فَهَذَا مَا يَتَشَعَّبُ لِلْعَاقِلِ بِحِلْمِه[1]

صبر کا نتیجہ: اپنے آپ کو نیکی سے آراستہ کرنا، نیک لوگوں سے صحبت کرنا، عزت پانا، پیار کرنا، نیکی کی تمنا، صبر کے ساتھ اعلیٰ درجات تک پہنچنا، عفو و در گزر، امن و سکون، احسان اور سکوت۔ یہ عقلمندی کے صبر کے ثمرات ہیں۔

قال الامام الرضاؑ لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَكُونَ فِيهِ خِصَالٌ ثَلَاثٌ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ حُسْنُ التَّقْدِيرِ فِي الْمَعِيشَةِ وَ الصَّبْرُ عَلَى الرَّزَايَا[2]

کوئی بندہ اپنا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں کرتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں دین شناسی، زندگی میں اچھا غور و فکر اور مصیبتوں اور آفات میں صبر۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا هُنَّ قَالَ حِلْم يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ وَ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ وَ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ[3]

تین چیزیں ایسی ہیں جو ہر کسی کے پاس نہیں ہیں نہ میری طرف سے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ صبر جس سے وہ جاہلانہ جہالت کو دور کرتا ہے، اچھے اخلاق جس سے وہ لوگوں میں رہتا ہے، اور تقویٰ جو اسے خدا کی نافرمانی سے روکتا ہے۔

---

[1] تحف العقول ص16
[2] تحف العقول ص 446
[3] خصال ص 145

حق الناس

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایّاکُمُ وَ الدَّینَ، فَاِنَّہُ ھَمٌّ بِاللّیل وَ ذُلٌّ بِالنّھار[1]

محتاط رہیں اور دوسروں کا حق لینے سے گریز کریں (جتنا ممکن ہو)۔ حق الناس انسان کے لیے رات میں رنج و غم اور دن میں ذلت و ناکامی کا سبب ہے۔

قال الامام العلی ؑ قَضاءُ حقوقِ الاخوانِ اَشرفُ اَعمالِ المُتّقین، یَستَجلِبُ مَوَدَّۃَ المَلائِکۃِ المُقَرَّبینَ و شَوقَ الحوُرِ العین[2]

متقی لوگوں کا بہترین عمل دینی بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جس کے بعد مقرب فرشتوں کی محبت اور جنتی حوروں کی خواہش ہو گی۔

قال الامام الصادق ؑ اذا ارادَ اَحدُکُم أَن یُستجابَ لَہُ فَلیُطَیِّبْ کَسْبَہُ وَ لِیَخْرُجْ مِن مَظالِمِ النّاسِ[3]

اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں تو اس کی آمدنی حلال اور اچھی ہونی چاہیے اور اسے لوگوں کے حقوق اور لوگوں کے ظلم کا ذمہ دار نہیں ہونا چاہیے۔

قال الامام الصادقؑ أَیُّما مُؤمنٍ حَبَسَ مُؤمِناً عَن مالِہِ وَ ھُوَ مُحتاجٌ اِلیہِ لَم یَذُقْ وَ اللہِ مِن طَعامِ الجَنَّۃِ وَ لایَشرَبُ مِن الرّحیقِ المَختوم[4]

---

[1] بحار، ج ۱۰۳، ص ۱٤۱
[2] (بحار، ج ۷٤، ص ۲۲۹
[3] (بحار، ج ۹۳، ص ۳۲۱
[4] ثواب‌الاعمال، ص ٥٤٥

جو شخص کسی مومن کے مال کی ادائیگی سے انکار کرے جس کے پاس وہ ہے اور اسے اس کی ضرورت ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ جنت کے کھانے کا مزہ نہیں چکھے گا اور نہ ہی اس کی خالص شراب پیئے گا۔

قال رسول اللہ ﷺ کما لا یحلُّ لِغَریمِك أنْ یُمطِلَكَ وَ هُوَ موسرٌ فَکَذٰلِكَ لایَحِلُّ لَكَ أنْ تُعسِرَهُ اذا عَلِمْتَ اَنّهُ مُعسِر[1]

جس طرح آپ کو حق رکھنے کا کائی حق نہیں اسی طرح آپ کے مقروض کو اپنے قرض کی ادائیگی میں غفلت برتنے کا کوئی حق نہیں ہے، اسی طرح اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو آپ اس پر دباؤ نہ ڈالیں۔

قال الامام جعفر الصادقؑ أَنظرَ مُعسِراً کانَ لَهَ علیَ اللهِ فی کُلِّ یَومٍ صَدَقَةٌ بِمثلِ مالَهُ عَلَیهِ حتّی یَستوفِیَ حقَّه[2]

جو شخص اپنے محتاج مقروض کو مہلت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکے اعمال میں اس وقت تک صدقہ کا ثواب دیتا ہے جتنا وہ مانگتا ہے، یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے

قال الامام الصادقؑ اِنَّ الله لایَرفَعُ اِلَیهِ دُعاءَ عَبدٍ فی بَطنِهِ حرامٌ أَو عِندَهُ مَظلِمةٌ لِأَحَدٍ مِن خَلقِه[3]

خدا اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتا جس کے پیٹ میں لقمہ حرام ہو یا اس نے کسی بندہ خدا پر ظلم کیا ہو

قال رسول الله ﷺ مَن ظَلَمَ أَحَداً وَفاتَه فَلیَستَغفِر اللهَ لَهُ فَاِنَّهُ کَفّارَةٌ لَه[4]

---

[1] وسائل، ج ۱۳، ص ۱۱۳)
[2] (وسائل، ج ۱۳، ص ۱۱٤
[3] بحار، ج ۹۳، ص ۳۲۱)
[4] وسائل، ج ۱٦، ص ۵۳

جو شخص کسی دوسرے پر ظلم کرے اور اس تک رسائی نہ ہو، خدا سے معافی اور استغفار کرے، اس کی غلطیوں کا کفارہ ہوگا

قال الامام المهدی ؑ لایَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ یَتَصرَّفَ فی مالِ غیرهِ اِلاّ بِاِذنِه[1]

کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر دوسرے کی مال واسباب میں تصرف کرے۔

قال الامام العلیؑ أعظمُ الخطایا اِقتِطاعُ مالِ امرِیءٍ مُسلِمٍ بِغَیر حَقٍّ[2]

سب سے بڑا گناہ کسی مسلمان کے مال کو کھانا یا قبضہ کرنا ہے

قال الامام الصادقؑ لَیسَ بِوَلِیٍّ لی مَن أَکَلَ مالَ مؤمنٍ حَراماً[3]

جو شخص کسی مومن کا مال ناحق کھاتا ہے وہ میرا پیروکار نہیں ہے۔

قال الامام الصادقؑ ما عُبِدَ اللهُ بِشیءٍ اَفضلَ مِن اداءِ حَقِّ المُؤمِنِ[4]

کوئی عبادت مومن کی حق کو ادا کرنے سے افضل نہیں

قال الامام العلی ؑ جَعَلَ اللهُ سُبحانَهُ حُقوقَ عِبادِهِ مُقَدَّمَةً لِحُقوقِهِ[5]

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حقوق کو اپنے حقوق پر مقدم کیا ہے

قال الامام الباقرؑ اوَّلُ قطرةٍ مِنَ الشَّهیدِ کفّارَةٌ لِذُنوبِهِ اِلاّ الدَّین فَاِنَّ کفّارَته قَضاءُه[6]

[1] (بحار، ج ۵۳، ص ۱۸۳
[2] تحف‌العقول، ص ۲۱۷
[3] وسائل، ج ۱۲، ص ۵۳
[4] بحار، ج ۷٤، ص ۲٤۲
[5] فهرست غرر، ص ۷۷
[6] (وسائل، ج ۱۳، ص ۸۵

شہید کے خون کا پہلا قطرہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے، سوائے اس کے قرض کے، جس کا کفارہ اسے ادا کرنا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وصاحِبُهُم مُحتَبِسٌ على بابِ الجَنّةِ بِثَلاثةِ دَراهِمٍ لفلانِ اليَهودى، وَ كانَ شَهيداً[1]

ایک شخص (فلاں قبیلہ کا) جو شہید ہو گیا ایک یہودی کو تین درہم دینے کی وجہ سے جنت کے دروازے پر قید کر دیا گیا

قال الامام العلىّ الحَجَرُ الغَصبُ فى الدّارِ رَهنٌ عَلى خَرابِها[2]

ایک حرام کی اینٹ اس گھر کی تباہی کے لئے کافی ہے

قال الامام الصادقؑ مَن اَكَلَ مِن مالِ اَخيهِ ظُلماً وَ لَم يَرُدَّهُ اِلَيهِ اَكَلَ جَذوَةً مِنَ النّارِ يَومَ القِيامَةِ[3]

جو شخص اپنے دینی بھائی کا مال ناحق کھاتا ہے اور اس کے مالک کو واپس نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کا کھانا شعلہ بن جائے گا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حُرمةُ مالِ المُسلِم كَحُرمَةِ دَمِهِ[4]

مسلمان کے مال کی عزت کرنا اس کے خون اور جان کا احترام کرنے کے مترادف ہے۔

---

[1] احتجاج طبرسی، ج ۱، ص ۳۳۳

[2] نهج‌البلاغه، کلمة ۲۳۲

[3] وسائل، ج ۱۱، ص ٦٤٢

[4] میزان‌الحکمة، ج ۲، ص ۵۱۰

صلہ رحم

قال رسول اللہ ﷺ اَلصَّدَقَةُ عَلى وَجْهِها وَاصْطِناعُ الْمَعْروفِ وَ بِرُّ الْوالِدَيْنِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ تُحَوِّلُ الشِّقاءَ سَعادَةً وَتَزيدُ فِى الْعُمْرِ وَ تَقى مَصارِ عَ السُّوءِ[1]

صدقہ خیرات،احسان،والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحم، غم کو خوشیوں میں بدلتا ہے اور عمر کو طول دیتا ہے اور برے واقعات کو روکتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ اَلصَّدَقَةُ بِعَشْرَةٍ وَ الْقَرْضُ بِثَمانِيَةَ عَشْرَ وَ صِلَةُ الاْخْوانِ بِعِشْرينَ وَصِلَةُ الرَّحِمِ بِاَرْبَعَةٍ وَ عِشْرينَ[2]

صدقہ دینا، دس نیکیاں، قرض دینا، اٹھارہ نیکیاں، بھائیوں سے رشتہ داری، بیس نیکیاں اور صلہ رحم انجام دینا، چوبیس نیکیاں۔

قال الامام الباقرؑ صِلَةُ الأرْحامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ وتُسَمِّحُ الْكَفَّ وتُطَيِّبَ النَّفْسَ، وتَزِيدُ فى الرِّزْقِ وتُنْسِئُ فى الأجَلِ[3]

صلہ رحم انسان کے اخلاق کو اچھا بناتا ہے، ہاتھ کو (کھلا)، روح کو پاک کرتا ہے، رزق میں اضافہ کرتا ہے اور موت کو تاخیر کرتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ إنَّ أعْجَلَ الخَيْرِ ثَواباً صِلَةُ الرَّحِمِ[4]

---

[1] نہج الفصاحه، ح. ۱۸۶۹
[2] کافی، ج. ۴، ص. ۱۰
[3] کافی، جلد 2، صفحه 152
[4] کافی، جلد 2، صفحه 152

صلہ رحم کا ثواب دوسرے اور نیکیوں کے ثواب سے جلد ملتا ہے۔

قال الامام الباقرَ صِلِةُ الأرْحامِ تُزَكّي الأعْمالَ، وَ تُنْمِي الأمْوالَ، وَ تَدْفَعُ الْبَلْوي، وَ تُيَسِّرُ الْحِسابَ، وَ تُنْسِيءُ فِي الأجَلِ[1]

صلہ رحم اعمال اور عبادات کی آبیاری کا باعث بنتی ہے، جائیداد میں ترقی اور برکت کا باعث بنتی ہے، آفات بلا اور مصیبتوں کو دور کرتا اور دور کرتا ہے، حساب (قبر اور قیامت) کو آسان بناتا ہے، اور موت کو تاخیر کرتا ہے

قال رسول الله صلی‌الله‌علیه‌وسلم مَن ضَمِنَ لي واحِدةً ضمِنتُ لَهُ اربعةً يَصِلُ رَحمَه فَيُحِبُّهُ اللهُ تعالي و يُوَسِّعُ عليهِ رِزْقَهُ[2]

جو مجھ ایک کام کی ضمانت دے میں اسے چار چیزوں کی ضمانت دیتا ہوں صلہ رحم کروگے تو خدا اس سے محبت کرے گا اور اس کے رزق میں وسعت پیدا کرے گا، اس کی عمر دراز کرے گا اور اسے جنت میں جگہ دیگا

قال الامام العلی ؑ صلةُ الرّحم تُوجِبُ المُحبَّة و تكبِتُ العدوّ[3]

صلہ رحم کرنا (رشتہ داروں کے درمیان) محبت پیدا کرتا ہے اور دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے

قال رسول الله صلی‌الله‌علیه‌وسلم مَنْ مَشي الي ذي قرابةٍ بنفسِهِ و مالِهِ ليَصِلَ رَحِمَه أعطاهُ الله عزّ و جلّ اجرَ مِأة شهيدٍ[4]

جو شخص اپنی جان اور مال کے ساتھ صلہ رحم ادا کرنے جائے تو، اللہ تعالیٰ اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا

---

[1] تحف العقول، صفحه 218
[2] بحار الانوار، جلد 74، صفحه 92
[3] غررالحكم، صفحه 46،
[4] وسائل الشيعه، جلد 6، صفحه 286

قال الامام الصادقؑ أفضَلُ ما توصَلُ بِهِ الرَّحِمِ كفُّ الأذي عَنْها[1]

صلہ رحم کے ساتھ سب سے بہتر کام یہ ہے کہ انہیں اذیت ازار دینے سے پرہیز کیا جائے۔

قال الامام الصادقؑ مَنْ احبَّ أن يخفّفَ اللهُ عزّ و جلّ عنه سَكراتُ المَوتِ فليكُن لِقرابَتِهِ و بوالِدَيْهِ بارّا[2]

جو شخص یہ چاہتاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے موت کی سختیاں آسان کرے، اپنے رشتہ داروں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اگر ایسا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے موت کی سختیاں آسان کر دے گا اور اسے کبھی غربت نہیں آئے گی۔

قال الامام العلیؑ صِلوُا أرحامَكُم و لو بالتّسليمِ[3]

رشتہ داروں سے صلہ رحم کرو، خواہ سلام ہی کیوں نہ ہو۔

قال الامام علی ابن الحسینؑ ما مِنْ خُطْوَةٍ أحبُّ الى اللهِ من خُطْوَتين: خُطْوَةٌ يُسَرُّ بِها صفًّا فی سبيلِ الله تعالى وَ خُطوَةٌ الى ذى رَحم قاطعٍ[4]

دو قدم خدا کے نزدیک محبوب ترین قدم ہیں۔ خدا کی راہ میں ایک قدم اٹھانا اور ایک قدم اس رشتہ دار کی طرف بڑھاؤ جس نے انسان سے تعلقات منقطع کر لیے ہوں

قال الامام الصادقؑ اِنَّ صلةَ الرَّحم و البرّ ليُهَوِّنانِ الحسابَ و يَعصِمانِ من الذُّنوبِ[1]

---

[1] الكافي، جلد 2، صفحه 151

[2] سفينة البحار، جلد 2، صفحه 553

[3] الكافی، ج ۲، ص ۱۵۵

[4] بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۸۷

صلہ رحم اور احسان حساب کتاب کو آسان بناتا ہے اور انسان کو گناہوں سے روکتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ أُوصِیَ الشّاهِدَ مِنْ أُمَّتی و الغائِبَ مِنهُم و مَن فی اصلابِ الرجالِ و أرحامِ النّساءِ الی یوم القیامَهِ أن یَصِلَ الرَّحم[2]

میں امت میں سے موجود اور غیبت میں رہنے والوں اور اپنے والد کے کمر اور وہ جو ماؤں کے رحم میں موجود ہیں سب کو تا قیامت تک کو وصیت کرتا ہوں صلہ رحم انجام دیں

قال الامام الرضا ؑ یَکونُ الرّجل یَصِلُ رَحِمَهُ فیکونُ قَد بَقِیَ من عمرِهِ ثلاثُ سنین فَیُصَیِّرُها اللهُ ثَلاثینَ سَنَهً[3]

ایک آدمی جس کی عمر تین سال سے زیادہ نہ ہو لیکن اس نے صلہ رحم انجام دی اور خدا اس کی وجہ سے اس کی عمر تیس سال تک بڑھادے گا

قال الامام العلی ؑ مَنْ اَتاهُ الله مالاً فلْیَصِلْ بِهِ قرابَتْهُ[4]

جسکو اللہ تعالی مال و دولت عطا کرے اس کو چاہئے اسی مال سے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم انجام دے

قال الامام العلی ؑ اِنّ الرّحم اذا تَماسَتْ تَعاطَفَتْ[5]

رشتہ دار ایک دوسرے کے لیے مہربان اور ہمدرد ہوتے ہیں اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحم انجام دیں

---

[1] بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۱۳۱
[2] الکافی، ج ۲، ص ۱۵۸
[3] الکافی، ج ۲، ص ۱۵۰
[4] نهج البلاغه، خطبه ۱۲۴
[5] غرر الحکم، ص ۴۰۶

قطع تعلق کرنا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انَّ الرَّحْمَةَ لا تَنْزِلُ عَلى قَوْمٍ فيهِمْ قاطِعُ رَحِمٍ، انَّ الْمَلائِكَةَ لا تَنْزِلُ عَلى قَوْمٍ فيهِمْ قاطِعُ رَحِمٍ[1]

رحمت اس قوم پر نہیں اترتا جس کے درمیان قاطع رحم ہو۔ فرشتے اس قوم پر نہیں اترتے جن کے درمیان قاطع رحم موجود ہو۔

قال الامام الباقرُ ثَلاثُ خِصالٍ لا يمُوتُ صاحِبُهُنَّ ابَداً حَتَّى يرى وَبالَهُنَّ، الْبَغْى وَ قَطيعَةُ الرَّحِمِ وَ الَيمينُ الْكاذِبَةُ[2]

تین خصلتیں ایسی ہیں کہ اس کے مالک اس وقت تک نہیں مرتے جب تک کہ وہ اپنے مکافات عمل نہ دیکھ لیں اور وہ تین ہیں: ظلم، قطع تعلق اور جھوٹی قسم کھانا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخْبَرَنى جَبْرَئيلُ انَّ ريحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسيرَةِ الْفِ عامٍ وَ ما يجِدُها عاقٌ وَ لا قاطِعُ رَحِمٍ وَ لا شَيخُ زانٍ[3]

جبرائیل نے مجھے بتایا کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال پہلے سے محسوس کی جاسکتی ہے، لیکن عاق والدین، قطع تعلق کرنے والا اور فاسد پیر مرد محسوس نہیں کر سکتے

قال الامام العلى ؑ اِذا قَطَّعُوا الرحامَ جُعِلَتِ الموالُ فى أيدىِ الشرارِ[4]

جب بھی لوگ قطع تعلق کرتے ہیں تو دولت برے لوگوں کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔

---

[1] كنز العمال- 6978

[2] بحارالانوار- جلد 74- صفحه 99

[3] بحار ج8 ص 193

[4] كافى ج 2، ص 348

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَأَی الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَی اللَّهِ قَالَ الشِّرْک بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ قَطِیعَةُ الرَّحِم[1]

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل کیا ہے ؟فرمایا: خدا کے لیے شرک۔ کہا: خدا سے شرک کے بعد؟ فرمایا قطع تعلق کرنا رشتہ داروں سے

قال الامام السجاد ؑ و َإِیاک وَ مُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّی وَ جَدْتُهُ مَلْعُوناً فِی کِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِی ثَلَاثَةِ مَوَاضِع قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ "فَهَلْ عَسَیتُمْ إِنْ تَوَلَّیتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِی الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحامَکمْ أُولئِک الَّذِینَ لَعَنَهُمُ اللّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمی أَبْصارَهُمْ" وَقَالَ "الَّذِینَ ینْقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِنْ بَعْدِ مِیثاقِهِ وَ یقْطَعُونَ ما أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَنْ یوصَلَ وَ یفْسِدُونَ فِی الْأَرْضِ أُولئِک لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوءُ الدّارِ" وَ قَالَ فِی الْبَقَرَةِ "الَّذِینَ ینْقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِنْ بَعْدِ مِیثاقِهِ وَ یقْطَعُونَ ما أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَنْ یوصَلَ وَ یفْسِدُونَ فِی الْأَرْضِ أُولئِک هُمُ الْخاسِرُونَ[2]

خبردار قاطع رحم سے تعلق نہیں رکھنا کیونکہ میں نے اسکو قرآن میں تین جگہوں پہ ملعون پایا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کیا تم سے کچھ بعید کہ تم صاحب اقتدار بن جاو تو زمین پر فساد برپا کرو اور قرابتداروں سے قطع تعلق کرلو یہی وہ لوگ ہے جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کے کانوں کو بہرا کردیا ہے اور آنکھوں کو اندھا بنادیا ہے اور جو لوگ عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات کا حکم دیا ہے ان سے قطع تعلق کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے اور سورہ بقرہ کی اس آیت کی تلاوت کی جو خدا کے ساتھ مضبوط عہد کرنے کے بعد بھی اسے توڑتے ہیں اور جسے خدا نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اس کاٹ دیتے ہیں زمیں میں فساد برپا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو حقیقتا خسارہ والے ہیں

[1] کافی، ج۵، ص۵۸
[2] کافی، ج۲، ص۳۷۶

قال الامام الصادقؑ اَلذُّنوبُ الَّتی تُغَیِّیرُ النِّعَمَ البَغیُ وَ الذُّنوبُ الَّتی تورِثُ النَّدَمَ القَتلُ وَ الَّتی تُنزِلُ النِّقَمَ الظُّلمُ وَالَّتی تَهتِكُ السُّتورَ شُربُ الخَمرِ وَ الَّتی تَحبِسُ الرِّزقَ الزِّنا وَ الَّتی تُعَجِّلُ الفَناءَ قَطیعَةُ الرَّحِمِ وَالَّتی تَرُدُّ الدُّعاءَ وَ تُظلِمُ الهَواءَ عُقوقُ الوالِدَینِ [1]

نعمتوں کو بدلنے والا گناہ دوسروں کے حقوق کی پامالی ہے۔ وہ گناہ جس سے پشیمانی ہوتی ہے وہ قتل ہے۔ وہ گناہ جو مصیبت کا باعث بنتا ہے وہ ظلم ہے۔ وہ گناہ جو شرم کا باعث ہے شراب پینا ہے۔ وہ گناہ جو رزق کو روکتا ہے وہ زنا ہے۔ وہ گناہ جو موت میں جلدی کرتا ہے رشتہ داروں سے رشتہ توڑنا ہے۔ وہ گناہ جو دعا کو قبول ہونے سے روکتا ہے اور زندگی کو تاریک بنادیتا ہے والدین کی نافرمانی ہے

قال رسول الله ﷺ اِیّاکُم و َالشُّحَّ فَإِنَّما هَلَكَ مَن کانَ قَبلَکُم بِالشُّحِّ اَمَرَهُم بِالبُخلِ فَبَخِلوا و َأَمَرَ هُم بِالقَطیعَةِ فَقَطَعوا و َأَمَرَهُم بِالفُجورِ فَفَجَروا [2]

لالچ سے بچو کہ تمہارے باپ دادا حرص کے نتیجے میں ہلاک ہوگئے، حرص نے انہیں کنجوس کردیا اور وہ بخیل ہو گئے۔ اس نے اسے زبردستی قطع تعلق کروادیا اور انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کر دیئے۔ اس نے ان کو برا بنایا اور وہ برے ہوگئے۔

قال رسول الله ﷺ لَیسَ شَیْءٌ اُطیعَ اللّٰہ فیهِ اَعجَلَ ثَوابا مِن صِلَةِ الرَّحِمِ وَ لَیسَ شَیْءٌ اَعجَلَ عِقابا مِنَ البَغیِ وَ قَطیعَةِ الرَّحِمِ [3]

کوئی اطاعت ایسی نہیں جس کا ثواب صلہ رحم کے ثواب سے جلد ملے اور ظلم قطع تعلق کے عذاب سے تیز کوئی عذاب نہیں

[1] علل الشرایع ج 2، ص 584
[2] نہج الفصاحہ ص353
[3] نہج الفصاحہ ص 661

قال الامام العلی ؑ عَلَیكَ بِمُداراۃِ النّاسِ وَ اِكرامِ العُلَماءِ وَ الصَّفحِ عَن زَلاّتِ الخوانِ فَقَد اَدَّبَكَ سَیِّدُ الاَوَّلینَ وَ الخِرینَ بِقَولِهِ صلی الله علیه و آله : اُعفُ عَمَّن ظَلَمَكَ وَ صِل مَن قَطَعَكَ وَ اَعطِ مَن حَرَمَكَ [1]

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگوں کے ساتھ صبر کرو اور علماء کا احترام کرو اور (دینی) بھائیوں کی لغزش کو معاف کرو۔ کیونکہ آپ کو آخری نبی ﷺ نے آپ کو ایسی شائستگی کا درس دیا ہے اور فرمایا ہے: "جس نے تم پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر دو، جس نے تم سے رشتہ توڑا ہے اس سے رشتہ قائم کرو اور جس نے تم سے روکا ہے اسے دے دو"

قال رسول الله ﷺ اَوصانی رَبّی بِسَبعٍ: اَوصانی بِالاِخلاصِ فِی السِّرِّ وَ العَلانیَۃِ وَ اَن اَعفُوَ عَمَّن ظَلَمَنی و اُعطیَ مَن حَرَمَنی و اَصِلَ مَن قَطَعَنی و اَن یَکونَ صَمتی فِکرا وَ نَظَری عِبَرا[2]

میرے رب نے مجھے سات چیزوں کا حکم دیا ہے: ظاہر اور باطن میں اخلاص، مجھ پر ظلم کرنے والے کی معافی، محروم کرنے والے کی بخشش، مجھ سے تعلق توڑنے والے سے تعلق، اور خاموشی میں فکر اور نگاہ میں عبرت

☆☆☆☆☆

[1] بحار الانوار ج75 ، ص71
[2] کنزالفوائد ج2 ، ص11

لوگوں کو تنگ کرنا

قال رسول الله ﷺ من آذى مؤمناً فقد آذاني و من آذاني فقد آذى اللّٰه و من آذى اللّٰه فهو ملعون في التّوراة و الإنجيل و الزّبور و الفرقان[1]

جو کسی مومن کو تکلیف دیتا ہے اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی اور جو خدا کو تکلیف دیتا ہے اس پر تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَن نَظَرَ إلى مؤمنٍ نظرةً يُخيفُهُ بها أخافَهُ اللّٰهُ تعالى يومَ لا ظِلَّ إلاّ ظِلّهُ[2]

جو شخص کسی مومن کی طرف ایسے دیکھے جس سے مومن ڈر جائے اللہ تعالیٰ اسے اس دن خوفزدہ کردے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو

قال رسول الله ﷺ مَن أحْزَن مُؤمنا ثمّ أعطاهُ الدُّنيا لم يَكُنْ ذلكَ كَفّارتَه ، و لم يُؤْجَرْ عَلَيهِ[3]

جس نے کسی مومن کو دکھ دیا اور پھر اسے دنیا عطا کی تو اس کا گناہ معاف نہیں کیا جائے گا اور اسے اجر نہیں ملے گا۔

قال رسول الله ﷺ كُفَّ أذاكَ عنِ النّاسِ ؛ فإنّهُ صَدَقةٌ تَصدّقُ بها عَلى نَفْسِكَ[4]

لوگوں کو تنگ نہ کرو کیونکہ تنگ نہیں کرنا بھی ایک صدقہ ہے جو آپ اپنے لیے ادا کرتے ہیں۔

---

[1] مستدرک الوسائل: کتاب حج، باب 125
[2] بحار الأنوار ج13 ص 150
[3] بحار الأنوار ج13 ص 150
[4] بحار ج 75 ص 19

قال الامام الصادقؑ فاز و اللہِ الأبرارُ أ تدري مَن هُم؟ هُمُ الّذينَ لا يُؤذُونَ الذَّرَ[1]

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نیک لوگ کامیاب ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون ہیں؟ جو چیونٹی تک کو اذیت نہیں کرتے ہیں۔

قال الامام الباقرؑ ليسَ مِن أخلاقِ المُؤمِنينَ الغَشُّ و لا الأذى[2]

دھوکہ دہی اور ظلم و ستم مومنوں کے اخلاق نہیں ہیں۔

قال الامام العلی ؑ لا يَحِلُّ لِمُسلمٍ أن يُرَوِّعَ مُسلما[3]

کسی مسلمان کے لیے کسی مسلمان کو دھمکانا جائز نہیں

قال الامام الصادقؑ قالَ اللّٰہُ عزّ و جلّ : لِيأذَنْ بِحَربٍ منّي مَن آذى عَبديَ المؤمنَ[4]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے مومن بندے کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھ سے اعلان جنگ کیا ہے۔

قال رسول الله ﷺ جِبرَئِيلُ عليه السلام لِرَسُولِ اللّٰہِ صلى الله عليه و آله ـ حِينَ قالَ صلى الله عليه و آله لَهُ : يا جِبرَئِيل عِظْني: شَرَفُ المؤمنِ صَلاتهُ بِاللَّيلِ ، و عِزُّهُ كَفُّ الأَذى عَنِ الناسِ[5]

1 تفسير القمّي : ۱۴۶/۲

2 اصول ج95 ص 126

3 عیون اخبار الرضا ج 2ص 171

4 اصول کافی ج1 ص 150

5 من لا يحضره الفقيه ج1 ص 471

جبرائیل علیہ السلام جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل مجھے کچھ نصیحت کرو: تو جبرائیل امین نے کہا مومن کی شرف نماز شب ہے اس کی عزت ہے اور لوگوں کو تکلیف نہیں دینا ہے

قال الامام العلی ؑ المؤمنُ نفسُه مِنه في تَعَبٍ و النّاسُ مِنه في راحةٍ[1]

مومن کی روح کو اس سے تکلیف ہوتی ہے لیکن لوگ اس سے راحت پاتے ہیں

قال الامام السجادؑ كَفُّ الأذى مِن كَمالِ العقلِ و فيه راحةٌ للبَدَنِ عاجِلاً و آجِلاً

[2]نقصان نہ پہنچانا کمال حکمت کی نشانی ہے اور جسم کے لیے دنیا و آخرت میں سکون کا ذریعہ ہے

قال الامام الصادقؑ مَن كَفّ يدَهُ عنِ النّاسِ فإنّما يكُفُّ عَنهُم يَدا واحدةً و يَكُفّونَ عنه أياديَ كثيرةً[3]

جو لوگوں کو اذیت دینا چھوڑدے گا وہ ان سے ایک ہاتھ اگر دور رکھے تو الوگ اس سے بہت سے ہاتھ روک لیں گے۔

قال رسول الله ﷺ ما أُوذِيَ أحدٌ مِثْلَ ما أُوذِيتُ في اللّٰه[4]

خدا کی راہ میں مجھ سے زیادہ کسی نے بھی اذیت نہیں دیکھیں ہیں

قال رسول الله ﷺ مَنْ لَقِيَ أَخَاه بِما يَسُوؤُهُ لِيَسوءَه ساءَه اللّٰهُ يومَ يَلقاه[5]

---

[1] الخصال : ١٠/٦٢٠

[2] تحف العقول : ٢٨٣

[3] الخصال : ٦٠/١٧

[4] كنز العمّال

[5] ثواب الأعمال : ١/١٨٢

جو شخص اپنے دینی بھائی سے ملاقات میں کوئی ایسا کام کرتا ہے کہ اسے غمگیں کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کے دن اسے غمگیں کرے گا۔

قال الامام الصادقؑ إذا كانَ يومُ القيامةِ نادى مناد : أَينَ الصدودُ لأَولِيائِي؟ فيقومُ قومٌ ليسَ على وجوهِهِم لَحْمٌ ، فيُقَالُ : هؤلاءِ الّذينَ آذَوْا المؤمنينَ و نصبُوا لهم و عانَدوُهم و عنَّفُوهُم في دِينِهِم ، ثمّ يؤمرُ بِهِمْ إلى جَهَنَّمَ[1]

قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا: میرے دوستوں کو ایذا دینے والے کہاں ہیں؟ پھر ایک گروہ پیدا ہو گا جن کے چہروں پہ گوشت نہیں ہو گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو ستایا اور ان سے دشمنی کی اور اپنے دین میں ان پر سختی کی۔ پھر انہیں جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جاتا ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المُسلِمُ مَن سَلِمَ المُسلِمونَ مِن يَدِهِ وَ لِسانِهِ[2]

مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے

قال رسولُ اللّه ِ صلى الله عليه و آله : خَصلَتانِ ليسَ فَوقَهُما مِنَ البرِّ شَيءٌ : الإيمانُ بِاللّه و النَّفعُ لِعبادِ اللّه ِ و خَصلَتانِ لَيسَ فَوقَهُما مِنَ الشَّرِّ شَيءٌ : الشِّركُ بِاللّه ِ و الضُّرُّ لِعِبادِ اللّه[3]

دو اعمال ایسے ہیں ان سے کوئی بھی عمل افضل نہیں: خدا پر ایمان لانا اور بندوں کو فائدہ پہنچانا۔ اور دو کام ایسے ہیں جن کے اوپر کوئی برائی نہیں ہے: خدا کے ساتھ شرک کرنا اور خدا کے بندوں کو نقصان پہنچانا

1 اصول کافی ج 2 ص 351
2 دانش‌نامه قرآن و حدیث: ج ۲ ص ۴۹۵
3 بحار ج2 ص 137

مومن کی مدد کرنا

قال الامام الکاظم ؑ إنَّ لِلّهِ عِباداً فِي الأرضِ يَسعَونَ في حَوائجِ النّاسِ هُمُ الآمِنونَ يَومَ القِيامَةِ[1]

زمین پر خدا کے بندے ہیں جو لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن محفوظ رہیں گے۔

قال الامام الصادقؑ تَواصَلوا و تَبارُّوا و تَراحَموا و كُونُوا إخوَةً بَرَرَةً كَما أمَرَ كُمُ اللّهُ[2]

ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرو اور اچھے بھائی بنو جیسا کہ خدا نے تمہیں حکم دیا ہے۔

قال الامام الصادقؑ اللّهُ في عَونِ المُؤمِنِ ، مادامَ المُؤمِنُ في عَونِ أخيهِ[3]

خدا اسوقت تک مومن کی مددگار ہے جب وہ اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے

قال الامام العلی ؑ إنَّ أحَبَّ المُؤمنِينَ إلَي اللّهِ مَن أعانَ المُؤمِنَ الفَقيرَ مِنَ الفَقرِ في دُنياهُ و مَعاشِهِ[4]

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب مومن وہ ہے جو تنگدست اور غریب مومن کی مدد کرے غربت اور معاش میں

[1] الكافي ، ج ٢ ،ص ١٩٧
[2] الكافي ، ج ٢ ، ص ١٧٥
[3] بحار الأنوار ، ج ٧٤ ، ص ٣٢٢
[4] تحف العقول ، ص ٣٧٦

قال الامام الصادق ؑ اَيُّما مُؤمِنٍ نَفَّسَ عَن مُؤمِنٍ كُربَةً ، نَفَّسَ اللَّهُ عَنهُ سَبعينَ كُربَةً مِن كُرَبِ الدُّنيا و كُرَبِ يَومِ القِيامَةِ[1]

جو شخص کسی مومن کی مصیبت کو دور کرے گا اللہ اس سے دنیا اور آخرت کی ستر مصیبتیں دور کردے گا۔

قال الامام العلی ؑ طوبي لِمَن أحسَنَ إلَي العِبادِ و تَزَوَّدَ لِلمَعادِ[2]

خوش قسمت ہے وہ جو خدا کے بندوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے یہ توشہ آخرت ہے جو اس کی طرف لوٹتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَنْ قَضى لِمُؤمنٍ حاجةً قَضى اللهُ لَهُ حوائجَ كثيرةً أَدْناهُنَّ الجنَّةُ[3]

جو شخص کسی مومن کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بہت سی حاجتیں پوری فرمائے جن میں سے سب سے کم جنت ہے۔

قال رسول الله ﷺ خِدمَةُ المُؤمِنِ لِأخيهِ المُؤمِنِ دَرَجَةٌ لا يُدرَكُ فَضلُها إلاّ بِمِثلِها[4]

مومن کا اپنے برادر مومن کی خدمت ایک ایسا مقام ہے اسکا ثواب صرف مومن کی خدمت سے ہی ملتی ہے

قال رسول الله ـ صلى الله عليه و آله : أَبلِغُونى حَاجَةَ مَن لاَ يستَطيعُ اِبلاَغَ حَاجَتِهِ، فَاِنَّهُ مَن اَبلَغَ سُلطاناً حَاجَةَ مَن لاَ يستَطيعُ إبلاَغَها، ثَبَّتَ اللهُ قَدَمَيهِ عَلَى الصِّرَاطِ يومَ القِيامَةِ[1]

---

[1] مستدرك الوسائل ، ج ١٢ ، ص ٤١٣
[2] غرر الحكم و درر الكلم ، ح ٥٩٥٥
[3] قرب الاسناد، ص 119
[4] مستدرك الوسائل، ج 12، ص 429

انکی حاجتوں کو مجھ تک پہنچائے جو حاجتوں کو مجھ تک پہنچانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔اور جو شخص ضرورت کے وقت کسی بے بس کی درخواست کو وہاں تک پہنچائے جہاں تک وہ چاہتا ہے وہ خود اپنا درخواست پہنچانے سے قاصر ہے۔اللہ اسے قیامت کے دن پل صراط پر ثابت قدمی کے ساتھ چلائے گا۔

قال رسول الله صلی الله علیه و آله۔ مَن اَصبَحَ لاَیهتَمُّ بِأُمُورِ المُسلِمینَ فَلَیسَ مِنهُم و مَن سَمِعَ رَجُلاً ینادِی یاﻟَﻠﻤُسلِمینَ! فَلَم یجِبهُ فَلَیسَ بِمُسلِمٍ[2]

جو شخص صبح کرتا ہے اور مسلمانوں کی حالت سے بے خبر ہو وہ ان میں سے نہیں اگر کسی نے مسلمان کی فریاد سن لی اور دادرسی نہیں کی پس وہ بھی مسلمان نہیں ہے

قال رسول الله صلی الله علیه و آله ۔ مَن سَعی فی حاجَةِ اَخیهِ المُسلِمِ طَلَبَ وَجهِ اللهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَّلَ لَهُ أَلفَ أَلفَ حَسَنَةً[3]

جو شخص خدا کی خاطر کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے،اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔

قال الامام الرضاؑ۔ مَن فَرَّجَ مِن مُؤمِنٍ فَرَّجَ اللّٰہُ عَن قَلبِهِ یَومَ القِیامَةِ [4]

جو کسی مومن کے غم کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دل سے غم دور کریگا

قال الامام الکاظم ؑ مَنْ صَدَقَ لِسانُهُ زَكي عَمَلُهُ، وَ مَنْ حَسُنَتْ نيَّتُهُ زيدَ في رِزْقِهِ، وَ مَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِإخْوانِهِ وَ أهْلِهِ مُدَّ في عُمْرِهِ[5]

---

[1] بحار الأنوار، ج 3، ص 384
[2] الکافی، ج 2، ص 164
[3] الکافی، ج 2، ص 197
[4] الکافی ، ج 2 ، ص 200
[5] تحف العقول، صفحه 388

جس کی زبان سچی ہوگی اس کے اعمال پاک ہوگا جس کی سوچ اور نیت اچھی ہوگی اس کے رزق و روزی میں ترقی ہوگی، جو اپنے دوستوں اور جاننے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اس کی عمر لمبی ہوگی۔

قال الامام العلی ؑ أحسَنُ الإحسانِ مُواساةُ الإخوانِ[1]

بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور تعاون سب سے بہترین احسان ہے

قال الامام العلی ؑ ٱلإنسانُ عَبدُ الإحسانِ[2]

انسان نیکی کا غلام ہے

قال رسول اللہ ﷺ ـمَنْ مَشى فى عَونِ أخيهِ و مَنْفَعَتِهِ فَلَهُ ثوابُ الْمجاهدينَ فى سَبيلِ الله[3]

جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرے اور اس کو فائدہ پہنچائے، اسے خدا کی راہ میں لڑنے والے مجاہدین کا ثواب دیا جائیگا

☆☆☆☆☆

[1] میزان الحکمه، حدیث 21705
[2] غرر الحکم
[3] ثواب الاعمال، ص 340

اسراف

كانَ النَّبىُّ صلى الله عليه و آله و سلم ... يُسَلِّمُ عَلى مَنِ اسْتَقْبَلَهُ مِنْ كَبيرٍ وَ صَغيرٍ وَ غَنىٍّ وَ فَقيرٍ و لا يُحَقِّرُ ما دُعِىَ اِلَيهِ و لو اِلى خَشفِ التَّمْرِ وَ كانَ خَفيفَ المَئونَةِ كَريمَ الطَّبيعَةِ، جَميلَ المُعاشَرَةِ، طَلِقَ الوَجهِ، بَشّاشا من غَيرِ ضِحكٍ، مَحْزونا مِن غَيرِ عَبوسٍ، مُتَواضِعا مِنْ غَيْرِ مَذَلَّةٍ، جَوادا مِن غَيْرِ سَرَفٍ، رَقيقَ القَلبِ، رَحيما بِكُلِّ مُسْلِمٍ[1]

وہ سب کو سلام کرتے، امیر و غریب، جوان اور بوڑھے سب کو سلام کرتے اور اگرانہیں کسی جگہ سوکھی کھجور کھانے کی دعوت بھی دی جائے تو وہ اسے چھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ان کی زندگیاں خوبصورت تھیں، وہ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور کھلے ذہن کے تھے، وہ ہمیشہ ہنسے بغیر مسکراتے رہتے تھے، وہ اداس رہتے تھے بغیر کسی ذلت کے، وہ معاف کردیتے تھے لیکن اسراف نہیں کرتے تھے، وہ نرم دل اور مہربان تھے۔ تمام مسلمانوں کیلئے

قال الامام العلی ؑ - اَلاسرافُ مَذمومٌ فى كُلِّ شَىْءٍ إلاّ فى أَفعالِ البِرّ[2]

نیکیوں کے علاوہ ہر چیز میں اسراف ناپسند ہے

قال الامام العلی ؑ فَدَعِ الْإِسْرَافَ مُقْتَصِداً وَ اذْكُرْ فِي الْيَوْمِ غَداً وَ أَمْسِكْ مِنَ الْمَالِ بِقَدْرِ ضَرُورَتِكَ وَ قَدِّمِ الْفَضْلَ لِيَوْمِ حَاجَتِك[3]

اسراف چھوڑو اور اعتدال اختیار کرو اور آج، کل یاد رکھو، اور جتنا مال تمہاری ضرورت ہے اپنے پاس رکھو اور ضرورت کے دن (قیامت) کے لیے ضرورت سے زیادہ بھیج دو

---

[1] ارشاد القلوب(دیلمی) ج 1، ص 115
[2] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 359
[3] نہج البلاغه نامہ 21

قال الامام الصادقؑ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى فَاكِهَةٍ قَدْ رُمِيَتْ مِنْ دَارِهِ لَمْ يُسْتَقْصَ أَكْلُهَا فَغَضِبَ (عليه السلام) وَ قَالَ مَا هَذَا إِنْ كُنْتُمْ شَبِعْتُمْ فَإِنَّ كَثِيراً مِنَ النَّاسِ لَمْ يَشْبَعُوا فَأَطْعِمُوهُ مَنْ يَحْتَاجُ إِلَيْه[1]

(امام صادق علیہ السلام) نے دیکھا کہ ایک سیب گھر سے باہر پھینکا گیا ہے جو آدھا کھایا گیا ہے، آپ غصے میں آ گئے اور فرمایا: اگر تم پیٹ بھر چکے ہو، بہت سے لوگ بھوکے ہیں، اگر تم اسے محتاجوں کو دے دو تو اچھا ہو گا۔

قال الامام الصادقؑ لِلمُسرِفِ ثَلاثُ عَلاماتٍ: يَشتَرى ما لَيسَ لَهُ وَ يَلبِسُ ما لَيسَ لَهُ و يَاكُلُ ما لَيسَ لَهُ[2]

اسراف کرنے والے کی تین نشانیاں ہیں: وہ چیز خریدتا ہے جو اس کی شان میں نہیں ہے، وہ وہ چیز پہنتا ہے جو اس کے لئے نہیں ہے اور وہ چیز کھاتا ہے جو اس کے لئے نہیں ہے۔

قال الامام الباقرؑ ۔ يا بُنَىَّ عَلَيكَ بِالحَسَنَةِ بَينَ السَّيِّئَتَينِ تَمحو هُما قالَ: وَ كَيفَ ذلِكَ يا أَبَةِ؟ قالَ: مِثلُ قَولِهِ، «و َالَّذينَ إِذا أَنفَقوا لَم يُسرِفوا و َلَم يَقتُروا[3]

امام باقر علیہ السلام نے اپنے فرزند امام صادق علیہ السلام سے فرمایا: میں تمہیں دو برائیوں کے درمیان میں نیک اعمال کرنے کی تاکید کرتا ہوں تاکہ ان کو مٹا دے، امام صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ ایسا کیسے ممکن ہے؟ امام نے فرمایا: جیسا کہ قرآن کہتا ہے، مومن وہ ہیں جو خرچ کرتے وقت اسراف یا سختی نہیں کرتے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ إِنَّ السَّرَفَ يورِثُ الفَقرَ وَ إِنَّ القَصدَ يورِثُ الغِنى[1]

---

[1] دعائم الاسلام ج 2 ، ص 115 ،
[2] خصال ص 121
[3] تفسیر نورالثقلین ج4، ص27،

اسراف غربت کا سبب بنتا ہے اور اعتدال بے نیازی کا باعث بنتا ہے

قال الامام الحسن العسكرؑی ۔ إنَّ للسَّخاءِ مِقداراً فَإنْ زادَ عليه فهوَ سَرف[2]

سخاوت کا ایک حد مقدار ہے جو اگر گزر جائے تو اسراف سمجھا جاتا ہے۔

قال الامام العلیؑ إذا أرادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً أَلْهَمَهُ الاِقْتِصادَ وحُسْنَ التَّدْبِيرِ، وجَنَّبَهُ سُوءَ التَّدْبِيرِ والإسرافَ[3]

جب بھی خدا کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے کفایت شعاری اور اچھا انتظام عطا فرماتے ہے اور اسے بے احتیاطی اور اسراف سے دور رکھتے ہے۔

قال الامام العلیؑ ما عالَ إمْرَئٌ اِقتَصَدَ[4]

جو اسراف نہ کرے معتدل رہے تو وہ غریب نہ ہو

قال رسول الله ﷺ آفةُ الجُودِ السَّرَف[5]

اسراف بخشش کی وبا ہے

قال رسول الله ﷺ لا خيرَ في السَّرَف و لا سَرَفَ في الخير[6]

نہ اچھائی میں اسراف ہے اور نہ اسراف میں بہتری

---

[1] من لا يحضره الفقيه ج 3 ، ص 174
[2] بحار الانوار، جلد 78، صفحه 377
[3] ميزان الحكمه، حديث 5364
[4] وسائل الشيعه، جلد 9، ص403

[5] نهج الفصاحه
[6] بحار الانوار، جلد 77، صفحه 169

قال رسول الله ﷺ مَنِ اقْتصد في مَعيشَته رَزَقَهُ الله و مَن بذَّر حرمه الله[1]

جو شخص اپنی زندگی میں اعتدال رکھتا ہے خدا اسے رزق دے گا اور جو اسراف کرے گا وہ محروم رہے گا۔

قال الامام العلی ؑ إنَّ إعطاءَ الْمال في غير حقّه تبذيرٌ و إسرافٌ و هو يَرفعُ صاحبَه في الدّنيا و يَضَعَهُ في الآخرة[2]

غیر ضروری عطیات (مال کا) اسراف اور ضیاع ہے اور وہ مال دینے والا اسے دنیا میں اٹھاتا ہے اور آخرت میں نیچے لاتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ النّبي - صلي الله عليه و آله - انَّه مَرَّ بِسَعد و هو يتوَضّأ، فقال: ما هذا السَّرَفُ يا سعد؟ قال: أفي الوضوء سَرَف؟ قال - صلي الله عليه و آله - نَعَم و أن كنتَ عَلي عينٍ جارٍ[3]

رسول اللہ ﷺ وضو کرتے ہوئے سعد کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے سعد! یہ اسراف کیا ہے؟ فرمایا: کیا وضو کرنے میں بھی اسراف ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: ہاں، اگرچہ تم بہتے چشمے کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

[1] وسائل الشيعه، جلد 15، صفحه 259
[2] نهج البلاغه، خطبه 126
[3] تفسير صافي، صفحه 283

قناعت

قال الامام الصادقؑ ۔اِنَّ صاحِبَ الدّینِ فَکَّرَ فَعَلَتْهُ السَّکینَةُ وَ اسْتَکانَ فَتَواضَعَ وَ قَنِعَ فَاسْتَغْنی وَ رَضیَ بِما اُعْطیَ وَ انْفَرَدَ فَکُفیَ الاْخْوانَ وَ رَفَضَ الشَّهَواتِ فَصارَ حُرّا وَ خَلَعَ الدُّنْیا فَتَحامَی الشُّرورَ وَ اطَّرَحَ الْحَسَدَ فَظَهَرتِ الْمَحَبَّةُ وَ لَمْ یُخِفِ النّاسَ فَلَمْ یَخَفْهُمْ وَ لَمْ یُذْنِبْ اِلَیْهِمْ فَسَلِمَ مِنْهُمْ وَ سَخَتْ نَفْسُهُ عَنْ کُلِّ شَیءٍ ففازَ وَ اسْتَکْمَلَ الْفَضْلَ وَ اَبْصَرَ العافیَةَ فَاَمِنَ النَّدامَةَ[1]

ایک آدم دیندار فکر کرتا ہے آرام وسکون اس کی جان پر حاکم ہے کیونکہ وہ خضوع کرتا ہے وہ نیک ہے وہ قناعت کرتا ہے اس لئے بے محتاج ہے جو اسے ملا ہے اس پر خوش ہے اس نے تنہائی کو چنا ہے وہ دوستوں سے بے نیاز ہے اس نے برے عادتوں اور کاموں کو چھوڑا ہے اس لئے وہ برے چیزوں سے محفوظ ہے حسد کو دور پھینکا ہے اس لئے محبتیں مل رہے ہیں وہ کسی کو نہیں ڈراتا ہے اس لئے کوئی اسے نہیں ڈراتے ہے پس وہ دوسرے کے گزند سے محفوظ ہے

وہ اپنے دل کو کسی چیز کے لیے بند نہیں کرتا، اس لیے اسے نجات اور کمال فضیلت حاصل ہوتی ہے، اور وہ بصیرت کی نگاہ میں سکون دیکھتا ہے، اس لیے اس کا کام ندامت کا باعث نہیں بنتا۔

قال الامام العلی ؑ اِنتَقِم مِنَ الحِرصِ بِالقَناعَةِ کَما تَنتَقِمُ مِنَ العَدُوِّ بِالقِصاصِ[2]

لالچ کا بدلہ قناعت کے ساتھ لو، جس طرح دشمن سے قصاص کے ساتھ انتقام لیتے ہو۔

قال الامام الصادقؑ حُرِمَ الحَریصُ خَصلَتَینِ و لَزِمَتهُ خَصلَتانِ: حُرِمَ القَناعَةَ فَافتَقَدَ الرّاحَةَ و حُرِمَ الرِّضا فَافتَقَدَ الیَقینَ[3]

[1] امالی(مفید) ص 52
[2] شرح نهج البلاغه(ابن ابی الحدید) ج 20 ، ص 314
[3] خصال ص 69

لالچی دو خصلتوں سے محروم ہے اور اس کے نتیجے میں اس میں دو خصلتیں ہیں: وہ قناعت سے محروم ہے اور اس کے نتیجے میں اس نے سکون کھو دیا ہے، وہ اطمینان سے محروم ہے اور اس کے نتیجے میں اس نے یقین کھو دیا ہے۔

قال الامام العلیؑ مِن شَرَفِ الهِمَّةِ لُزومِ القِناعَةِ[1]

قناعت کی پابندی شرف کی ہمت میں سے ہے

قال الامام العلیؑ ۔ مَنِ اقتَصَرَ عَلى بُلغَةِ الكَفافِ فَقَدِ انتَظَمَ الراحَةَ وَ تَبَوَّأَ خَفضَ الدَّعَةِ[2]

جو شخص قدر حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسائش و راحت پا تا ہے اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔

قال الامام العلیؑ اَطيَبُ العَيشِ القَناعَةُ[3]

سب سے خوشگوار زندگی قناعت کی زندگی ہے

قال رسول الله ﷺ ۔خِيارُ أُمَّتي ، القانِعُ و شِرارُهُمُ ، الطامِعُ[4]

میری امت کے بہترین لوگ قناعت کرنے والے ہیں اور ان میں بدترین لوگ لالچ کرنے والے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ ۔ خَيرُ المؤمنينَ ، القانِعُ و شَرُّهُمُ ، الطامِعُ[5]

بہترین مومن قناعت کرنے والے ہیں اور بدترین لالچی ہیں

[1] تصنیف غررالحکم و درر الکلم ص391
[2] نهج البلاغہ حکمت 371
[3] تصنیف غررالحکم و درر الکلم ص391
[4] كنز العمّال : ۷۰۹۵
[5] كنز العمّال : ۷۱۲۶

قال الامام العلی ؑطوبی لِمَن ذَکَرَ المَعادَ و عَمِلَ للحِسابِ و قَنِعَ بالکَفافِ و رَضِيَ عنِ اللّٰہ[1]

خوشانصیب اس کے جس نے آخرت کو یادر کھا حساب وکتاب کیلئے عمل کیا ضرورت بھر پر قناعت کی اور اللہ سے راضی وخوشنود رہا

قال الامام العلیؑ، یَرحَمُ اللّٰہُ خَبّابَ بنَ الأرَتِّ ؛ فلقد أسلَمَ راغِبا و هاجَرَ طائعا و قَنِعَ بالکَفافِ و رَضِيَ عنِ اللّٰہِ و عاشَ مُجاهِدا[2]

خدا خباب ابن ارث پر اپنی رحمت شامل حال فرمائے وہ اپنی رضامندی سے اسلام لائے اور اپنی خوشی سے ہجرت کی اور ضرورت بھر پر قناعت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہے اور مجاہدانہ شان سے زندگی بسر کی

قال الامام العلی ؑ-لا تکن مِمَّن یَرجُو الآخِرَةَ بغیرِ العَمَلِ یقولُ في الدنیا بقَولِ الزاهِدینَ و یَعمَلُ فیها بعَمَلِ الراغِبینَ- إن أُعطِيَ مِنها لم یَشبَعْ و إن مُنِعَ مِنها لم یَقنَعْ[3]

تم کو ان لوگوں میں سے نہیں ہونا چاہئے کہ جو عمل کے بغیر حسن انجام کی امید رکھتے ہیں اور امیدیں بڑھا کر توبہ کو تاخیر میں دال دیتے ہیں جو دنیا کے بارے میں زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں مگر ان کے اعمال دنیا طلبوں کے سے ہوتے ہیں اگر دنیا انہیں ملے تو وہ سیر نہیں ہوتے اور اگر نہیں ملے تو قناعت نہیں کرتے ہیں۔

قال الامام ؑالحسنؑ اعلمْ أنَّ مُروَّةَ القَناعَةِ و الرِّضا ، أکثرُ مِن مُرُوّةِ الإعطاءِ[4]

جان لو کہ قناعت اور قناعت کی مردانگی دینے اور لینے کی مردانگی سے زیادہ ہے-

---

[1] نہج البلاغة : الحکمة ۴۴
[2] حکمت 43 نہج البلاغہ
[3] نہج البلاغة: الحکمة ۱۵۰
[4] بحار الأنوار ج6 ص 111

قال الامام العلیؑ ۔ أنعَمُ الناسِ عَیشا ، مَن مَنَحَهُ اللّٰهُ سُبحانَهُ القَناعَةَ و أصلَحَ لَهُ زَوجَهُ[1]

سب سے خوشگوار زندگی اس کے لیے ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کی قناعت سے خوش ہو کر اسے پاکیزہ اور لائق بیوی عطا کرے

قال الامام الصادقؑ مَن رَضِيَ مِن اللّٰهِ بِاليَسيرِ مِن المَعاشِ ، رَضِيَ اللّٰهُ مِنهُ بِاليَسيرِ مِن العَمَلِ[2]

جو اللہ کے قلیل رزق پر راضی ہو، اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جائے

قال الامام العلیؑ ۔ مَن كانَ بِيَسيرِ الدنيا لا يَقنَعُ ، لم يُغنِهِ مِن كثيرِها ، ما يَجمَعُ [3]

جو دنیا کی قلیلیت پر قانع نہیں ہے، اس کی بڑی دولت خواہ وہ کتنی ہی جمع کر لے، اسے بے نیاز نہیں کرے گا

قال الامام الحسینؑ ۔ القُنوعُ راحَةُ الأبدانِ[4]

قناعت جسم کا سکون ہے

☆☆☆☆☆

[1] غرر الحکم : ۳۲۹۵

[2] اصول کافی ج 3 ص 138

[3] غرر الحکم : ۸۴۸۴

[4] بحار الانوار ج 11 ص 128

توکل کرنا

قال الامام العلیؑ۔اَلتَّوَکُلُّ عَلَی اللّٰہ نَجاۃً مِنْ کُلِّ سوءٍ وَ حِرْزٌ مِنْ کُلِّ عَدُوّ[1]

اللہ پر توکل ہر شر سے نجات اور ہر دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

قال الامام الصادقؑ إِنَّ الغِنی و َالْعِزَّ یَجولانِ فَإِذا ظَفِرا بِمَوْضِعِ التَّوَکُّلِ أَوْطَنا[2]

بے نیازی اور عزت ہر جگہ جاتا ہے اور جب وہ توکل کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہیں پر رکھ دیا جاتا ہے

قال الامام العلیؑ مَنْ تَوکَّلَ عَلَی اللّٰہ ذَلَّتْ لَہُ الصِّعابُ وَ تَسَهَّلَتْ عَلَیْهِ الأَسْبابِ[3]

جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اس کے لیے مشکلات آسان ہوں گی اور اسباب مہیا ہوں گے

قال الامام الباقرؑمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہ لا یُغْلَبُ و َمَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہ لا یُهْزَمُ[4]

جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ شکست نہیں پائے گا، اور جو خدا سے درخواست کرتا ہے وہ شکست نہیں پائے گا۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔اَلطِّیَرَۃُ شِرْكٌ وَ ما مِنّا إِلاّ و َلَكِنَّ اللّٰہ یُذْهِبُهُ بِالتَّوَکُّلِ[5]

---

[1] بحارالأنوار(ط-بیروت) ج 75، ص 79

[2] کافی ج 2، ص 65

[3] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 197

[4] جامع الاخبار ص 118

[5] بحار الأنوار (ط - بیروت) ج 55 ، ص 322

ناامیدی شرک ہے اور وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ کسی نہ کسی طرح بد شگونی کا شکار ہو، لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے اسے ختم کر دیتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم -رَأی رَسولُ اللّٰه صلی الله علیه و آله قَوْما لا یَزْرَعونَ قالَ: ما أَنْتُمْ؟ قالوُا: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلونَ، قالَ: لا، بَلْ أَنْتُمُ المُتَّكِلونَ[1]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گروہ کو دیکھا جو کھیتی نہیں کر رہے تھے تو فرمایا: تم کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگے ہم توکل کرنے والے ہیں۔کہنے لگے: نہیں، تم امید کرنے والے ہو۔

قال الامام الكاظم ؑ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ فَقَالَ التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِياً تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْراً وَ فَضْلًا وَ تَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ بِتَفْوِيضِ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَ ثِقْ بِهِ فِيهَا وَ فِي غَيْرِهَا[2]

ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا، جس نے فرمایا: "اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، وہی اس کے لیے کافی ہے۔"اللہ پر بھروسہ کرنے کے درجات ہیں: وہ تم سے راضی تھا اور تم جانتے ہو کہ وہ کسی بھلائی کو نظرانداز نہیں کرتا۔اورنہ کسی فضیلت کواور آپ جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں اس کا حکم ہے، لہٰذا اپنے معاملات اس کے سپرد کرکے اوراپنے اعمال اور دیگر کاموں میں اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

قال الامام الكاظمؑ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ[3]

---

[1] مستدرك الوسائل ج 11 ، ص 217

[2] كافى(ط-الاسلاميه) ج 2 ، ص 65

[3] فقه الرضا ص 358

جو کوئی قوی ترین انسان بننا چاہتا ہے،اللہ پر بھروسہ کرے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ يَقولُ اللّٰه عَزَّ وَ جَلَّ ما مِنْ مَخْلوقٍ يَعْتَصِمُ دونی إلاّ قَطَعْتُ أسْبابَ السَّماواتِ و َأسبابَ الأَرْضِ مِنْ دونِهِ فَإنْ سَألَنی لَمْ أُعْطِهِ و َإنْ دَعانی لَمْ أُجِبْهُ[1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میرے سوا کوئی بھی پناہ دینے والا نہیں ہاں جب تک کہ میں آسمان وزمین کی اسباب کو قطع نہ کروں میرے سوا کوئی ہے جو سوال پہ عطا نہ کرے اور دعا کو استجاب نہ کرے

قال الامام الرضاؑ ـما حَدُّ التَّوکل؟ فَقال لی: اَن لا تَخافَ معَ اللهِ اَحداً[2]

توکل کی حد کیا ہے ؟امام نے فرمایا: خدا کے علاوہ اور کسی سے مت ڈرو۔

قال الامام الجوادؑ ـ الثِّقَةُ بِاللهِ ثَمَنٌ لِكُلِّ غالٍ و سُلَّمٌ اِلی کُلِّ عالٍ[3]

خدا پر بھروسہ ہر قیمتی چیز کی قیمت اور ہر بلندی کی سیڑھی ہے

قال الامام الجوادؑ ـ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَنْدَمْ تَرْكُ الْعَجَلَةِ وَ الْمَشُورَةُ وَ التَّوَكُّلُ عِنْدَ الْعَزْمِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَل [4]

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر ہر ایک کو عمل کرنا چاہیے اور پچھتاوا نہیں ہونا چاہیے

1 جلد بازی سے گریز، 2-مشورہ کرنا،

---

[1] امالی (طوسی) ص585
[2] امالی(صدوق) ص 240
[3] نزهة الناظر و تنبيه الخاطر ص 136
[4] كشف الغمة (ط - القديمة) ج 2 ، ص 349

3- فیصلے کرتے وقت اللہ پر بھروسہ کرنا

قال الامام العلیؑ مَن تَوکَّلَ عَلَی اللهِ ذَلَّت لَهُ الصِّعابُ وَ تَسَهَّلَت عَلَیهِ الأسبابُ[1]

جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اس کی مشکلات آسان ہو جائیں گی اور اس کے لیے اسباب مہیا ہوں گے۔

قال الامام الکاظمؑ یَقُولُ اللهُ(عز و جل): لاقَطِّعن أمَلَ کُلّ مُومِنٍ أمَّلَ دونی بالإیاس[2]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ہر اس مومن کی امید کاٹ دوں گا جو میرے علاوہ کسی سے امید رکھتا ہے اسے مایوس کر کے

قال الصادقؑ حُسنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ أن لا تَرجُوَ إلّا اللَّهَ، و لا تَخافَ إلّا ذَنبَكَ[3]

حسن ظن یہ ہے خدا کے علاہ کسی پر امید نہ رکھو اور گناہ کے علاوہ کسی سے مت ڈرو

قال الامام الجوادؑ مَن اِنقَطَعَ الی غَیرِ اللهِ وَ کَلَهُ اللهُ اِلَیهِ[4]

جو اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرے گا، اللہ اسے اسی کے بھروسہ پہ چھوڑ دیگا

☆☆☆☆☆

[1] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص 197
[2] مستدرک الوسائل ج 11 ، ص 221
[3] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 72 ، ح 4
[4] درر الباهرة(ط-قدیمة) ص 39

علم

قال رسول اللہ ﷺ خَیرُ الدُّنیا وَالآخِرَۃِ مَعَ العِلمِ وَشَرُّ الدُّنیا وَالآخِرَۃِ مَعَ الجَھلِ[1]

دنیا اور آخرت کی بھلائی علم کے ساتھ ہے اور دنیا و آخرت کی برائی جہالت کے ساتھ ہے

قال رسول اللہ ﷺ طَلَبُ العِلمِ فَریضَۃٌ عَلی کُلِّ مُسلِمٍ أَلا إِنَّ اللّٰہ یُحِبُّ بُغاۃَ العِلمِ[2]

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔خدا علم کے متلاشیوں کو پسند کرتا ہے

قال الامام العلیؑ ۔ کُلُّ وِعاءٍ یَضیقُ بِما جُعِلَ فیہِ إلاّ وِعاءُ العِلمِ فَإِنَّہُ یَتَّسِعُ بِہِ[3]

کسی بھی ظرف کی جگہ اس کے مواد کی وجہ سے تنگ ہوتی جاتی ہے سوائے علم کے ظرف کے،جو حصول علم سے مزید کھلا ہوتا ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ زَکاۃُ العِلمِ بَذلُہُ لِمُستَحِقِّہِ وَإِجھادُ النَّفسِ فِی العَمَلِ بِہِ[4]

علم کی زکوۃ ان لوگوں کی تعلیم ہے جو اس کے مستحق ہیں اور اس کے لیے عملی طور پر کوشش کرتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ خَیرُ العِلمِ مانَفَعَ[5]

---

[1] بحارالانوار، ج79، ص170

[2] مصباح الشریعہ،ص13

[3] نہج البلاغہ، حکمت 205

[4] درر الکلم،ص391

[5] دررالکلم،ص 354

بہترین علم وہ ہے جو مفید ہو

قال الامام الصادقؑ ۔ مَن تَعَلَّمَ العِلمَ و َعَمِلَ بِهِ و َعَلَّمَ لِلّٰهِ دُعِیَ فی مَلَکُوتِ السَّماواتِ عَظیما فَقیلَ: تَعَلَّمَ لِلّٰهِ و َعَمِلَ لِلّٰهِ و َعَلَّمَ لِلّٰهِ[1]

جس نے خدا کے لئے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا اور دوسروں کو سکھایا تو ملائک آسمانی اسے بہت یاد کیا جائے گا اور وہ کہیں گے: اس نے علم خدا کے لئے سیکھا اور خدا کے لئے علم پر عمل کیا اور خدا کے لئے علم سکھایا۔

قال الامام العلی ؑ ۔ اِنَّ العِلمَ حَیاةُ القُلوبِ وَ نورُ البصارِ مِنَ العَمی وَ قُوَّةُ البدانِ مِنَ الضَّعفِ[2]

در حقیقت، علم دلوں کی جان ہے، اندھی آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور لاعلاج جسموں کو طاقت دیتا ہے

قال الامام العلی ؑ ۔ یَنبَغی لِلعاقِلِ اَن یَحتَرِسَ مِن سُکرِ المالِ وَ سُکرِ القُدرَةِ ، وَ سُکرِ العِلمِ ، وَ سُکرِ المَدحِ وَ سُکرِ الشَّبابِ ، فَاِنَّ لِکُلِّ ذالِكَ ریاحا خَبیثَةً تَسلُبُ العَقلَ وَ تَستَخِفُّ الوَقارَ[3]

عقلمند آدمی کے لئے ضروری ہے کہ دولت، طاقت، علم، حمد و ثنا اور جوانی کے نشے میں دھت نہ ہو، کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں بد ہوائیں ہوتی ہیں جو عقل کو تباہ کرتی ہیں اور عزت و وقار کو کم کرتی ہیں

قال الامام الحسینؑ ۔ اِنَّ مِن حَقیقَةِ الایمانِ اَن تُؤثِرَ الحَقَّ وَ اِن ضَرَّكَ عَلَی الباطِلِ وَ اِن نَفَعَكَ وَ اَن لا یَجوزَ مَنطِقُكَ عِلمَكَ[1]

---

[1] الذریعه الی حافظ الشریعه ج1 ص 56

[2] تحف العقول، ص 28

[3] غرر الحکم، ص 797

ایمان کی حقیقت میں سے یہ ہے کہ تم حق کو باطل سے پہلے رکھو، حالانکہ حق تمہارے لیے نقصان دہ ہے اور باطل تمہارے فائدے کے لیے ہے، کہ تمہاری بات علم سے زیادہ نہیں۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم -لايَزالُ المُؤمِنُ يُورِثُ أَهلَ بَيتِهِ العِلمَ وَ الدَبَ الصّالِحَ حَتّى يُدخِلَهُمُ الجَنَّةَ جَميعا[2]

مومن ہمیشہ اپنے اہل خانہ کو صحیح علم اور آداب سے فائدہ پہنچاتا ہے تاکہ ان سب کو جنت میں پہنچایا جا سکے

قال الامام العلیً - اَلعِلمُ قاتِلُ الجَهلِ[3]

علم قاتل جہل ہے

قال الامام العلی ً - اَلا اِنَّ فيهِ عِلمَ مايَأتى و َالحَديثَ عَنِ المَاضى و َدواءَ دائِكُم و نَظمِ ما بَينَكُم[4]

آگاہ رہو کہ مستقبل کا علم ماضی کی خبر اور تمہارے درد کا علاج اور ترتیب زندگی قرآن میں ہے

قال الامام العلیً اَلعِلمُ كَنزٌ عَظيمٌ لايَفنى[5]

علم ایک بہت بڑا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے ختم نہیں ہوتا

قال الامام العلیً العِلمُ وَراثَةٌ كَريمَةٌ ، وَ الاداب حُلَلٌ مُجَدَّدَةٌ ، وَ الفِكرُ مِرآةٌ صافِيَةٌ[1]

---

1 بحارالانوار، ج 2، ص114
2 مستدرك الوسايل، ج12، ص201
3 غررالحكم و دررالكلم،ص56
4 نهج البلاغہ خطبہ 158
5 غرر الحکم و درر الكلم،ص66

علم ایک قیمتی ورثہ ہے، اور ادب ایک پر تعیش اور آرائشی لباس ہے، اور فکر آئینہ ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ أَنَّهُ إذا قالَ الْمُعَلِّمُ لِلصَّبیِّ قُل بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ فَقالَ الصَّبیُّ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ کَتَبَ اللّٰه بَراءَةً لِلصَّبِیِّ و بَراءَةً لِأبَوَیهِ و بَراءَةً لِلمُعَلِّمِ[2]

جب استاد بچے سے کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو جب اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا تو اللہ تعالی اس بچے کے لئے اس کے والدین کے لئے اور استاد کے لئے جہنم کی آگ حرام قرار دیگا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَلْعِلمُ إمامُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تابِعُهُ یُلهَمُ بِهِ السُّعَداءُ وَ یُحْرَمُهُ الأَشقیاءُ[3]

علم عمل کا رہنما ہے اور عمل اس کی پیروی کرتا ہے۔ خوش قسمتی سے علم الہام ہوتا ہے اور بد بخت اس سے محروم رہتے ہیں

قال الامام العلیؑ العِلمُ یُنجِدُ الفِکر [4].

علم روشن فکر کا حصہ ہے

☆☆☆☆☆

[1] نہج البلاغہ حکمت 5
[2] بحار الانوار (ط-بیروت)، ج۸۹،ص257
[3] امالی طوسی، ص 488
[4] غرر الحکم و درر الکلم،ص48

عالم

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَعلَمُ النّاسِ مَن جَمَعَ عِلمَ النّاسِ إلی عِلمِهِ[1]

عقلمند وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے علم کو اپنے علم میں شامل کریں۔

قال الامام الصادقؑ ۔ لایَنبَغی لِمَن لَم یَکُن عالِما أَن یُعَدَّ سَعیدا[2]

جو عالم نہیں ہوتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے اسے خوش نصیب سمجھیں۔

قال الامام الصادقؑ لَن تَبقَی الاَرضُ اِلاّ وَ فیها عالِمٌ یَعرِفُ الحَقَّ مِنَ الباطِلِ؛[3]

زمین اس وقت تک قائم نہیں رہے گی جب تک کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو جو صحیح غلط کا علم رکھتا ہو۔

قال الامام العلیؑ رُبِّ عالِمٍ قَد قَتَلَهُ جَهلُهُ ، وَ عِلمُهُ مَعَهُ لا ینفَعُهُ[4]

کتنے ہی عالم اپنی جہالت سے مارے جا چکے ہیں جبکہ ان کا علم ان کے پاس ہے لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

قال الامام الصادقؑ ۔العُلَماءُ حُکّامٌ عَلَی المُلوكِ[5]

علماء شہروں کے فرمانروا ہیں

---

[1] من لا یحضره الفقیه، ج4، ص395
[2] تحف العقول، النص،ص364
[3] محاسن، ج 1، ص234
[4] نهج البلاغہ حکمت 107
[5] کنز الفوائد،ج2،ص33

قال رسول الله ﷺ اَلا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرارُ العُلَماءِ وَ اِنَّ خَيرَ الخَيرِ خيارُ العُلَماءِ[1]

شر میں بدتر شر علمائے سو کا شر ہے اور تمام بھلائیوں میں اعلی درجہ کی بھلائی علماء کا خیر ہے

قال الامام العلىّ جالِسِ العُلَماءَ يَزدَد عِلمُكَ وَ يَحسُن اَدَبُكَ وتَزكُ نَفسُكَ[2]

علماء سے صحبت کریں تاکہ علم،میں اضافہ ہو ادب اچھاہواور نفس پاک ہو جائیں۔

قالرسول الله ﷺ ۔يا عَلىُّ وَلِلعالِمِ ثَلاثُ عَلاماتٍ: صِدقُ الكَلِمِ وَاجتِنابُ الحَرامِ وَأَن يَتَواضَعَ لِلنّاسِ كُلِّهِم[3]

یا علی عالم کی تین نشانیاں ہیں: سچائی، حرام سے اجتناب اور تمام لوگوں کے ساتھ تواضع

قال رسول الله ﷺ اَلنّاسُ رَجُلانِ: عالِمٌ و مُتَعَلِّمٌ وَلاخَيرَ فيما سِواهُما[4]

لوگوں دو قسموں کے ہیں یاتو عالم ہے یا طلبہ ان دو کے علاوہ کسی اور میں اچھائی نہیں

قال رسول الله ﷺ ۔ اَلعَدلُ حَسَنٌ وَلكِن فِى المَراءِ اَحسَنُ، وَ السَّخاءُ حَسَنٌ وَلكِن فِى الغنياءِ اَحسَنُ، اَلوَرَعُ حَسَنٌ وَلكِن فِى العُلَماءِ اَحسَنُ، اَلصَّبرُ حَسَنٌ وَلكِن فِى الفُقَراءِ اَحسَنُ، اَلتَّوبَةُ حَسَنٌ وَلكِن فِى الشَّبابِ اَحسَنُ، اَلحَياءُ حَسَنٌ وَلكِن فِى النِّساءِ اَحسَنُ [5]

---

[1] منية المريد، ص 137

[2] غررالحكم و درر الكلم،ص430

[3] التوحيد، ص 127

[4] نهج الفصاحه،ص788

[5] نهج الفصاحه، ح 2006

عدل بہتر ہے لیکن دولت میں بہت بہتر ہے سخاوت اچھی چیز ہے لیکن دولت میں سخاوت بہت ہی بہتر ہے تقویٰ بہے تر ہے مگر علماء میں بہتر تر ہے صبر بہتر ہے لیکن غربت میں صبر بہت بہتر ہے توبہ بہتر ہے مگر جوانی میں بہت بہتر ہے حیاء بہتر ہے مگر عورتوں میں حیاء یہ بہت ہی بہتر ہے

قال رسول الله ﷺ مَوتُ العالِمِ مُصِيبَةٌ لا تُجبَرُ وثُلمَةٌ لا تُسَدُّ[1]

عالم کی موت ایک ناقابل تلافی نقصان اور ایک پر نہ ہونے والا شگاف ہے۔

قال الامام الباقرؑ عالِمٌ يُنتَفَعُ بِعِلمِهِ اَفضَلُ مِن سَبعينَ اَلفِ عابِدٍ[2]

اس کے علم سے مستفید ہونے والا عالم ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے

قال الامام الحسينؑ مِن دَلائِلِ العالِمِ إنتقادَةِ لِحَدِيثِه وَ عِلمِه بِحَقائِقَ فُنونِ النَّظَر[3]

عالم کی نشانیوں میں سے ایک اپنی بات اور خیالات پر انتقاد اور مختلف آراء سے آگاہی ہے

قال الامام الصادقؑ إنَّ العُلَماءَ وَرَثَةُ الأنبِياءِ[4]

بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

قال الامام الصادقؑ عالِمٌ أفضَلُ مِنألفِ عابِدٍ وألفِ زاهِدٍ[5]

ایک عالم ہزار عابد و زاہد سے افضل ہے

[1] منتخب ميزان الحكمة، ح 4477
[2] بحارالانوار، ج75 ص 173
[3] بحارالانوار، ج78، ص119
[4] الكافی (ط-اسلاميه)،ج1،ص32و34
[5]

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ـ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى إِبْلِيسَ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ[1]

ایک عالم فقیہ کا ہونا ابلیس کے لیے ہزار عابد سے زیادہ مشکل ہے۔

قال الامام العلیؑ جالِسِ العُلَماءَ تَسعَد[2]

علماء کے ساتھ رہو تاکہ سعادتمند ہو

قال الامام العلی ؑ عَلَيكَ بِمُداراةِ النّاسِ وَ اِكرامِ العُلَماءِ وَ الصَّفحِ عَن زَلاّتِ الخوانِ فَقَد اَدَّبَكَ سَيِّدُ الوَّلينَ وَ الخِرينَ بِقَولِهِ (ص) : أُعفُ عَمَّن ظَـلَمَكَ وَ صِل مَن قَطَعَكَ وَ اَعطِ مَن حَرَمَكَ [3]

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگوں کے ساتھ صبر کرو اور علمائے کرام کا احترام کرو اور (دینی) بھائیوں کی لغزشوں کو معاف کرو۔کیونکہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ایسی شائستگی کا درس دیا ہے اور فرمایا ہے: "جس نے تم پر ظلم کیا ہے اسے معاف کر دو، جس نے تم سے رشتہ توڑا ہے اس سے رشتہ قائم کرو اور جس نے تمہیں کچھ دینا روکا ہے اسے دے دو"

قال الامام العلیؑ إذا رَأيتَ عالِما فَكُن لَهُ خادِما[4]

جب بھی کسی عالم کو دیکھو اس کی خدمت کرو

☆☆☆☆☆

[1] بحار الانوار، ج1، ص177
[2] غرر الحکم ،ح336
[3] بحار الانوار،ج75،ص71
[4] غرر الحکم ح ۴۰۴۴

جہالت

قال الامام العلیؑ ۔ أَعظَمُ المَصائِبِ الجَهلُ[1]

سب سے بڑی آفت جہالت ہے۔

قال الامام العلیؑ۔ لا يَزكو مَعَ الجَهلِ مَذهَبٌ[2]

جہالت سے کوئی مذہب نہیں بڑھتا۔

قال الامام العلیؑ ۔كَم مِن عَزيزٍ أَذَلَّهُ جَهلُهُ[3]

کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو جہالت آدمی کو حقیر و ذلیل کر دیتی ہے

قال الامام العلیؑ ۔ اَلعَقلُ يَهدى و يُنجى، و َالجَهلُ يُغوى وَ يُردى[4]

عقل رہنمائی کرتی ہے اور بچاتی ہے اور جہالت گمراہ اور تباہ کرتی ہے

قال رسول الله ﷺ إِنَّ الجاهِلَ مَن عَصَى اللّه وَإِن كانَ جَميلَ المَنظَرِ عَظيمَ الخَطَرِ[5]

جاہل وہ ہے جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خواہ اس کا چہرہ خوبصورت ہو اور بڑا مقام ہو

---

[1] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم،ص73

[2] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم،ص74

[3] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم،ص76

[4] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم،ص51

[5] اعلام الدین فی صفات المؤنین،ص169

قال الامام العلیؑ اَلعِلمُ قاتِلُ الجَہلِ[1]

علم قاتل جہل ہے

قال رسول اللہ ﷺ قَلبٌ لَیسَ فیہِ شَی ءٌ مِنَ الحِکمَۃِ کَبَیتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّموا وَعَلِّموا وَتَفَقَّھوا وَلا تَموتوا جُہّالاً فَاِنَّ اللہ لایَعذِرُ عَلَی الجَہلِ[2]

جس دل میں عقل نہ ہو وہ اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے، لہٰذا سیکھو اور سکھاؤ، سمجھو اور جاہل نہ مرو۔بے شک خدا جہالت کے عذر کو قبول نہیں کرتا۔

قال الامام الصادقؑ اِنَّ اللہ لَم یَخُذ عَلَی الجُہّالِ عَہدا بِطَلَبِ العِلمِ حَتّی اَخَذَ عَلَی العُلَماءِ عَہدا بِبَذلِ العِلمِ لِلجُّہالِ، لأَنَّ العِلمَ کانَ قَبلَ الجَہلِ[3]

خدا نے جاہلوں سے علم سیکھنے کا وعدہ نہیں لیا، یہاں تک کہ اس نے علماء سے وعدہ لیا کہ وہ جاہلوں کو سکھائیں گے، کیونکہ علم جہالت سے پہلے تھا۔

قال الامام العلیؑ ۔ اَلجَہلُ مُمیتُ الحیاءِ وَ مُخَلِّدُ الشَّقاءِ[4]

جہالت ہی زندوں کی موت اور مصائب کے دائمی ہونے کا سبب ہے۔

قال الامام العلیؑ۔ زکوۃُ العَقلِ احتِمالُ الجُہّالِ[5]

---

[1] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم،ص44

[2] نہج الفصاحہ ص600

[3] کافی(ط-الاسلامیہ) ج1 ، ص 41

[4] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 75

[5] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص 56

عقل کی زکٰوۃ جاہلوں کو برداشت کرنا ہے

قال الامام العلیؑ ۔مَن کَثُرَ مِزاحُہُ استُجهِلَ[1]

جو بہت زیادہ مذاق کرتا ہے اسے جاہل سمجھا جاتا ہے

قال الامام الکاظم ؑ ۔ إِنَّ الزَّرعَ یَنبُتُ فِی السَّهلِ وَلایَنبُتُ فِی الصَّفا فَکَذٰلِكَ الحِکمَةُ تَعمُرُ فی قَلبِ المُتَواضِعِ وَلا تَعمُرُ فی قَلبِ المُتَکَبِّرِ الجَبّارِ، لِأَنَّ اللّٰہ جَعَلَ التَّواضُعَ آلَةَ العَقلِ وَجَعَلَ التَّکَبُّرَ مِن آلَةِ الجَهلِ[2]

زراعت ہموار زمین پر اگتی ہے، سخت چٹان پر نہیں، اور یہ اس لیے ہے کہ حکمت عاجز دلوں میں ہوتی ہے، متکبر دلوں میں نہیں۔ اللہ تعالٰی نے عاجزی کو عقل کا ذریعہ اور تکبر کو جہالت کا ذریعہ بنایا ہے۔

قال الامام العلیؑ۔ اَلصِّدقُ عِزٌّ وَالجَهلُ ذُلٌّ[3]

حق عزت ہے اور جہالت ذلت۔

قال الامام العلیؑ ۔ لا تَرَی الجاهِلَ اِلّا مُفرِطاً اَو مُفَرِّطاً[4]

ہمیشہ جاہل یا انتہا پسند اور جارح یا امور میں حد سے زیادہ بڑھنے والا ہے

قال رسول اللہ ﷺ لا فقرَ اَشدُّ مِنَ الجَهلِ ، لا مالَ اَعودُ مِن العَقلِ[5]

کوئی غربت جہالت سے زیادہ مشکل نہیں اور کوئی دولت عقل سے زیادہ مفید نہیں ہے

---

[1] غررالحکم و درر الکلم ج5، ص183
[2] تحف العقول، ص 396
[3] تحف العقول، ص 356
[4] نہج البلاغہ حکمت 67
[5] من لایحضرہ الفقیه ج4 ص372

قال الاما م العلیؑ لا غِنَی کالعَقلِ، و لا فَقرَ کالجَهلِ، و لا میراثَ کالاَدَب و لا ظَهیرَ کالمُشاوَرَہ[1]

عقل جیسی دولت نہیں ہو گی، جہالت جیسی غربت نہیں ہو گی، ادب جیسی میراث نہیں ہو گی اور مشاورت جیسی سہارا نہیں ہو گی

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اَلعِلمُ رَأسُ الخَیرِ کُلِّهِ، وَ الجَهلُ رَأسُ الشَّرِّ کُلِّهِ[2]

حکمت تمام بھلائیوں سے بالا تر ہے اور جہالت تمام برائیوں سے بالا تر ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثَلاثٌ مَن لَم تَکُن فیهِ فَلَیسَ مِنّی وَ لا مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. قیلَ: یا رَسولَ اللّه، وَ ما هُنَّ؟ قالَ: حِلمٌ یَرُدُّ بِهِ جَهلَ الجاهِلِ وَ حُسنُ خُلقٍ یَعیشُ بِهِ فِی النّاسِ وَ وَرَعٌ یَحجُزُهُ عَن مَعاصِی اللّه عَزَّوَجَلَّ[3]

تین چیزیں ایسی ہیں جو ہر کسی کے پاس نہیں ہیں نہ میری طرف سے ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ صبر جس سے وہ جاہلانہ جہالت کو دور کرتا ہے، اچھے اخلاق جس سے وہ لوگوں میں رہتا ہے، اور تقویٰ جو اسے خدا کی نافرمانی سے روکتا ہے

☆☆☆☆☆

---

[1] وسایل الشیعه ج12 ص40

[2] بحارالأنوار(ط-بیروت)، ج74، ص 175

[3] خصال،ج1، ص 146

سچ بولنا

قال الامام الصادقؑ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِر[1]

اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ سچ بولا اور امانتیں صالحین اور بدکاروں کو واپس کردیں

قال الامام العلی أَربَعٌ مَن أُعطيَهُنَّ فَقَد أُعطىَ خَيرَ الدُّنيا وَ الآخِرَةِ صِدقُ حَديثٍ و َأداءُ أَمانَةٍ وَ عِفَّةُ بَطنٍ وَ حُسنُ خُلقٍ[2]

چار چیزیں جن کے پاس ہو اسے خیر دنیا و آخرت دی جائیگی۔ سچائی، امانت داری، حلال روزی اور اچھے اخلاق

قال الامام العلیؑ الصَّادِقُ عَلَى شَفَا مَنْجَاةٍ وَ كَرَامَةٍ وَ الْكَاذِبُ عَلَى شَرَفِ مَهْوَاةٍ وَ مَهَانَة[3]

سچا نجات اور عظمت کے دہانے پر ہے اور جھوٹا پاتال اور ذلت کے دہانے پر ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ إذا رَأَيتَ مِن أَخيكَ ثَلاثَ خِصالٍ فَارجُهُ: اَلحَياءُ وَ الامانَةُ و َالصِّدقُ[4]

جب بھی تم اپنے بھائی (دین) میں تین صفات دیکھو تو اس سے حیا، امانت داری اور سچائی۔

کی امید رکھو۔

---

[1] کافی(ط-الاسلامیہ) ج2، ص104
[2] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 217
[3] نہج البلاغہ خطبہ 86
[4] نہج الفصاحہ ص 193

قال الامام الصادقؑ لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَ لَا بِصِيَامِهِمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَهِجَ بِالصَّلَاةِ وَ الصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَ لَكِنِ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ[1]

لوگوں کی نمازوں اور روزوں کے دھوکے میں نہ آئیں، کیونکہ بعض اوقات انسان نماز اور روزوں کا اتنا عادی ہو جاتا ہے کہ اگر وہ انہیں چھوڑ دے تو ڈر لگتا ہے، اگر آزمانا ہے تو ان کی سچ اور امانت داری سے امتحان کرے۔

قال الامام العلیؑ الْمُؤْمِنُ صَدُوقُ اللِّسَانِ بَذُولُ الْإِحْسَان[2]

مومن بہت سچا اور بہت نیک ہوتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ مَن صَدُقَ لِسانُهُ زَكى عَمَلُهُ [3]

جو سچا ہو گا اس کے اعمال پاک ہو جائیں گے اور وہ ترقی کرے گا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اعْلَمْ أَنَّ الصِّدْقَ مُبَارَكٌ وَ الْكَذِبَ مَشْئُوم[4]

جان لو کہ سچائی میں برکت ہے اور جھوٹ نحوست ہے۔

قال الامام العلیؑ تَحَرِّى الصِّدْقِ وَ تَجَنُّبُ الْكَذِبِ اَجْمَلُ شيمَةٍ وَ اَفْضَلُ اَدَبٍ[5]

سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا سب سے خوبصورت اخلاق اور بہترین ادب ہے۔

---

[1] كافى(ط-الاسلاميه) ج2، ص104
[2] تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص 89
[3] كافى(ط-الاسلاميه) ج2، ص105
[4] تحف العقول ص 14
[5] تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص 217

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أُلْهِمَ الصِّدْقَ فِي كَلَامِهِ وَ الْإِنْصَافَ مِنْ نَفْسِهِ وَ بِرَّ وَالِدَيْهِ وَ وَصَلَ رَحِمَهُ أُنْسِئَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَ وُسِّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَ مُتِّعَ بِعَقْلِهِ وَ لُقِّنَ حُجَّتَهُ وَقْتَ مُسَاءَلَتِهِ[1]

جو شخص بول چال میں سچائی سلوک میں عدل، والدین کے ساتھ حسن سلوک اورصلہ رحم بجالاتا ہے اس کا موت تاخیر سے ہوتا ہے، اس کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی عقل فائدہ مند ہوتی ہے اور جب سوال کے وقت اس سے سوال ہوتے ہیں تو اسے جواب کی تلقین کرتے ہے

قال الامام العلیؑ [عَلَامَةُ الْإِيمَانِ] الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْثِرَ الصِّدْقَ حَيْثُ يَضُرُّكَ عَلَى الْكَذِبِ حَيْثُ يَنْفَعُكَ[2]

ایمان کی نشانی یہ ہے کہ تم سچائی کو ترجیح دو، خواہ وہ تمہارے نقصان کے لیے ہو، جھوٹ پر، خواہ وہ تمہارے فائدے کے لیے ہو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَبَّ الْكَذِبَ فِي الصَّلَاحِ وَ أَبْغَضَ الصِّدْقَ فِي الْفَسَادِ[3]

اللہ تعالیٰ اس جھوٹ کو پسند کرتا ہے جو امن اور صلح کا سبب بنتا ہے اور اس سچ سے نفرت کرتا ہے جو فتنہ کا باعث ہو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَشَدَّ النّاسِ تَصْديقا لِلنّاسِ اَصْدَقُهُمْ حَديثا وَ اِنَّ اَشَدَّ النّاسِ تَكْذيبا اَكْذَبُهُمْ حَديثا[4]

---

[1] اعلام الدين ص 265

[2] نهج لابلاغہ حکمت 458

[3] من لا يحضره الفقيه ج4، ص353

[4] نهج الفصاحه ص 272

جو زیادہ سچا ہے وہ لوگوں کی باتوں پر زیادہ یقین کرتا ہے اور جو زیادہ جھوٹا ہے وہ لوگوں کو زیادہ جھوٹا سمجھتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ إن أَحبَبتُم أَن يُحِبَّكُمُ الله وَ رَسولُهُ فَأَدّوا إِذَا ائتُمِنتُم و اصدُقوا إذا حَدَّثتُم وَ أَحسِنوا جِوارَ مَن جاوَرَكُم[1]

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ آپ سے محبت کریں تو جب وہ آپ کو کوئی امانت دے تو اس کو مالک کے حوالہ کرے۔ اور جب آپ بات کریں تو سچ بولیں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔ أَقْرَبُكُمْ مِنِّي غداً فِي الْمَوْقِفِ أَصْدَقُكُمْ لِلْحَدِيثِ وَ آدَاكُمْ لِلْأَمَانَةِ وَ أَوْفَاكُمْ بِالْعَهْدِ وَ أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَ أَقْرَبُكُمْ مِنَ النَّاس[2]

قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ امانت دار، عہد کا سب سے زیادہ وفادار، سب سے زیادہ اخلاق والا اور لوگوں کے سب سے زیادہ قریب ہو۔

قال الامام العلی ؑ مَنْ تَحَرَّى الصِّدْقَ خَفَّتْ عَلَيهِ المُؤنُ[3]

جو ایمانداری اور سچائی پر عمل کرے گا اس کے لیے زندگی کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا

☆☆☆☆☆

[1] نہج الفصاحہ ص 264
[2] تحف العقول ص 46
[3] تحف العقول ص 91

دعا کرنا

قال الامام الصادقؑ ۔ عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تَقَرَّبُونَ بِمِثْلِهِ وَ لَا تَتْرُكُوا صَغِيرَةً لِصِغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا إِنَّ صَاحِبَ الصِّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ[1]

میں تمہیں دعا کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ دعا ہی وہ واحد راستہ ہے جو خدا سے قریب کرتے ہے اور کسی چھوٹی چیز کے لیے دعا کرنا اس لیے ترک نہ کرو کہ وہ چھوٹی ہے، جو مالک ہے چھوٹی چیزوں کے وہی مالک ہے بڑے چیزوں کے

قال الامام الحسن المجتبیٰؑ أَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَمْ يَهْجُسْ فِي قَلْبِهِ إِلَّا الرِّضَا أَنْ يَدْعُوَ اللَّهَ فَيُسْتَجَابَ لَهُ[2]

جس کے دل میں خدا کی رضا کے سوا کسی اور کی خوشنودی نہ ہو، میں ضمانت دیتا ہوں کہ خدا اس کی دعا قبول کرے گا۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔ مَن سَرَّهُ أن يَستَجيبَ اللّٰهُ لَهُ عِندَ الشَّدائِدِ وَالكَربِ فَليُكثِرِ الدُّعاءَ فِى الرَّخاءِ[3]

جو کوئی چاہتا ہے کہ خدا مشکل اور مصیبت کے وقت اس کی دعاؤں کو مستجاب کرے۔اسے چاہیئے کہ آسائش کے دوران خدا سے دعا طلب کرے۔

قال رسول اللہ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ[1]

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 467
[2] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 62
[3] نهج الفصاحه ص 770

اس دعا سے پہلے کوئی دعا قبول نہیں ہوتی جو بندہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے کرتا ہے

قال الامام الصادقؑ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ فَلْيُطَيِّبْ كَسْبَهُ وَ لْيَخْرُجْ مِنْ مَظَالِمِ النَّاسِ وَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُرْفَعُ إِلَيْهِ دُعَاءُ عَبْدٍ وَ فِي بَطْنِهِ حَرَامٌ أَوْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ[2]

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں، اسے چاہیے کہ وہ اپنا کاروبار حلال کرے اور لوگوں کے حقوق ادا کرے۔ جس بندے نے اپنے پیٹ میں مال حرام کیا ہو یا اس کی گردن پر کسی کا حق ہو اس کی دعا اللہ کے پاس نہیں پہنچتی ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - اِغتَنِمُوا الدُّعاءَ عِندَ الرِّقَّةِ فَإِنَّها رَحمَةٌ[3]

جب دل نرم ہو تو دعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ نرم دل رحمت خداوند ہے۔

قال الامام الصادقؑ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمَلَكَيْنِ قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ وَ لَكِنِ احْبِسُوهُ بِحَاجَتِهِ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ وَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَجِّلُوا لَهُ حَاجَتَهُ فَإِنِّي أُبْغِضُ صَوْتَهُ[4]

جب بندہ دعا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ دو فرشتوں سے فرماتا ہے: میں نے اس کی دعا قبول کی لیکن اس کی حاجت پوری کرو، کیونکہ میں اس کی آواز سننا چاہتا ہوں، اور بے شک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے جلدی اس کی حاجت کو پورا کرو مجھے پسند نہیں کہ اس کی آواز سنوں

---

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 510

[2] حار الأنوار (ط-بيروت) ج90، ص321

[3] نهج الفصاحه ص 226

[4] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2، ص 489،

قال الامام السجادؑ مَنْ لَمْ يَرْجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ[1]

جو کسی چیز میں لوگوں سے امید نہیں رکھتا اور اپنے تمام معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول کرتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ ۔ رُبَّمَا سَأَلْتَ الشَّيْءَ فَلَا تُؤْتَاهُ وَ أُوتِيتَ خَيْراً مِنْهُ عَاجِلًا أَوْ آجِلًا أَوْ صُرِفَ عَنْكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ فَلَرُبَّ أَمْرٍ قَدْ طَلَبْتَهُ فِيهِ هَلَاكُ دِينِكَ لَوْ أُوتِيتَهُ فَلْتَكُنْ مَسْأَلَتُكَ فِيمَا يَبْقَى لَكَ جَمَالُهُ وَ يُنْفَى عَنْكَ وَبَالُهُ[2]

بعض اوقات آپ (خدا سے) کچھ مانگتے ہیں لیکن وہ آپ کو نہیں دیا جاتا اور جلد یا بدیر وہ آپ کو اس سے بہتر دیا جاتا ہے، یا اس میں جو کچھ اچھا اور مصلحت ہے اس کی وجہ سے آپ کی خواہش پوری ہونے میں تاخیر ہوتی ہے، کیونکہ اکثر ایک خواہش جو پوری ہو جائے تو آپ کے دین کی تباہی اور بربادی کا باعث بن جائے، لہٰذا ایسی چیز مانگو جس کی خوبصورتی اور بھلائی آپ کے لیے باقی رہے اور اس کا کوئی منفی نتیجہ نہ ہو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّدَقَةُ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ وَ هِيَ أَنْجَحُ دَوَاءً وَ تَدْفَعُ الْقَضَاءَ وَ قَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً وَ لَا يَذْهَبُ بِالْأَدْوَاءِ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ الصَّدَقَةُ[3]

صدقہ آفات کو دور کرتا ہے اور سب سے مؤثر دوا ہے۔ یہ موت کو بھی ٹالتے ہے۔ اور دعا اور خیرات کے علاوہ درد اور بیماری کو کوئی چیز دور نہیں کرتے ہے۔

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 148
[2] مجموعه ورام ج 2 ، ص 104
[3] بحارالأنوار(ط-بیروت) ج 93 ، ص 137

قال رسول الله ﷺ ۔ إِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِمَعْرُوفٍ وَ لَمْ يَنْهَوْا عَنْ مُنْكَرٍ وَ لَمْ يَتَّبِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ فَيَدْعُو عِنْدَ ذَلِكَ خِيَارُهُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُم [1]

جب بھی (لوگ) نیکی کا حکم نہیں دیتے اور برائی سے منع نہیں کرتے ہیں اور میرے اہل بیتؑ کے صالحین کی پیروی نہیں کرتے ہیں تو خدا ان پر برے لوگوں کو مسلط کرتے ہے اور جب نیک لوگ دعا کرتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

قال رسول الله ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَ حُبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ نُورُ الْمَعْرِفَةِ وَ أَصْلُ الْإِيمَانِ وَ رَاحَةُ الْأَبْدَانِ وَ كَرَاهِيَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ سِلَاحٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَ إِجَابَةٌ لِلدُّعَاءِ وَ قَبُولٌ لِلْأَعْمَالِ وَ بَرَكَةٌ فِي الرِّزْقِ[2]

نماز شب خدا کی خوشنودی، فرشتوں کی دوستی، انبیاء کی سنت، معرفت نور ایمان کی جڑ، جسموں کے سکون کا سبب، شیطان کے غم کا سبب، دشمنوں کے خلاف ہتھیار، دعا و اعمال کی استجابت، اسی روز اور رزق میں برکت عطا کرتے ہے

قال الامام الحسینؑ أَعجَزالنّاسِ مَن عَجَزَ عَنِ الدُّعاء[3]

سب سے زیادہ بے بس وہ لوگ ہیں جو دعا نہیں کر سکتے۔

☆☆☆☆☆

[1] امالی (صدوق) ص 308
[2] ارشاد القلوب(دیلمی) ج 1، ص 191
[3] امالی(طوسی) ص 89

توبہ کرنا

قال رسول اللہ ﷺ ۔اَلتَّوبَۃُ حَسَنٌ وَ لکِن فِی الشَّبابِ اَحسَنُ[1]

توبہ خوبصورت ہے لیکن جوانی میں زیادہ خوبصورت ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔ اَمّا عَلامَۃُ التّائِبِ فَاَربَعَۃٌ: اَلنَّصیحَۃُ لِلّٰہِ فی عَمَلِہِ وَ تَرکُ الباطِلِ وَ لُزومُ الحَقِّ وَ الحِرصُ عَلَی الخَیرِ[2]

توبہ کرنے والے کی چار نشانیاں ہیں: خدا کے لیے مخلصانہ عمل، باطل کو چھوڑنا، حق پر قائم رہنا اور نیک کاموں کی حرص۔

قال الامام العلیؑ ۔ اَلْمُؤْمِنُ مُنیبٌ مُستَغْفِرٌ تَوّابٌ، اَلْمُنافِقُ مَکُورٌ مُضِرٌّ مُرتابٌ[3]

مومن جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے وہ معاف کرنے والا اور توبہ کرنے والا ہوتا ہے اور منافق دھوکہ باز، نقصان دہ اور شک کرنے والا ہوتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔ اَبَی اللّٰہ لِصاحِبِ الْخُلْقِ السَّیِّیءِ بِالتَّوبَۃِ. فَقیلَ: یا رَسول اللّٰہ، وَ کَیْفَ ذلِکَ؟ قالَ: لاِنـَّہُ اِذا تابَ مِنْ ذَنـْبٍ وَقَعَ فی اَعْظَمَ مِنَ الذَّنـْبِ الّذی تابَ مِنْہُ[4]

---

1 نہج الفصاحہ ص578

2 تحف العقول ص 20

3 غرر الحکم و درر الکلم ج 1,ص 69

4 بحارالأنوار(ط-بیروت) ج 70، ص 299

اللہ تعالیٰ بدکار کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کیوں؟ آپ نے فرمایا کیونکہ جب بھی وہ کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بھی بدتر گناہ کی کھائی میں گر جاتا ہے جس سے اس نے توبہ کی ہو۔

قال الامام العلیؑ تَرکُ الذَّنبِ أهوَنُ مِن طَلَبِ التَّوبَة[1]

توبہ کرنے سے گناہ نہ کرنا آسان ہے۔

قال الامام الباقرؑ كَفَى بالنَّدَم تَوبَةً[2]

توبہ کے لیے گناہ سے پشیمانی ہی کافی ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ أللهُ أفرَحُ بِتَوبَةِ العَبدِ مِنَ العَقيمِ الوالِدِ وَ مِنَ الضّالِّ الواجِدِ[3]

خدا اپنے بندے کی توبہ سے اس بانجھ سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا بچہ ہو اور وہ گم ہو جائے اور گم شدہ بچہ مل جائے۔

قال الامام العلیؑ تَعَطَّرُوا بِالاستِغفارِ لا تَفضَحكُم رَوائحُ الذُّنوبِ[4]

استغفار کرکے اور توبہ کرکے اپنے آپ کو خوشبو لگائیں تاکہ آپ کے گناہوں کی بو آپ کو رسوا نہ کرے۔

قال الامام الصادقؑ لِكُلِّ داءٍ دَواءٌ وَ دَواءُ الذَّنبِ اَلاِستِغفارُ[5]

ہر درد کا علاج ہوتا ہے۔ گناہ کا علاج توبہ و استغفار ہے۔

---

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج 8 ، ص 385
[2] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 426
[3] نهج الفصاحه ص 620
[4] امالی(طوسی) ص 372
[5] ثواب‌الاعمال، ص ٣٦٥

قال الامام العلیؑ ۔ التّوبَةُ نَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَ اسْتِغْفارٌ بِاللِّسانِ وَ تَرْكٌ بِالْجَوارِحِ، وَ اِضمارٌ أنْ لايَعُودَ[1]

توبہ دل سے پشیمان ہونا۔زبان سے استغفار کرنا، گناہ کو عمل سے ترک کرنا اور دوبارہ نہ کرنے کا فیصلہ کرنا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَلتّائِبُ مِنَ الذّنبِ كَمَن لاذَنْبَ لَهُ[2]

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی گناہ نہ کیا ہو

قال الامام العلیؑ لادینَ لِمُسوِّفٍ بِتَوبَتِه[3]

جو توبہ میں تاخیر کرتا ہے اور آج اور کل کرتا ہے اس کا نہ کوئی دین ہے اور نہ ایمان

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَلتّوبةُ مَعروضَةٌ فیالجَسَدِ مادامَ الروُّحُ فیها[4]

جب تک روح انسانی جسم میں ہے، تب تک توبہ کی گنجائش ہے۔

قال الامام الرضاؑ ۔ لَیسَ شَیءٌ اَحبُّ اِلَی اللهِ مِن مُؤمِنٍ تائِبٍ أَو مؤمِنَةٍ تائِبَةٍ[5]

اللہ کو توبہ کرنے والے مرد یا عورت سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

قال الامام الصادقؑ ما مِن عَبدٍ أَذنَبَ ذَنباً فَنَدِمَ عَلَیهِ اِلاّ غَفَراللهُ لَهُ قَبلَ أَن یَستَغفِرَ[6]

---

[1] فهرست غرر، ص ۳۹
[2] الشهاب فی الحِکم و لآداب، ص ۱۸
[3] فهرست غرر، ص ٤٠
[4] بحار، ج ٦٣، ص ٢٢٠
[5] سفینه، ج ۱، ص ۱۲٦
[6] جامع احادیث الشیعه، ج ١٤، ص ٣٣٨

جو بھی بندہ اپنے کیے ہوئے گناہ سے پشیمان ہوتاہے، اللہ تعالیٰ اس کے توبہ کرنے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

قال الامام السجادؑ ۔ مَن اَشفَقَ مِنَ النّارِ بادَرَ بِالتَّوبَةِ اِلیَ اللهِ مِن ذُنُوبِهِ و راجَعَ عَنِ المَحارِم[1]

جو جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے وہ فوراً اپنے رب کے حضور گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور اپنے ناجائز کاموں کو چھوڑ دیتا ہے۔

قال الامام الباقرؑ کُلَّما عادَ المؤمِنُ بِالاِستغفارِ وَالتَّوبَةِ عادَاللهُ عَلَیهِ بِالمَغفِرة[2]

جب بھی کوئی مومن اپنی توبہ اور شفاعت کی تجدید کرتا ہے، خدا اس کے لیے اپنی بخشش کی تجدید کرتا ہے۔

قال امام الرضاؑ ۔ اَلمُؤمِنُ اِذا أحسَنَ اِستَبْشَرَ و اذا أَساءَ اِستَغفَر[3]

مومن وہ ہے جو اچھے کام کرنے پر خوش ہوتا ہے اور جب براکام سرزد ہوتاہے تو استغفار کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

1 تحف‌العقول، ص289
2 سفینه، ج ۱، ص ۱۲۷
3 بحار، ج ۷۱، ص ۲۵۹

امر بالمعروف

قال الامام العلیؑ ۔ و َما أعمالُ البِرِّ کُلُّها وَ الجِهادُ فی سَبیلِ اللّٰہ عِندَ الامرِ بِالمَعرُوفِ و َالنَّھیِ عَنِ المُنکَرِ إلاّ کَنَفثَةٍ فی بَحرٍ لُجِّیٍّ[1]

سارے بہترین کام اور جہاد فی سبیل اللہ امر بالمعروف اور نہی از منکر کے مقابلے میں سمندر میں پانی کی قطرے کے برابر ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ لا یَزالُ النّاسُ بِخَیرٍ ما أمَروا بِالمَعروفِ و َنَھَوا عَنِ المُنکَرِ و َتَعاوَنوا عَلَی البِرِّ وَ التَّقوی فَإذا لَم یَفعَلوا ذٰلِکَ نُزِعَت مِنھُمُ البَرَکاتُ، وَ سُلِّطَ بَعضُھُم عَلی بَعضٍ و َلَم یَکُن لَھُم ناصِرٌ فِی الأرضِ وَ لا فِی السَّماءِ[2]

جب تک لوگ نیکی کا حکم دیتے رہیں گے اور برائی سے روکتے رہیں گے اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں گے، وہ نیکی اور سعادت میں رہیں گے، لیکن اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان سے برکت چھین لی جائے گی اور ایک گروہ دوسرے پر غلبہ حاصل کرتے ہیں، ان کا کوئی مددگار نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں

قال رسول اللہ ﷺ ۔ مَن رَأی مِنکُم مُنکَرا فَلیُغَیِّرہُ بِیَدِہِ ، فَإن لَم یَستَطِع فَبِلِسانِہِ فَإن لَم یَستَطِع فَبِقَلبِہِ و َذٰلِکَ أضعَفُ الإیمانِ[3]

جو کوئی آپ میں سے غلط کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ہاتھ سے نہ کر سکے تو زبان سے بدل دے اور زبان سے نہ کر سکے تو دل سے بدل دے تو یہ ایمان کا ادنیٰ ترین درجہ ہے۔

---

[1] نہج البلاغہ حکمت 374
[2] بحار الانوار (ط-بیروت) ج 97 ، ص 94
[3] نہج الفصاحہ ص 768

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَهُوَ خَلِيفَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَ خَلِيفَةُ رَسُولِه[1]

جو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے وہ زمین پر خدا کا جانشین اور اس کے رسول کا جانشین ہے۔

قال الامام العلی ؑ ۔ مَن تَرَكَ إنكارَ الْمُنكَرِ بِقَلبِهِ و يَدِهِ ولِسانِهِ فَهُوَ مَيِّتٌ بَينَ الْأحياءِ[2]

جو منکر کو دل، ہاتھ اور زبان سے انکار نہیں کرتا وہ زندہ لوگوں میں مردہ ہے۔

قال الامام الباقرؑ إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ عَظِيمَةٌ بِهَا تُقَامُ الْفَرَائِضُ ... وَ تَأْمَنُ الْمَذَاهِبُ وَ تَحِلُّ الْمَكَاسِبُ وَ تُرَدُّ الْمَظَالِمُ وَ تُعْمَرُ الْأَرْض[3]

نیکی کا حکم دینااور برائی سے روکناوہ دو عظیم الٰہی فرائض ہیں جن کے ساتھ دیگر واجبات باقی رہتے ہیں اوران دو طریقوں سے لوگوں کا کام اور کاروبار حلال ہو جاتاہے۔ان دونوں کے ساتھ یہ واجب ہے کہ مظلوموں کی فریاد سن لی جائےاور زمین آباد ہو جائیگی۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وَ الْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَ الصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ ، وَ شَنَآنِ الْفَاسِقِين[4]

جہاد کی چار قسمیں ہیں:۔نیکی کا حکم دینا۔برائی سے روکنا۔صبر کے وقت سچائی۔گناہگار سے بچنا۔

[1] مستدرك الوسايل و مستنبط المسايل ج 12، ص 179
[2] مشکواة الانوار ج 1 ص 52
[3] وسايل الشيعه ج 16 ، ص 119
[4] کافی(ط-الاسلاميه) ج 2 ، ص 51

قال رسول الله ﷺ بِئْسَ الْقَوْمُ قَوْمٌ لَا يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكر[1]

برے لوگ وہ ہیں جو نیکی کا حکم نہیں دیتے اور برائی سے منع نہیں کرتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ ۔ إِذَا رَأَى الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْعَدَاوَة[2]

جب کوئی برے کام کو دیکھتا ہے مگر وہ نہیں روکتا ہے حالانکہ وہ قدرت رکھتا ہے اس کو روکنے کی وہ خدا کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے اور جو خدا کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے وہ خدا کا کھلا دشمن ہے۔

قال رسول الله ﷺ۔ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ وَ قَالَ هُوَ الَّذِي لَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَر[3]

بے شک اللہ تعالیٰ اس کمزور مومن سے نفرت کرتا ہے جو عقل نہیں رکھتا جو برائی سے نہیں روکتے ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ وَ مِنْهُمْ تَارِكٌ لِإِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ فَذَلِكَ مَيِّتُ الْأَحْيَاء[4]

لوگوں کا ایک گروہ اپنے دل، زبان اور ہاتھ سے برائی کے خلاف لڑنا چھوڑ دیتا ہے (وہ فاسقوں کے خلاف کوئی رد عمل ظاہر نہیں کرتے) اس لیے وہ حقیقت میں زندہ مردہ ہیں۔

قال رسول الله ﷺ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَتَنهُنَّ عَنِ المُنكَرِ أَوْ لَيَعُمَّنَّكُمْ عذَابُ اللهِ[1]

---

[1] بحار الانوار (ط-بیروت) ج 22 ، ص 311
[2] مستدرک الوسایل و مستنبط المسایل ج 12 ، ص 177
[3] وسایل الشیعه ج 16 ، ص 125
[4] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص 332

نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ اللہ کا عذاب تم سب پر آجائے گا۔

قال الامام العلیؑ الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَ الرَّاضِي بِهِ وَ الْمُعِينُ عَلَيْهِ شُرَكَاءُ ثَلَاثَة[2]

ظلم کرنے والا اور ظلم پر راضی ہونے والا اور ظالم کی مدد کرنے والا یہ تینوں ظلم کے شریک ہیں

قال الامام الرضاؑ ۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) يَقُولُ إِذَا أُمَّتِي تَوَاكَلَتِ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيَأْذَنُوا بِوِقَاعٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ فرمایا: میری امت جب بھی امر بالمعروف اور نہی از منکر کو ایک دوسرے پر چھوڑدے تو گویا انہوں نے خدا سے اعلان جنگ کر دیا۔

قال الامام العلیؑ مَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أُنُوفَ الْفَاسِقِين[4]

جس نے نہی از منکر کیا اس نے بدکاروں اور گنہگاروں کی ناک کو خاک میں ملا دیا (اور انہیں ذلیل کیا)

☆☆☆☆☆

1 سایل الشیعه ج 16 ، ص 135
2 وسایل الشیعه ج 16 ، ص 140
3 کافی(ط-الاسلامیه) ج 5 ، ص 59
4 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 332

نہی از منکر

قال الامام الحسین ؑ ۔ أَنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشِراً وَ لَا بَطِراً وَ لَا مُفْسِداً وَ لَا ظَالِماً وَ إِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْإِصْلَاحِ فِي أُمَّةِ جَدِّي ص أُرِيدُ أَنْ آمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ أَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أَسِيرَ بِسِيرَةِ جَدِّي وَ أَبِيعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ[1]

بے شک نہ میں شرارت کے لئے نہ کرسی کے لئے نہ ہی فساد اور ظلم و ستم پیدا کرنے کے لیے قیام کر رہا ہوں، بلکہ میں اپنی نانا کی امت کے اصلاح کے لیے کھڑا ہوا ہوں، اور میں امر بالمعروف و نہی از منکر پہ عمل کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے نانا اور بابا کی سیرت کا پرچار کرنا چاہتا ہوں

قال الامام العلیؑ وَمَا أَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، عِنْدَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، إِلاَّ كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ[2]

تمام نیکیاں حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی امر بالمعروف اور نہی از منکر کے نزدیک ایسا ہی ہے۔ جیسے سمندر میں لعاب دہن کا قطرہ

قال الامام الباقرؑ إِنَّ الأمرَ بِالمَعرُوفِ و النَّهىَ عَنِ المُنكَرِ سَبِيلُ الأنبِياءِ و مِنهَاجُ الصُّلَحَاءِ فَرِيضَةٌ عَظِيمَةٌ بِهَا تُقَامُ الفَرائِضُ و تَأمَنُ المَذاهِبُ و تَحِلُّ المَكاسِبُ و تُرَدُّ المَظالِمُ و تُعمَرُ الأرضُ و يُنتَصَفُ مِنَ الأعدَاءِ و يستَقِيمُ الأَمر[3]

---

[1] بحارالانوار جلد٤٤ صفحه ٣٢٩

[2] نهج البلاغه حكمت ٣٧٤

[3] وسائل الشيعه، ج١٦، ص١١٩

در حقیقت امر بالمعروف و نہی از منکر انبیاء کرام کا طریقہ اور صالحین کا طریقہ ہے۔ یہ ایک عظیم فریضہ ہے جس کی برکت سے دوسرے فرائض قائم ہوتے ہیں، راستے محفوظ ہوتے ہیں، کاروبار حلال ہوتا ہے، ظلم و زیادتی کو پسپا کیا جاتا ہے، زمین آباد ہوتی ہے، جارح کا حق بحال ہوتا ہے، اور سب کچھ منظم ہوتا ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ دُعَاءٌ إِلَى الْإِسْلَامِ[1]

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا دعوت اسلام ہے

قال الامام العلیؑ۔إنَّ الأمرَ بِالمَعروفِ و النَّهيَ عَنِ المُنكَرِ ، لَخُلُقانِ مِن خُلُقِ اللّهِ سُبحانَهُ ، و إنَّهُما لا يُقَرِّبانِ مِن أجَلٍ و لا يَنقُصانِ مِن رِزقٍ[2]

بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اللہ تعالیٰ کی دو صفات ہیں اور یہ دونوں نہ موت کو قریب کرتے ہیں اور نہ ہی رزق میں کمی کرتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ وَيلٌ لِمَن لا يَدينُ اللّهَ بِالأمرِ بِالمَعروفِ و النَّهيِ عَنِ المُنكَرِ[3]

تباہی ہے اس کے لیے جو اللہ کی عبادت نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے

قال رسول الله ﷺ ۔ إذا عَظَّمَت أُمَّتيَ الدّنيا نُزِعَت مِنها هَيبَةُ الإسلام ، و إذا تَرَكَتِ الأمرَ بِالمَعروفِ و النَّهيَ عَنِ المُنكَرِ حُرِمَت بَرَكَةَ الوَحيِ[4]

میری امت کی نظروں میں جب بھی دنیا بڑھے گی، اسلام کی شان ان سے چھن جائے گی اور جب بھی وہ امر بالمعروف و نہی از منکر چھوڑ دینگے تو وحی کی نعمت سے محروم رہیں گے۔

---

1 تحف العقول ص۴۱۳
2 نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۶
3 الزھد ج1 ص 19
4 کنز العمال حدیث۶۰۷۰

قال الامام الكاظمؑ ۔ لَتَأمُرونَ بِالمَعروفِ و لَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ ، أو لَيُستَعمَلَنَّ عَلَيكُم شِرارُكُم فيَدعوا خِيارُكُم فلا يُستَجابُ لَهُم[1]

تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، اور اگر نہیں تو تمہارے بدکار تمہارے اعمال کی ذمہ داری اٹھائیں گے، پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے، لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

قال الامام الصادقؑ۔ما أقَرَّ قَومٌ بِالمُنكَرِ بَينَ أظهُرِهِم لا يُغيِّرونَهُ إلاّ أوشَكَ أن يَعُمَّهُمُ اللّٰه عَزَّ و جلَّ بِعِقابٍ مِن عِندِهِ[2]

جب بھی لوگ اپنے درمیان ہونے والی بدصورتی سے آنکھیں چراتے ہیں اور اسے تبدیل نہیں کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے لیے بہت جلد ہے کہ وہ ان سب پر اپنا عذاب شامل کر لے۔

قال الامام العلیؑ ۔ إنّي لأَرفَعُ نَفسي أن أنهى النّاسَ عَمّا لَستُ أنتَهي عَنهُ ، أو آمُرَهُم بِما لا أسبِقُهُم إلَيهِ بعَمَلي[3]

میں اپنے آپ کو ان سے زیادہ سزاوار سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو ان کاموں سے روکوں جس پر میں خود عمل نہیں کرتا ہوں یا انہیں ایسا کام کرنے کا حکم دیتا ہوں جس پر میں خود عمل نہیں کرتا ہوں۔

قال الامام السجادؑ المُنافِقُ يَنهى و لا يَنتَهي ، و يَأمُرُ بِما لا يَأتي[4]

---

[1] تهذيب الأحكام ج٦صفحه ١٧٦

[2] بحار الأنوار ج٩٧ص٧٨

[3] الحيات ج٢ص٣٢٥

[4] الكافى ج٢ صفحه ٣٩٦

منافق برائی سے باز رہتا ہے لیکن اپنے آپ کو نہیں روکتا اور ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے جو وہ خود نہیں کرتا۔

قال الامام العلیؑ۔ و انهَوا عَنِ المُنكَرِ و تَناهَوا عَنهُ ؛ فإنَّما اُمِرتُم بِالنَّهيِ بَعدَ التّناهي[1]

برے کاموں سے منع کریں اور خود اس سے پرہیز کریں۔ کیونکہ آپ کو حکم ہے کہ پہلے برے کاموں سے باز آؤ پھر دوسروں کو منع کرو۔

قال الامام الصادقؑ حَسبُ المُؤمِنِ عِزّا إذا رَأى مُنكَرا أن يَعلَمَ اللهُ عَزَّ و جلَّ مِن قَلبِه إنكارَهُ[2]

مومن کی عزت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب بھی وہ کسی منکر کو دیکھے تو خدا جانتا ہے کہ وہ اس کے دل میں اس کی تکذیب کرتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ كَيفَ بِكُم إذا فَسَدَت نِساؤكُم ، و فَسَقَ شَبابُكُم و لَم تَأمُروا بِالمَعروفِ و لَم تَنهَوا عَنِ المُنكَرِ ؟ كَيفَ بِكُم إذا أمَرتُم بِالمُنكَرِ و نَهَيتُم عَنِ المَعروفِ ؟كَيفَ بِكُم إذا رَأيتُمُ المَعروفَ مُنكَرا و المُنكَرَ مَعروفا[3]

تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہاری بیویاں فاسد ہو جائیں گی اور تمہارے جوان بدکار ہو جائیں گے اور تم کیوں امر بالمعروف نہیں کرتے اور برائی سے منع نہیں کرتے ہو؟ جب آپ برائی کا حکم دیں گے اور نیکی کرنا چھوڑ دیں گے تو آپ کیسا ہو گا؟ جب تم اچھے کو برا اور بد کو اچھا شمار کرو گے تو تمہارا کیا حال ہو گا۔

☆☆☆☆☆

[1] نہج البلاغہ:خطبہ ۱۰۵
[2] الکافی ج۵ صفحہ ٦۰
[3] تهذیب الاحکام ج٦ص۱۷۷

مہمان

قال رسول الله ﷺ۔ مَن کانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہ و َالیَومِ الآخِرِ فَلیُکرِم ضَیفَهُ[1]

جو شخص خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

قال رسول الله ﷺ۔ اَلضَّیفُ یَنزِلُ بِرِزقِهِ وَ یَرتَحِلُ بِذُنوبِ أَهلِ البَیتِ[2]

مہمان اپنا رزق لاتا ہے اور گھر والوں کے گناہ مٹاتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ کُلُّ بَیْتٍ لَا یَدْخُلُ فِیهِ الضَّیْفُ لَا یَدْخُلُهُ الْمَلَائِکَة[3]

جس گھر میں مہمان داخل نہ ہو ۔فرشتے داخل نہیں ہوں گے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ لا یَتَکَلَّفَنَّ أَحَدٌ لِضَیفِهِ مالا یَقدِرُ[4]

کسی بھی مہمان کے لئے حد سے زیادہ تکلیف مت اٹھائے

قال رسول الله ﷺ ۔ اِنَّ مِن حَقِ الضَّیفِ اَن یُکرَم وَ اَن یُعِدَّ لَهُ الخِلال[5]

یہ مہمان کا حق ہے کہ میزبان اس کا احترام کرے اور اسے(مہمان کو)خلال دندان (ٹوتھ پک) مہیا کرے۔

---

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج6، ص285
2 حارالأنوار(ط-بیروت) ج 72، ص461،
3 جامع الأخبار(شعیری) ص 136
4 نهج الفصاحه ص 679
5 کافی(ط-الاسلامیه) ج 6، ص 285

قال الامام الرضاؑ ۔ أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام قَدْ أَجَبْتُكَ عَلَى أَنْ تَضْمَنَ لِي ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ وَ مَا هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تُدْخِلْ عَلَيَّ شَيْئاً مِنْ خَارِجٍ وَ لَا تَدَّخِرْ عَنِّي شَيْئاً فِي الْبَيْتِ وَ لَا تُجْحِفْ بِالْعِيَالِ قَالَ ذَاكَ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَجَابَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ[1]

ایک آدمی نے امیر المومنین (علیہ السلام) کو گھر میں دعوت کے لئے بلایا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ تم مجھ سے تین وعدے کرو۔ اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا باہر سے کچھ اندر نہ آئے اور اندر سے کچھ باہر نہ جائے اور اور بچوں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک نہ کریں۔ اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ مجھے قبول ہے۔ چنانچہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ان کی دعوت قبول کی۔

قال رسول الله ﷺ كَفى بِالمَرءِ إثما أن يَستَقِلَّ ما يُقَرِّبُ إلى إخوانِهِ و كَفى بِالقَومِ إثما أن يَستَقِلُّوا ما يَقرُبُ بِهِ إلَيهِم أخُوهُم[2]

اس آدمی کے لیے یہ گناہ کافی ہے، جو اپنے مہمان بھائیوں کو جو کچھ دیتا ہے اسے حقیر سمجھتا ہے، اور یہ گناہ اس مہمان کے لیے کافی ہے، میزبان اس کے لیے جو کچھ فراہم کرتا ہے اسے حقیر سمجھتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ لا تَزالُ أُمَّتی بِخَیرٍ ما تَحابّوا و اَقامُوا الصَّلاةَ و آتَوُا الزَكاةَ و قَروا الضَّيفَ[3]

میری امت ہمیشہ نیکی اور بھلائی میں ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے رہیں، نمازیں پڑھیں، زکوٰۃ دیں اور مہمان کی عزت کریں

[1] عیون اخبار الرضا ج 2 ، ص 42
[2] محاسن ص414
[3] عیون اخبار رضا ج 2ص 29

قال الامام الباقرؑ۔ إذا دَخَلَ أحَدُكُم عَلى أَخيهِ فى رَحلِهِ فَليَقعُد حَيثُ يَأمُرُ صاحِبُ الرَّحلِ فَإنَّ صاحِبَ الرَّحلِ أَعرَفُ بِعَورَةِ بَيتِهِ مِنَ الدّاخِلِ عَلَيهِ[1]

جب بھی تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے گھر میں داخل ہوجہاں بھی مالک مکان اسے بیٹھنے کا کہے بیٹھو، کیونکہ مالک مکان مہمان سے زیادہ اپنے کمرے کی حالت سے واقف ہے۔

قال الاما العلی ؑ۔ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَزِيناً فَقِيلَ لَهُ مِمَّ حُزْنُكَ قَالَ لِسَبْعٍ أَتَتْ لَمْ يَضِفْ إِلَيْنَا ضَيْف[2]

ایک دن امام علی علیہ السلام کو غمگیں دیکھا گیا تو انہوں نے ان سے وجہ پوچھی۔کہنے لگے: کیونکہ ہمیں سات دن سے مہمان نہیں ملا۔

قال الامام الصادقؑ ۔ اِذا اَتاكَ اَخوكَ فَآتِهِ بِما عِندَكَ وَ اِذا دَعَوتَهُ فَتَكَلَّف لَهُ[3]

جب بھی تمہارا بھائی بن بلائے تمہارے پاس آئے تو اس کے لیے وہی کھانا لے کر آنا جو تمہارے گھر میں ہے اور جب بھی تم اسے بلاؤ تو اس کے استقبال کی مشقت اٹھاؤ۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَ ضَيْفِهِ[4]

جو کوئی چاہتا ہے کہ خدا اور اس کے رسولﷺ کا پیارا ہو، اپنے مہمان کے ساتھ کھانا کھائے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ اِذا دُعىَ اَحَدُكُم اِلى طَعامٍ فَلا يَستَتبِعَنَّ وَ لَدَهُ فَاِنَّهُ اِن فَعَلَ ذلكَ، كانَ حَراماً وَ دَخَلَ غاصِباً[1]

---

[1] بحارالأنوار(ط-بيروت) ج72، ص451،
[2] مناقب آل ابی طالب ج 2 ، ص 73
[3] کافی(ط-الاسلامیه) ج 6 ، ص 275
[4] مجموعه ورام ج 2، ص 116

جب بھی تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اس کے بچے کو اس کے پیچھے نہ آنے دو، کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے کوئی حرام کام کیا ہے اور میزبان کے گھر میں داخل ہوا ہے

قال الامام العلیؑ ثَلَاثٌ لَا یُسْتَحْیَا مِنْهُنَّ خِدْمَةُ الرَّجُلِ ضَيْفَهُ وَ قِيَامُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ لِأَبِيهِ وَ مُعَلِّمِهِ وَ طَلَبُ الْحَقِّ وَ إِنْ قَلَ[2]

تین چیزوں سے شرمندہ نہیں ہونا چاہئے: مہمان کی خدمت کرنا، اپنے والد اور استاد کے سامنے احتراما کھڑا ہونا، اور حق کی تلاش کرنا، اگرچہ چھوٹی چیز کیوں نہ ہو۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔ اَلضّیافَةُ اَوَّلُ یومٍ وَ الثانی وَ الثالثُ وَ ما بَعدَ ذٰلِكَ فَاِنَّها صَدَقَةٌ تُصَدّق بِها عَلَیهِ[3]

مہمانی ایک دن، دو دن اور تین دن کی ہوتی ہے، اس کے بعد جو کچھ دیا جائے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

---

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج 6 ، ص 270
2 تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص 69
3 کافی(ط-الاسلامیه) ج 6 ، ص 283

تربیت اولاد

قالَ رَسُولُ اللهِ ـ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه ـ اَحِبُّوا الصِّبْيانَ وَ ارْحَمُوهُمْ وَ اِذا وَعَدْتُمُوهُمْ فَفُوا لَهُمْ فَاِنَّهُمْ لايَرَوْنَ اِلّا اَنَّكُمْ تَرْزُقُونَهُمْ[1]

اپنے بچوں سے پیار کریں اور ان کے ساتھ نرمی برتیں، جب آپ ان سے کوئی وعدہ کریں تو ان کی پاسداری ضرور کریں کیونکہ بچے آپ کو اپنا رازق سمجھتے ہیں -

قال الامام الصادق عَلَيْهِ السَّلامُ ـ انَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَرْحَمُ الرَّجُلُ لِشِدَّةِ حُبِّه لِوَلَدِهِ[2]

بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص پر اتنا رحم کرتا ہے جتنا وہ شخص اپنے بچے سے پیار کرتا ہے۔

قال الامام الباقر ـ عَلَيْهِ السَّلامُ ـ : إِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَقُلْ لَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ يتْرَک حَتَّى يبْلُغَ ثَلَاثَ سِنِينَ وَ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَ عِشْرِينَ يوْماً ثُمَّ يقَالُ لَهُ قُلْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ يتْرَک حَتَّى يتِمَّ لَهُ أَرْبَعُ سِنِينَ ثُمَّ يقَالُ لَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ قُلْ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ يتْرَک حَتَّى يتِمَّ لَهُ خَمْسُ سِنِينَ ثُمَّ يقَالُ لَهُ أَيهُمَا يمِينُک وَ أَيهُمَا شِمَالُک فَإِذَا عَرَفَ ذَلِک حُوِّلَ وَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَ يقَالُ لَهُ اسْجُدْ ثُمَّ يتْرَک حَتَّى يتِمَّ لَهُ سِتُّ سِنِينَ فَإِذَا تَمَّ لَهُ سِتُّ سِنِينَ قِيلَ لَهُ صَلِّ وَ عُلِّمَ الرُّكوعَ وَ السُّجُودَ حَتَّى يتِمَّ لَهُ سَبْعُ سِنِينَ فَإِذَا تَمَّ لَهُ سَبْعُ سِنِينَ قِيلَ لَهُ اغْسِلْ وَجْهَک وَ كفَّيک فَإِذَا غَسَلَهُمَا قِيلَ لَهُ صَلِّ ثُمَّ يتْرَک حَتَّى يتِمَّ لَهُ تِسْعُ سِنِينَ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ عُلِّمَ الْوُضُوءَ وَ ضُرِبَ عَلَيهِ وَ أُمِرَ بِالصَّلَاةِ وَ ضُرِبَ عَلَيهَا فَإِذَا تَعَلَّمَ الْوُضُوءَ وَ الصَّلَاةَ غَفَرَ اللَّهُ لِوَالِدَيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ[3]

---

[1] وسائل الشيعه، ج 5، ص 126

[2] كارم الاخلاق، ص 113

[3] مكارم الاخلاق، ص 115

جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے کہو کہ وہ سات مرتبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھے، پھر اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ تین سال، سات مہینے اور بیس دن کا ہو جائے، اسے چھوڑ دو، اور جب وہ چار سال کا ہو جائے۔سات مرتبہ کہے: "سلام ہو علی محمد اور آل محمد پر" اور کہے یہاں تک کہ وہ پانچ سال کا ہو جائے، دائیں اور بائیں ہاتھ کون سا ہے؟ جب وہ سمجھتا ہے کہ اسے رکوع اور سجدہ کرنے پر مجبور کیا جائے اور اسے دوبارہ چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ چھے سال کا ہو جائے، جب وہ چھ سال کا ہو جائے تو اسے رکوع اور سجدہ کرنا سکھائے یہاں تک کہ وہ سات سال کا ہو جاتا ہے۔نو سال کا ہو تو اسے وضو سکھایا جائے اور اگر وہ نہ مانے تو تنبیہ کیا جائے اور اسے نماز کا حکم دیا جائے اور اگر نہ مانے تو اسے تنبیہ کریں۔اور جب وہ نماز اور وضو سیکھ لے تو اس کے والدین کی بخشش ہو جائے، ان شاء اللہ۔

قال رسول الله - صلي الله عليه و آله - وَقِّرُوا كِبارَكُمْ وَ ارْحَمُوا صِغارَكُمْ[1]

اپنے بڑوں کا احترام کریں اور اپنے بچوں سے ہمدردی رکھیں۔

قالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه - : لَيْسَ مِنّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغيرَنا وَ لَمْ يُوَقِّرْ كَبيرَنا[2]

وہ ہم میں سے نہیں جو مسلمانوں کے بچوں پر رحم اور محبت نہیں کرتے اور بڑوں کا احترام نہیں کرتے۔

قال الامام الصادق - عَلَيْهِ السَّلامُ اِعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلادِكُمْ كَما تُحِبّونَ اَنْ يَعْدِلُوا بَيْنَكُمْ[3]

1 عيون اخبار الرضا، ص 163
2 مجموعة ورام، ج 1، ص34
3 بحار الانوار، ج101، ص92

اپنے بچوں کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آئیں، جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے آپ کے ساتھ انصاف کریں۔

قال الامام الصادق عَلَيْهِ السَّلامُ - : اَكثِرُوا مِنْ قُبْلَةِ اَوْلادِكُمْ فَاِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ قُبْلَةٍ دَرَجَةً[1]

اپنے بچوں کو بہت زیادہ بوسہ دے کیونکہ ہر بوسہ میں آپ کے لیے ایک درجہ خدا کی طرف سے مقرر ہے

قال رسول الله - صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه - : اَكْرِمُوا اَوْلادَكُمْ وَ اَحْسِنُوا آدابَكُمْ[2]

اپنے بچوں کی عزت کریں اوران کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

قالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه - : إنَّ اللَّهَ تَعالي يُحِبُّ أن تَعدِلُوا بَينَ أولادِكم حَتّي في القُبَلِ[3]

خداکوپسند ہے کہ آپ اپنے بچوں کے ساتھ انصاف کریں، یہاں تک کہ ان کوبوسہ دینے میں بھی آپ انصاف کریں۔

قالَ الامام علي - عَلَيْهِ السَّلامُ - : تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ صِغاراً تَسُودُوا بِه كِباراً[4]

جوانی میں فضیلت اور خود مختاری حاصل کرنے کے لیے بچپن میں اپنے بچوں کو علم سکھائیں

[1] بحار الانوار، ج101، ص92
[2] بحار الانوار، ج 23، ص 114
[3] ميزان الحكمه، ح 22665
[4] شرح ابن ابي الحديد، ج 20، ص 267

قال الامام الکاظمؑ ۔ اِذا اَتَتْ عَلَي الْجارِيَةِ سِتُّ سِنينَ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُقَبِّلَها رَجُلٌ لَيْسَتْ هِيَ بِمَحْرَمٍ لَهُ وَلايَضُمُّها اِلَيْهِ[1]

جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو غیر محرم مرد کے لیے اس کا بوسہ لینا جائز نہیں اور نہ ہی اسے گلے لگا سکتا ہے۔

قالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه - : اِذا بَلَغَتِ الْجارِيَةُ سِتَّ سِنينَ فَلا يُقَبِّلْهَا الْغُلامُ و الْغُلامُ لا تُقَبِّلْهُ الْمَرْأَةُ اذاجاوَزَ سَبْعَ سِنينَ[2]

جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے اس کو بوسہ نہ دے لڑکے بھی بوسہ نہ دیں اور عورتیں بھی سات سال سے زیادہ عمر کے لڑکے کو چومنے سے پرہیز کریں۔

قالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه - : اِذا واعَدَ اَحَدُكُمْ صَبِيَّهُ فَلْيُنْجِزْ[3]

جب تم میں سے کوئی اپنے بچے سے وعدہ کرے تو اسے پورا کرنا چاہیے اور وعدہ خلافی نہ کرنا چاہیے۔

قالَ رسول الله - صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه - : مَنْ كانَ عِنْدَهُ صَبيٌّ فَلْيَتَصابَ لَهُ[4]

جس کے ساتھ بچہ ہو اس کے ساتھ بچے جیسا سلوک کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

[1] وسائل الشيعه، ج 5، ص 28
[2] مكارم الاخلاق، ص 115
[3] مستدرك الوسائل، ج 2، ص 626
[4] وسائل الشيعه، ج 5، ص 126

چوری کرنا

قال الامام الرضاؑ۔ لا يَزالُ العَبدُ يَسرِقُ حتّی إذا استوفی ثَمَنَ دِيَةِ يَدِهِ أظهَرَهُ اللّٰہُ علَيهِ[1]

ایک شخص اس قدر چوری کرتا ہے کہ دیہ اس کے ہاتھ کے برابر ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا اس کی چوری کو بے نقاب کرتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ مَن أصابَ بفِيهِ مِن ذِي حاجَةٍ غَيرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً .حديث فلا شَيءَ علَيهِ[2]

چوری کر کے کچھ کھانے کی کوئی سزا نہیں ہے [بھوک مٹانے کے لیے دوسروں کے مال سے چوری کرنا] لیکن چھپ کر کچھ ساتھ نہ لے جانا۔

قال رسول الله۔ لا تُقطَعُ اليَدُ في ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ[3]

درخت پر لدے میوہ کھانے سے ہاتھ قطع نہیں کیئے جاتے ہے۔

قال الامام الباقرؑ ۔ قضى أمير المؤمنين عليه السلام في رَجُلَينِ سَرَقا مِن مالِ اللّٰہِ أحَدُهُما عَبدٌ لِمالِ اللّٰہِ ، و الآخَرُ مِن عُرْضِ الناسِ فقال : أمّا هذا فَمِن مالِ اللّٰہِ ليس عليه شيء من مالُ اللّٰہِ أكَلَ بعضُهُ بَعضا ، و أمّا الآخَرُ فقدّمه فقَطَعَ يَدَهُ[4]

---

[1] عيون أخبار الرِّضا ج 36 ص 289

[2] كنز العمّال : ۱۳۳۲۶

[3] كنز العمّال : ۱۳۳۲۸

[4] اصول کافی ج 24 ص 264

امام علی علیہ السلام نے دو لوگوں کے بارے میں فیصلہ کیا جنہوں نے خزانے سے چوری کی، ان میں سے ایک غلام تھا جو بیت المال کا حصہ تھا اور دوسرا لوگوں میں سے تھا اور فرمایا: یہ بیت المال کا حصہ ہے اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹ دیا جائیگا۔ کیونکہ خزانے کا ایک حصہ اس کا دوسرا حصہ کھا چکا ہے۔ لیکن دوسرے ایک کو لاؤ۔ پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم- لا قَطعَ في ثَمَرٍ و لا كَثَرٍ[1]

کچے پھلوں اور کھجوروں کو [چوری کرنے] پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم - لَيسَ على المُنتَهِبِ و لا عَلَى المُختَلِسِ و لا على الخائنِ قَطعٌ[2]

خاین غدار اور اغوا کرنے والوں کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے ہیں۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم - لا تُقطَعُ يَدُ السّارِقِ إلاّ في رُبعِ دِينارٍ فَصاعِدا[3]

چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جاتا ہے

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم لا تُقطَعُ الأيدِي في السَّفَرِ[4]

سفر کے دوران ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم - لا قَطعَ عَلى مَن سَرَقَ الحِجارَةَ ؛ يَعنِي الرُّخامَ و أشباهَ ذلكَ[5]

[1] (كنز العمّال : ١٣٣٣٢)
[2] كنز العمّال : ١٣٣٣٤
[3] صحيح مسلم ج 2 ص 1312
[4] كنز العمّال : ١٣٣٣٥
[5] كافی ج 2 ص 230

جو پتھر چرائے اس کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے سنگ مرمر وغیرہ۔

قال الامام العلیؑ ۔ لا أقطَعُ في الدَّغارَةِ المُعلَنَةِ ۔ و هِيَ الخُلْسَةُ و لكنْ أُعَزِّرُهُ [1]

میں کھلے عام غبن اور اغوا میں ملوث لوگوں کے ہاتھ نہیں کاٹتاہوں لیکن میں اغوا کرنے والے کو حقیر سمجھتا ہوں۔

قال الامام العلیؑ ۔ أربَعةٌ لا قَطعَ علَيهِم : المُختَلِسُ ، و الغُلُولُ ، و مَن سَرَقَ مِنَ الغَنيمَةِ ، و سَرِقَةُ الأجيرِ ؛ فإنّها خِيانَةٌ[2]

چار لوگ ہیں جن کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے: غبن کرنے والا، خیانت کرنے والا، مال غنیمت میں چوری کرنے والا، اور کرائے کا چور۔ کیونکہ ان کا کام غداری سمجھا جاتا ہے۔ چوری نہیں۔ تو ان کے لیے ایک اور سزا ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ لَيسَ على الطَّرّارِ و المُختَلِسِ قَطعٌ ، لأنّها دَغارَةٌ مُعلَنَةٌ ، و لكنْ يُقطَعُ مَن يَأخُذُ و يُخفِي[3]

جیب کترے اور غبن کرنے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے۔ کیونکہ ان کا کام سر عام دغا کرنا ہے۔ کسی کو چھپ کر چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

قال الامام الباقرؑ لا يُقطَعُ إلاّ مَن نَقَبَ بَيتا أو كَسَرَ قُفلاً[4]

دیوار توڑ کر یا تالہ توڑ کر گھر میں داخل ہونے کی وجہ سے چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ لا يُقطَعُ الأجيرُ و الضَّيفُ إذا سَرَقَ ؛ لأنّهُما مُؤتَمَنانِ[1]

---

[1] کافی ج 1 ص 225
[2] کافی ج 6 ص 226
[3] بحار ج 19 ص 186
[4] وسائل الشیعة ج 5 ص 510

مزدور اور مہمان اگر چوری کرتے ہیں تو ان کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (ان کے لیے ایک اور سزا ہے)؛ کیونکہ ان پر اعتماد کیا گیا ہے۔

قال الامام الصادقؑ لا يُقطَعُ السّارِقُ في عامِ سَنَةٍ - يَعنِي في عامِ مَجاعَةٍ [2]

قحط اور فاقہ کشی کے زمانے میں چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جاتا۔

قال الامام الصادقؑ - كانَ أميرُ المؤمنينَ عليه السلام لا يَقطَعُ السّارِقَ في أيّامِ المَجاعَةِ [3]

قال الامام الصادقؑ السُّرّاقُ ثلاثةٌ : مانِعُ الزَّكاةِ ، و مُستَحِلُّ مُهُورِ النِّساءِ ، و كذلكَ مَنِ استَدانَ و لَم يَنْوِ قَضاءَهُ[4]

چوروں کے تین گروہ ہیں: ایک وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا، دوسرا وہ جو عورتوں کے مہر کو حلال سمجھتا ہے اور دوسرا وہ جو اسے ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

1 علل الشرائع : ۱/۵۳۵

2 کافی ج2 ص 231

3 کافی ج 3 ص 231

4 بحار الأنوار ج 15 ص 12

رحم کرنا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لا یَدخُلُ الجَنَّةِ إلاّ رَحيمٌ[1]

صرف رحم کرنے والے ہی جنت میں جائینگے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مَن رَحِمَ وَ لَو ذَبيحَةَ عُصفورٍ رَحِمَهُ اللّٰه يَومَ القيامَةِ[2]

جس نے چڑیا کی لاش پر بھی رحم کیا اللہ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔

قال الامام الصادقؑ اَلمُؤمِنُ يَنصُرُ المَظلومَ وَ يَرحَمُ المِسكينَ. نَفسُهُ مِنهُ فى عَناءٍ و َالنّاسُ مِنهُ فى راحَةٍ[3]

مومن مظلوم کی مدد کرتا ہے اور غریبوں اور لاچاروں پر رحم کرتا ہے، اس کی زندگی اس سے تکلیف میں ہے اور لوگ اس سے راحت میں ہیں۔

قال الامام العلیؑ۔ إِنَّما يَنبَغى لأَهلِ العِصمَةِ وَ المَصنوعِ إِلَيهِم فِى السَّلامَةِ أَن يَرحَموا أَهلَ الذُّنوبِ و َالمَعصيَةِ و يَكونَ الشُّكرَ هُوَ الغالِبَ عَلَيهِم؛[4]

پاکیزہ اور تندرست لوگوں کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ گناہ کرنےوالوں اور گنہگاروں پر رحم کریں اور شکر گزاری (سچائی) کو اپنی جانوں پر غالب کریں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَن لا يَرحَم لا يُرحَم وَ مَن لا يَغفِر لا يُغفَر لَهُ[1]

---

[1] نہج الفصاحہ ص680
[2] نہج الفصاحہ ص 768
[3] کافی(ط-الاسلامیہ) ج2 ، ص231
[4] نہج ال بلاغہ خطبہ 104

جو رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جائیگا، جو معاف نہ کرے اسکی مغفرت نہیں ہو گی۔

قال الامام العلیؑ ۔ یا أَیُّهَا الانسانُ ما جَرَّأَكَ عَلی ذَنبِكَ...؟! أَما تَرحَمُ مِن نَفسِكَ ما تَرحَمُ مِن غَیرِكَ[2]

اے انسان تجھے گناہ میں کس چیز نے گستاخ بنا دیا ہے...؟! تم اپنے اوپر رحم کیوں نہیں کرتے جیسا کہ تم دوسروں پر رحم کرتے ہو۔

قال رسول الله ﷺ ۔ اِرحَموا عَزیزا ذَلَّ، وَ غَنیّا افتَقَرَ وَ عالِما ضاعَ فی زَمانِ الجُهّالِ[3]

رحم کرو اس عزیز پر جو ذلیل ہو گیا اور رحم کرو اس امیر پر جو غریب ہو گیا ہے اور اس عالم پر پر جو جاہلیت کے زمانے میں برباد ہو گیا ہے

قال الامام العلیؑ اِرحَم مَن دونَكَ یَرحَمكَ مَن فَوقَكَ وَ قِس سَهوَهُ بِسَهوِكَ و مَعصیَتَهُ لَكَ بِمَعصیَتَكَ لِرَبَّكَ و فَقرَهُ إلی رَحمَتِكَ بِفَقرِكَ إلی رَحمَةِ رَبِّكَ[4]

اپنے تحت نظر لوگوں پر رحم کرو تاکہ وہ تم پر رحم کرے، اور اس کی غلطی کو اپنی غلطی سے اور اس کی نافرمانی کو تم اپنے رب کی نافرمانی کو اور اس کی ضرورت، خدا کی رحمت اور بخشش کو اپنی ضرورت سے ناپو۔

قال الامام الصادقؑ اِنَّ اللّٰه لَیَرحَمُ العَبدَ لِشِدَّةِ حُبِّهِ لِوَلَدِهِ [5]

---

[1] نهج الفصاحه ص745

[2] نهج لابلاغہ خطبہ 213

[3] كافي (ط - الإسلامية) ج8، ص 150

[4] تصنيف غررالحكم دررالكلم ص435

[5] کافی(ط-الاسلامیه) ج 6، ص50

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنے بچے سے محبت کی شدت کی وجہ سے رحم کرتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ الراحِمونَ يَرحَمُهُم الرّحمنُ تباركَ وتعالى ، اِرحَمُوا مَن فى الأرضِ يَرحَمْكُم مَن فى السماءِ[1].

مہربانوں پر خدا رحم کرتا ہے۔زمین والوں پر رحم کرو، تاکہ اہل آسمان تم پر رحم کرے ۔

قال الامام العلىؑ بِبَذلِ الرحمَةِ تُستَنزَلُ الرحمَةُ[2]

دوسروں پر رحم کے ساتھ ہی [خدا کی] رحمت نازل ہوتی ہے۔

قال الامام العلىؑ ۔ رحمَةُ الضُعَفاءِ تَستَنزِلُ الرحمَةَ[3]

ناتوانوں پر رحم کرنے سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۔لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ[4]

اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر ظلم کرے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ مَنْ لا يَرْحَمِ النّاسَ لا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ[5]

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا خدا بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

قال رسول الله ﷺ ۔ إنَّ اللّٰهَ رَحيمٌ يُحِبُّ الرَّحيمَ يَضَعُ رَحمَتَهُ عَلى كُلِّ رَحيمٍ؛[1]

---

[1] ميزان الحكمة، 230
[2] غررالحكم 4343
[3] غرر الحكم 5415
[4] صحيح بخارى ٧٣٧٦
[5] نهج الفصاحه 2899

خدا رحیم ہے اور رحم کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ہر رحم کرنے والے پر رحمت نازل کرتے ہے۔

قال الامام الرضأ۔ وَ الّذی نَفسی بِیَدِہِ لایَدخُلُ الجَنَّةِ اِلاّ رَحیمٌ قالوا: کُلُّنا رَحیمٌ. قالَ: لا حَتّی تَرحَمَ العامَّةَ[2]

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رحم کرنے والے کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔

انہوں نے کہا: ہم سب رحم دل ہیں، انہوں نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ جب آپ عام لوگوں پر رحم کریں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ التَّوَدُّدُ إلَی النّاسِ نِصفُ العَقلِ[3]

لوگوں پر مہربانی کرنا نصف حکمت ہے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ وکونوا إخوَةً بَرَرَةً ، مُتَحابّينَ فِي اللّهِ ، مُتَواصِلينَ مُتَراحِمينَ[4]

خدا سے ڈرو، اچھے بھائی بنو اور خدا کی خاطر دوستی، کرو اور ایک دوسرے پر رحم کرو۔

☆☆☆☆☆

---

1 نہج الفصاحہ، ح 992
2 کافی ، ج 2، ص 104
3 کافی ج2 ص 643
4 کافی ج 2 ص 175

حجاب

قالت فاطمہ سلام اللہ علیہا ۔ خَیرٌ لِلنِّساء اَن لایَرینَ الرِّجالَ وَ لا یَراھُنَّ الرِّجالُ؛[1]

عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ مردوں کونہ دیکھیں اور مردان کونہ دیکھے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِن خَیرِ نِسَائَکُم اَلمُتَبَرَّجَۃَ مِن زَوجِھا الحصَانَ عَن غَیرِہ[2]

آپ کی بہترین بیوی وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے لیے میک اپ کرتی ہے اور دکھاوا کرتی ہے، لیکن اپنے آپ کو غیروں سے چھپاتی ہے۔

قالت فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا ۔ إنّی قَدِاسْتَقْبَحْتُ ما یُصْنَعُ بِالنِّساءِ، إنّہُ یُطْرَحُ عَلی الْمَرْئَۃِ الثَّوبَ فَیَصِفُھا لِمَنْ رَأی، فَلا تَحْمِلینی عَلی سَریر ظاھِر، اُسْتُرینی، سَتَرَکِ اللّٰہُ مِنَ النّارِ[3]

مجھے یہ بہت بدصورت لگتا ہے کہ عورتوں کی لاشوں کو مرنے کے بعد ان کے جسموں پر کپڑا ڈال کر دفن کیا جاتا ہے۔اور لوگ اس کے اعضاء اور جسم کے سائز کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔مجھے ایسے تخت پر نہ بٹھا دو جو ڈھکا ہوا نہ ہو اور جو دوسروں کو اسے دیکھنے سے روکے - لیکن مجھے پورے غلاف میں دفن کر دو - خدا تمہیں جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے۔

---

[1] العوالم، ج 11، ص 179

[2] بحارالانوار، ج 103، ص 235

[3] تهذیب الأحکام، ج 1، ص 429

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إذا استعطرت المرأه فمرّت على القوم ليجدوا ريحها فهى زانيه[1]

اگر کوئی عورت اپنے آپ کو خوشبو لگائے اور ان لوگوں کے پاس سے گزرے جو اسے سونگھتے ہیں تو وہ زانیہ ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إذا تطيّبت المرأه لغير زوجها فإنّما هو نار و شنار[2]

جب عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے اچھی خوشبو لگاتی ہےتو یہ آگ اور شرمندگی کا باعث ہوتی ہے۔

قال الامام العلی ؑ كنتُ قاعدا في البَقيعِ مَع رسولِ اللّٰه صلى الله عليه و آله و سلّم في يَومِ دَجْنٍ ومَطَرٍ ، إذ مَرَّتِ امْرَأةٌ على حِمارٍ ، فَهَوتْ يدُ الحِمارِ في وَهْدَةٍ فسَقَطَتِ المَرأةُ ، فأعْرَضَ النّبيُّ صلى الله عليه و آله و سلّم بوجهِهِ ، قالوا : يا رسولَ اللّه ، إنّها مُتَسَرْوِلَةٌ . قالَ : اللّهُمَّ اغْفِرْ للمُتَسرْوِلاتِ ثلاثا يا أيُّها النّاسُ ، اتَّخِذوا السَّراويلاتِ فإنَّها مِن أسْتَرِ ثِيابِكُم ، وحَصِّنوا بِها نِساءَكُم إذا خَرَجْنَ[3]

میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع قبرستان میں بارش والے دن بیٹھے تھے کہ ایک گدھے پر سوار ایک عورت وہاں سے گزری اور اس کے گدھے کا ہاتھ ایک گڑھے میں دھنس گیا اور وہ عورت زمین پر گر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر دیا۔ حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت نے شلوار پہن رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: خدا! پتلون پہننے والی عورتوں پر رحم کرے۔ اے لوگو! ایسے شلوار پہنیں جو شلوار آپ کے کپڑوں کی حفاظت کریں اور جب آپ کی خواتین باہر جائیں تو انہیں شلوار پہنا کر باہر بھیجیں۔

---

1 نهج الفصاحه
2 نهج الفصاحه
3 منتخب ميزان الحكمه : 130

قال رسول الله ﷺ اذا رأيْتُمُ اللاّتي القَيْنَ عَلي رئوسِهِنَّ مثْلَ استَمَةِ البَعْرِ فَاعْلَموهنَّ انَّهُ لا يُقْبَلُ لَهُنَّ الصَّلوةُ[1]

جب تم عورتوں کو اونٹوں کی طرح سر ہلاتے ہوئے اور غیر محرموں کے درمیان نظر آتے ہو تو ان سے کہہ دو کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

قال رسول الله ﷺ - مَنْ اطاعَ امْرأَتَهُ اكبَّهُ اللهُ عَلي وجهِهِ في النّارِ فقال الامام علي - عليه السّلام - : و ما تلك الطاعة؟ قال: ياذن لها في ... و لبس الثياب الرقاق[2]

جو اپنی بیوی کی بات مانے گا خدا اس کے چہرے کو آگ میں ڈال دے گا۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عورت کی اطاعت کا کیا مطلب ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے عوامی حماموں، شادیوں میں جانے کی اجازت دینا جن میں وہ گناہ کرتا ہے اور گانے گاتا ہے، اور غیر محرموں کے درمیان پتلے کپڑے پہننے کی بھی اجازت دیتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ ايُّ اِمْرَاَةٍ تطيَّبتْ ثمَّ خَرَجَتْ من بَيتِها فَهِيَ تُلْعَنُ حتّي ترجَعَ الي بيتِها مَتَي ما رَجَعَت[3]

ہر وہ عورت جو اپنے آپ کو خوشبو لگا کر گھر سے نکلتی ہے (خدا اور فرشتوں کی طرف سے) اس وقت تک لعنت ہو گی جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔

قال الامام العليّ صِيانَةُ المَرأةِ أنعَمُ لِحالِها وَ أدوَمُ لِجَمالِها [4]

---

[1] كنز العمال، ج 16، ص 392

[2] حارالانوار، ج 74، ص 53

[3] بحارالانوار، ج 100، ص 247

[4] غرر الحكم و درر الكلم، حديث5820

عورت کو محفوظ رکھنا اس کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے، اور اس کی خوبصورتی کے لیے زیادہ پائیدار ہے۔

قال الامام علي - عليه السّلام - : افضَلُ العبادَةِ العِفافُ[1]

بہترین عبادت حجاب اور عفت ہے

قال الامام الصّادق – عليه السلام – : ما اغْتَنَمَ أَحَدٌ بِمِثْلِ ما اغْتَنَمَ بِغَضِّ الْبَصَرِ لِأنَّ الْبَصَرَ لا يُغَضُّ عَن مَحارِمِ اللهِ تَعالى إلّا وَ قَدْ سَبَقَ إلى قَلْبِهِ مُشاهَدَة الْعَظَمَةِ وَ الْجَلالِ[2]

کوئی غنیمت نہیں جو انسان آنکھ کے قابو سے حاصل کرتا ہے اس غنیمت کی طرح، کیونکہ غیر محرم کو دیکھنے سے آنکھیں بند نہیں ہوتیں سوائے اس کے کہ اس کے دل میں خدا کی عظمت اور جلال ہو۔

قال الامام العلیؑ لا فاقَةَ مَعَ عِفافٍ[3]

چادر و عفاف کے ہوتے ہوئے غربت نہیں آئیگی

☆☆☆☆☆

---

[1] الكافي، ج 2، ص 79
[2] مصباح الشريعة، ص ٩
[3] غررالحكم، ح ٥۴٣٠

عورتوں کے حقوق

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ خَیرُکُم خَیرُکُم لِنِسائِکُم وَ بَناتِکُم[1]

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے بہترین سرپرست ہو۔

قال الامام العلیؑ ۔ اَللہ اَللہ فیِ النِّساءِ و ماملَکَت اَیمانُکُم[2]

عورتوں اور اور اپنے ملکیت میں جو ہے ان کے بارے میں خدا سے ڈرو۔

قال الامام الباقرؑ ۔ مَن حَسُنَ بِرُّہُ بِأَھلِہِ زیدَ فیِ عُمُرہِ[3]

جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اس کی عمر لمبی ہوتی ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ خِدمَۃُ العِیالِ کفّارَۃٌ لِلکبائِرِ وَ تُطفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَ مُھوُر الحورِ العینِ وَ تَزیدُ فیِ الحسَناتِ وَالدَّرَجاتِ[4]

خاندان کی خدمت کرنے سے بڑے گناہوں کا کفارہ اور رب کے غضب کو بجھا دیا جاتا ہے۔اس کا مہر بہشتی حوریں ہیں۔اور انسان کی فضیلت اور درجات میں اضافہ کرتا ہے۔

قال الامام العلیؑ۔ صِیانَۃُ المَرأَۃِ أنعَمُ لِحالِھا وَ أَدوَمُ لِجمالِھا[5]

حجاب اور حفاظت عورت کے لیے اس کے آرام اور اس کی زینت اور حسن دونوں کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

---

1 مستدرک ج 14 ص 255
2 نہج البلاغہ نامہ 47
3 تحف العقول، ص 305
4 جامع السعادات، ج ۲، ص 141
5 فہرست غرر، ص 380

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لَیسَ لِامْرَأَةٍ خَطَرٌ لِصالِحَتِهِنَّ وَ لالِطا لِحَتِهِنَّ: امّا صالِحَتُهُنَّ فَلَیسَ لَها خَطَرُ الذَّهَبِ والفِضَّةِ وَ امّا طالِحَتُهُنَّ فَلَیسَ لَها خَطَرُ التُّرابِ وَالتُّرابُ خَیرٌ مِنها[1]

اچھی یا بری عورت میں سے کسی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا: "اچھی عورت کو سونے اور چاندی سے نہیں ناپا جا سکتا، اس کی قدر ان سے زیادہ ہے، جب کہ بری عورت خاک کی برابر نہیں (بلکہ کم) ہے اور خاک اس سے بہتر ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لاتُحمِّلوا النّساءَ اَثقالَکُم وَاسْتَغنُوا عَنْهُنَّ ما استَطعتُم[2]

خواتین پر اپنا بھاری کام نہ تھوپیں اور ایسے حالات میں تمہیں جتنا ممکن ہو ایسے کاموں کو ان سے دور رکھیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اِیّاکُم وَ خَضراءَ الدِّمَن. قیلَ یا رسولَ اللهُ و ما خضراءُ الدِّمَن؟ قالَ المَرأةُ الحَسناءُ فی مَنبَتِ السُّوءِ[3]

کوڑے دان میں سرسبز سبزی ڈالنے سے پرہیز کریں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک خوبصورت عورت جس کی پرورش ایک گھٹیا اور بدصورت گھرانے میں ہوئی تھی۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إنَّ المَرأَةَ اِذا حَمَلتَ کانَ لَها مِنَ الأَجرِ کَمَن جاهَدَ بِنفسِهِ و مالِهِ فی سَبیل اللهِ عَزّوجلّ[4]

جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو اس کا اجر اس شخص کے برابر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے۔

---
[1] دعائم‌الاسلام، ص ۱۹۵
[2] فهرست غرر، ص ۳۸۰
[3] وسائل، ج ١٤، ص ١٩
[4] بحار، ج ۱۰۳، ص ۲۵۲

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ایُّما اِمرَأَةٍ اَعانَت زَوجها عَلیَ الحَجِّ وَ الجِهادِ أوطَلَبِ العِلمِ اعطاهَا اللهُ مِنَ الثّوابِ ما یُعطی اِمرَأةَ ایّوبَ علیه‌السلام[1]

ہر وہ عورت جو اپنے شوہر کی حج یا جہاد پر جانے یا دین کی تعلیم حاصل کرنے میں مدد کرے گی، اللہ تعالیٰ اسے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کا اجر دے گا۔

قال الامام الصادقؑ مَن صَبَر عَلی سوءِ خُلقِ اِمرَأَتِهِ اَعطاهُ اللهُ مِنَ الأَجرِ ما أَعطی أَیُّوبَ علیه‌السلام[2]

جو شخص اپنی بیوی کی بداخلاقی اور برے عادتوں پر صبر کریں، خدااسے حضرت ایوب علیہ السلام کا اجر عطافرمائے گا۔

قال الامام العلیؑ ۔ خیارُ خِصالِ النِّساءِ شِرارُ خِصالِ الرِّجالِ: الزَّهْوُ وَ الجُبْنُ وَالبُخلُ[3]

عورتوں کی بہترین صفات (اجنبیوں سے اپنے اور اپنے شوہروں کے حقوق کی حفاظت کرنا) تکبر وخود غرضی، خوف اورلالچ، بخل اور تنگ نظری مردوں کی بدترین صفات ہیں

قال الامام الصادقؑ أَیُّما اِمَرأَةٍ لَم تَرفِقْ بِزَوجها وَ حَمَلَتهُ عَلی ما لایَقدِرُ عَلیهِ و مالایُطیقُ لَم یَقبَلِ اللهُ مِنها حَسنةً وَ تلقیَ اللهَ وَ هُو عَلیها غَضبانُ[4]

جو عورت اپنے شوہر کی حالت پر توجہ نہیں دیتی اور اسے ایسے کام کرنے پر مجبور کرتی ہے جو وہ برداشت نہیں کرسکتا توخدااس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا اور (کل) اسے خدا کے غضب کا سامنا کرناپڑے گا۔

1 مکارم الاخلاق، ص ۲۰۱
2 مکارم‌الاخلاق، ص ۲۱۵
3 مواعظ‌عددیه، ص ۸۸
4 وسایل ج 14 ص 255

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مَن کانَ لَہُ اِمرأَۃٌ تُؤذیہِ لَم یَقبَلِ اللہُ صَلاتَہا وَ لاحَسَنَۃً مِن عَمَلِہا حَتّی تُعینَہُ وَ تُرضِیَہِ[1]

جس کی کوئی بیوی ہو جو اسے ستاتی ہو، اللہ تعالیٰ اس کی کوئی دعا قبول نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی نیک عمل جب تک شوہر کی رضامندی نہ ہو کوئی عمل ہاتھ میں نہیں آئیگی۔

قال الامام الصادقؑ ۔ لاصِیامَ لِامْرَأَۃٍ ناشِزَۃٍ حَتی تَتوُبَ[2]

شوہر کی نافرمان عورت کا روزہ اس وقت تک قبول نہیں ہو گا جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اِتّقوُا النِّساءَ فإنّ أَنَّ أَوّلَ فِتنَۃَ بَنی اسرائیل کانَ فیالنّساءِ[3]

عورتوں کے فتنہ سے بچو، یہ بنی اسرائیل میں عورتوں کے ذریعے پہلی فتنہ اور گمراہی تھی۔

قال الامام العلیؑ ۔ جِہادُ المَرأَۃِ حُسنُ التَّبَعُّلِ[4]

ایک عورت کی جہاد بہترین شوہر داری ہے۔

☆☆☆☆☆

1 وسائل، ج ۱۴، ص ۱۱۶
2 دعائم‌الاسلام، ص ۲۶۸
3 نہج الفصاحہ، ح 538
4 خصال ج2 ، ص 620

ہمسایوں کے حقوق

قال امام الصادقؑ ۔ حُسنُ الجِوارِ یُعَمِّرُ الدِّیارَ وَیَزیدُ فِی العمارِ[1]

اچھی ہمسائیگی شہروں کو ترقی دیتی ہے اور عمر میں اضافہ کرتے ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ إِن أَحبَبتُم أَن یُحِبَّکُمُ اللّٰہ وَ رَسولُهُ فَأَدّوا إِذا ائتُمِنتُم و َاصدُقوا إِذا حَدَّثتُم و َأَحسِنوا جِوارَ مَن جاوَرَکُم[2]

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ اور آپ اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے محبت کریں تو جب کوئی امانت آپ کے پاس امانت رکھیں تو وہ صحیح وسالم پہنچادے اور جب آپ بات کریں تو سچ بولیں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

قال الامام العلیؑ وَالجِوارُ أَربَعونَ دارا مِن أَربَعَةِ جَوانِبِها[3]

چالیس گھروں تک چاروں اطراف میں پڑوسی سمجھے جاتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ سَل عَنِ الرَّفیقِ قَبلَ الطَّریقِ، وَ عَنِ الجارِ قَبلَ الدّارِ[4]

سفر سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ کا ہم سفر کون ہے اور گھر خریدنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ کا پڑوسی کون ہے۔

قال الامام السجادؑ ۔ أَمّا حَقُّ جارِكَ فَحِفظُهُ غائِبا وَ إِکرامُهُ شاهِدا وَ نُصرَتُهُ إِذا کانَ مَظلوما و َلا تَتَّبِع لَهُ عَورَةً فَإِن عَلِمتَ عَلَیهِ سوءً سَتَرتَهُ عَلَیهِ وَ إِن عَلِمتَ أَنَّهُ

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج2، ص667
[2] نهج الفصاحه ص264
[3] خصال ج2 ، ص 544
[4] نهج البلاغه نامہ 31

يَقبَلُ نَصيحَتَكَ نَصَحتَهُ فيما بَينَكَ و بَينَهُ وَ لا تُسَلِّمهُ عِندَ شَديدَةٍ وَ تُقيلُ عَثرَتَهُ وَ تَغفِرُ ذَنبَهُ وَ تُعاشِرُهُ مُعاشَرَةً كَريمَةً[1]

لیکن آپ کے پڑوسی کا حق یہ ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی ساکھ برقرار رکھے اور اس کی موجودگی میں اس کی عزت کرے۔اگر اس پر ظلم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کے عیب تلاش نہ کرو، برائی دیکھو تو اس کی پردہ پوشی کرو، اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ تمہاری نصیحت قبول کرتا ہے، اسے چھپ کر نصیحت کرو، اسے مشکلات میں نہ چھوڑو، اس کی لغزش کو معاف کرو، اس کی پردہ پوشی کرو۔گناہوں کو بخش دو۔اس کے ساتھ تعلقات قائم رکھو۔نیکی اور سخاوت کو جوڑو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ فی حُقوقِ الجارِ ۔ : إنِ اسْتَغَاثَكَ أَغَثْتَهُ وَ إنِ اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ وَ إنِ افْتَقَرَ عُدْتَ عَلَيْهِ وَ إنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ عَزَّيْتَهُ وَ إنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَّأْتَهُ وَ إنْ مَرِضَ عُدْتَهُ وَ إنْ مَاتَ تَبِعْتَ جَنَازَتَهُ وَ لَا تَسْتَطِيلُ عَلَيْهِ بِالْبِنَاءِ فَتَحْجُبَ الرِّيحَ عَنْهُ إلَّا بِإِذْنِهِ[2]

پڑوسی کے حقوق کے بارے میں فرمایا: اگر وہ تم سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ تم سے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ محتاج ہو تو اس کی حاجت پوری کرو، اگر کوئی مصیبت دیکھے تو اسے تسلی دو۔اگر اس کے ساتھ بھلائی ہو تو اسے مبارکباد دینا، اگر وہ بیمار ہوتو اس کی عیادت کرو۔اگروہ مرجائے تواسکی تشییع جنازہ میں جاو۔اپنا گھر اس کے گھر سے اونچا نہ بناؤ اس پر ہوا کا بہاؤ رکے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔

[1] خصال ج2 ، ص 569
[2] مسكّن الفؤاد ص 114

قال الامام الکاظمؑ. لَيْسَ حُسْنُ الْجِوَارِ كَفَّ الْأَذَى وَ لَكِنَّ حُسْنَ الْجِوَارِ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى[1]

اچھی ہمسائیگی کا مطلب صرف ایذا نہ دینا نہیں ہے بلکہ اچھی ہمسائیگی کا مطلب اپنے پڑوسی کے ساتھ صبر کرنا ہے ازیت کی صورت میں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لایَدخُلُ الجَنَّةَ عَبدٌ لا يَأمَنُ جارُهُ بَوائِقَهُ[2]

جس کے شر سے ہمسائے محفوظ نہیں وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

قال الامام العلیؑ ۔ اِنَّ لِلّدارِ شَرَفا وَ شَرَفُهَا السّاحَةُ الواسِعَةُ وَ الخُلَطاءُ الصّالِحونَ وَ اِنَّ لَها بَرَكَةً وَ بَرَكَتُها جَودَةُ مَوضِعِها وَسَعَةُ ساحَتِها وَ حُسنُ جِوارِ جيرانِها[3]

گھر کو ایک فضیلت ہے گھر کی فضیلت صحن کا بڑا ہونا ہے اور اس کے مکینوں کا صالح ہونا ہے اور گھر ایک برکت ہے، گھر کی برکت اس کا عمدہ مقام، اس کے صحن کا حجم اور اس کے اچھے پڑوسی ہیں۔

قال الامام العلیؑ ۔ زَكوةُ اليَسارِ بِرُّ الجيرانِ وَ صِلَةُ الارحامِ[4]

خیر واچھائی کی زکوۃ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحم ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حُرمَةُ الجارِ عَلَى الجارِ كَحُرمَةِ اُمِّه[5]

پڑوسی کا احترام اتنا ہی ضروری ہے جتنا ماں کا۔

---

1 تحف العقول ص 409
2 نہج الفصاحہ ص681
3 مکارم الاخلاق، ص 125
4 غررالحکم ج 1 ص 390
5 کافی(ط-الاسلامیہ) ج 2، ص 666

قال الامام العلیؑ ۔ شیعَتُنَا المُتَباذِلونَ فی وِلایَتِنا، اَلمُتَحابّونَ فی مَوَدَّتِنا اَلمُتَزاوِرونَ فی اِحیاءِ اَمرِنا اَلَّذینَ اِن غَضِبوا لَم یَظلِموا وَ اِن رَضوا لَم یُسرِفوا، بَرَکَۃٌ عَلی مَن جاوَروا سِلمٌ لِمَن خالَطوا[1]

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارے ولایت کی راہ میں دیتے اور معاف کرتے ہیں، ہماری دوستی کی راہ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ہمارے مقصد اور مکتب کو زندہ رکھنے کی راہ میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔جب وہ ناراض ہوتے ہیں تو ظلم نہیں کرتے اور جب راضی ہوتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے، یہ اپنے پڑوسیوں کے لیے رحمت ہیں اور پڑوسیوں کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ ۔ مَن لَہُ جارٌ و یَعمَلُ بِالمَعاصی فَلَم یَنہَہُ فَھُوَ شَریکُہُ[2]

جس کاپڑوسی گناہ کرے لیکن منع نہ کرے وہ اس کے گناہ میں شریک ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ما آمَنَ بی مَن باتَ شَبعانَ وَجارُہُ طاوِیا، ما آمَنَ بی مَن باتَ کاسیا وَجارُہُ عاریا[3]

اس نے مجھ پر ایمان نہیں لائے ہے جو خود تو سیر ہو کر سوتا ہے مگر اسکاپڑوسی بھوکا ہے اور وہ بھی مجھ سے نہیں جو رات کو کپڑے پہن کر سوتے ہے اور اسکاہمسایہ بے لباس ہو

☆☆☆☆☆

---

[1] کافی(ط-الاسلامیہ) ج 2، ص236

[2] ارشادالقلوب(دیلمی) ج1، ص183

[3] مستدرك الوسائل و مستنبط المسایل ج8، ص429

ازدواج کرنا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ أَحْرَزَ نِصْفَ دِينِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْآخَر[1]

وہ شخص جس کی شادی ہو جائے۔ درحقیقت اس نے اپنے آدھے مذہب کو محفوظ کر رکھا ہے۔ اس لیے اسے باقی رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کو اپنا پیشہ بنالیں۔

قال الامام الصادقؑ ۔ مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْفَقْرِ فَقَدْ أَسَاءَ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ[2]

جو غربت کے ڈر سے شادی نہیں کرتا وہ خدا کے فضل پر شک کرتا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے: اگر وہ غریب ہیں تو خدا انہیں اپنے فضل اور رحمت سے بے نیاز کر دے گا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ يُفَتَّحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ بِالرَّحْمَةِ فِي أَرْبَعِ مَوَاضِعَ عِنْدَ نُزُولِ الْمَطَرِ وَ عِنْدَ نَظَرِ الْوَلَدِ فِي وَجْهِ الْوَالِدَيْنِ وَ عِنْدَ فَتْحِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَ عِنْدَ النِّكَاحِ[3]

آسمانی رحمت کے دروازے چار اوقات میں کھلتے ہیں:

جب بارش ہوتی ہے۔ جب بچہ اپنے والدین کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے۔

۔ شادی کی تقریب منعقد کرتے وقت۔ جب در کعبہ کھولا جاتا ہے۔

---

1 مستدرک الوسایل ج 14 ، ص 154
2 من لایحضر الفقیه ج 3 ، ص 385
3 بحار الانوار (ط-بیروت) ج 100

قال الامام الصادقؑ ۔ مَنْ زَوَّجَ أَعْزَباً، كَانَ مِمَّنْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

جس نے ایک شخص کی شادی کرادی یا کسی کی شادی کا زریعہ بنا وہ ان لوگوں میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فضل کرے گا۔

قال الامام الکاظمؑ ۔ ثَلَاثَةٌ يَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ رَجُلٌ زَوَّجَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ أَوْ أَخْدَمَهُ أَوْ كَتَمَ لَهُ سِرّاً[2]

تین گروہ قیامت کے دن خدا کے سایہ میں ہوں گے، جس دن سایہ اور پناہ گاہ خدا کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا

وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی شادی کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔

وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی خدمت کرتا ہے۔

وہ شخص جو کسی مسلمان بھائی کے لئے چھت فراہم کرتا ہے

قال الامام العلیؑ ۔ أَفْضَلُ الشَّفَاعَاتِ أَنْ تَشْفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي نِكَاحٍ حَتَّى يَجْمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا[3]

بہترین شفاعتوں میں سے ایک شفاعت ہے دو لوگوں کے درمیان نکاح کے معاملے میں یہاں تک کہ خدا ان کو ایک دوسرے سے مسحور کر دے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثَرُ اَهْلِ النَّارِ الْعُزّابُ[1]

---

[1] وسایل الشیعه ج 20 ، ص 45

[2] خصال ص 141

[3] مکارم الاخلاق ص 196

جہنم میں زیادہ لوگ غیر شادی شدہ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِمَالِهَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَ مَنْ تَزَوَّجَهَا لِجَمَالِهَا رَأَى فِيهَا مَا يَكْرَهُ وَ مَنْ تَزَوَّجَهَا لِدِينِهَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ[2]

جو شخص کسی عورت سے اس کے دولت کی خاطر شادی کرے گا تو خدا اسے اپنے مال کے سپرد کر دے گا اور جو اس کے حسن کی خاطر اس سے شادی کرے گا وہ اس میں وہ چیز دیکھے گا جو اسے پسند نہیں ہے اوراگر کوئی اس کے دین کی خاطر اس سے شادی کرے گا۔اس کے لئے یہ سارے خواص اسکو دیگا

قال الامام الصادقؑ ۔ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا يَنْظُرَ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا[3]

جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے اس کا قد اور چہرہ دیکھنے میں مرد کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَزَوَّجَ فَلْيَسْأَلْ عَنْ شَعْرِهَا كَمَا يَسْأَلُ عَنْ وَجْهِهَا فَإِنَّ الشَّعْرَ أَحَدُ الْجَمَالَيْنِ[4]

جب بھی تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہے تو عورت کے بالوں کی خصوصیات کے بارے میں پوچھے اور ساتھ ہی وہ کیسی دکھتی ہے۔کیونکہ عورت کے بال اس کی دو خوبصورتیوں (بال اور چہرہ) میں سے ایک ہیں۔

---

[1] من لا یحضره الفقیه، ج 3، ص 384
[2] وسایل الشیعه ج 20 ، ص 51
[3] کافی(ط-الاسلامیه) ج 5 ، ص 365
[4] مکارم الاخلاق ص 200

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم- إذا جاءكم الأكفاء فأنكحوهنّ و لا تربّصوا بهنّ الحدثان[1]

جب لوگ آپ کی بیٹیوں کے خوستگاری کرنے آئیں تو انہیں بیٹیاں دیں اور ان کے کام میں ہونے والے واقعات کا انتظار نہ کریں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - مَا اسْتَفَادَ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ فَائِدَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ مِنْ زَوْجَةٍ مُسْلِمَةٍ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ تُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَ تَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي نَفْسِهَا وَ مَالِه[2]

اسلام کے بعد کسی مرد کے لیے مسلمان عورت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جو جب بھی اس کی طرف دیکھے اسے خوش کرے اور جب بھی اسے حکم کرے اس کی اطاعت کرے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

قال الامام الصادقؑ - إِنَّمَا الْمَرْأَةُ قِلَادَةٌ فَانْظُرْ مَا تَتَقَلَّد[3]

عورت تو ہار ہے، دیکھو اپنے گلے میں کونسا ہار لٹکائے ہوئے ہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - تَزَوَّجُوا الْأَبْكَارَ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهاً وَ أَرْتَقُ أَرْحَاماً وَ أَسْرَعُ تَعَلُّماً وَ أَثْبَتُ لِلْمَوَدَّة[4]

کنواری لڑکیوں سے شادی کرو کیونکہ ان کا منہ میٹھا ہوتا ہے اور ان کے بطن مناسب ہوتے ہیں اور وہ جلد کچھ سیکھ جائیں گی اور ان کی محبت زیادہ پائیدار ہو گی۔

[1] هج الفصاحه، ص 191،
[2] من لا يحضره الفقيه، ج 3، ص 389
[3] معانی الاخبار ص 144
[4] بحار الانوار(ط-بيروت) ج 100 ، ص 237

عفت و پاک دامنی

قال الامام الباقرؑ ۔ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً قَالَ قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ اللَّعَّانَ السَّبَّابَ الطَّعَّانَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ وَ يُحِبُّ الْحَيَّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ[1]

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہ "لوگوں سے نرمی سے بات کرو"، آپ نے فرمایا: "ان کو وہ سب سے اچھی بات بتاؤ جو تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کہیں، کیونکہ خدا، لعنت کرنے والا، گالی دینے والا، مومنوں پر زبان کا زخم کرنے والا، بد زبانی اور ضدی فقیر سے نفرت کرتا ہے اور متقیوں سے حیا، صبر اور عفت سے محبت کرتا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ عِفُّوا تَعِفُّ نِساؤُكُم[2]

پاک دامن رہو تاکہ تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں۔

قال الامام العلیؑ ۔ صيانَةُ المَراَةِ اَنعَمُ لِحالِها وَ اَدوَمُ لِجَمالِها[3]

عورت کو محفوظ رکھنا اس کی صحت کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے اور اس کی خوبصورتی کو مزید پائیدار بناتا ہے۔

قال الامام العلیؑ عِفَّتُهُ (الرَّجُل) عَلى قدرِ غَيرَتِهِ[4]

---

[1] امالی(صدوق) ص 254
[2] کافی(ط-الاسلامیہ) ج 5 ، ص 553
[3] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص 405
[4] نہج البلاغہ حکمت 47

انسان کی عفت اس کے غیرت کے مطابق ہوتا ہے۔

قال رسول اللهﷺ إنَّ اللّٰه يُحِبُّ الحَيِيَّ الحَليمَ العَفيفَ المُتَعفِّفَ[1]

خدا زندہ، حلیم، پاکیزہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ اضْمَنُوا لِي سِتّاً مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَ أَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَ أَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ[2]

مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو تاکہ میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں، قول کی سچائی، وعدہ وفائی،
امین ہونا پاکدامن رہنا، گناہ کی طرف آنکھ نہ اُٹھانا، اور (ناجائز کاموں سے) ہاتھ روکنا۔

قال الامام العلیؑ العِفَّةُ رَأسُ كُلِّ خَيرٍ[3]

عفت تمام نیکیوں سے بالاتر ہے۔

قال الامام العلیؑ العِفَّةُ أفضَلُ الفُتُوَّةِ[4]

پاک دامنی برترین جوان مردی ہے

قال الامام العلیؑ ۔ اَصلُ المُروءَةِ الحَياءُ وَ ثَمَرَتُها العِفَّةُ[5]

مردانگی کی جڑ حیا ہے اور اس کا پھل عفت ہے۔

---

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 112
2 کنز الفؤاد ج 2 ، ص 11
3 عیون الحکم و المواعظ(لیثی) ص 45
4 غررالحکم و دررالکلم ص 37
5 عیون الحکم و المواعظ(لیثی) ص 112

قال الامام العلیؑ ۔ العَفافُ يَصونُ النَّفسَ و يُنَزِّهُها عَنِ الدَّنايا[1]

عفت روح کی حفاظت کرتی ہے اور پست اور نچلے برائیوں سے دور رکھتی ہے۔

قال الامام العلی ؑ أفضَلُ العِبادَةِ العَفافُ[2]

سب سے بڑی عبادت عفت ہے۔

قال الامام الصادقؑ عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ[3]

لوگوں کی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کروتا کہ تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں۔

قال الامام العلیؑ أَحَبُّ الأعْمَالِ إلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِى الأرضِ الدُّعاءُ وَأَفْضَلُ العِبادَةِ العَفافُ[4]

زمین پر خدا کے نزدیک سب سے افضل عمل دعا اور عفت اعلیٰ ترین عبادت ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ كُلُّ عَيْنٍ باكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيامةِ إلّا ثلاثَ أعْيُنٍ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ غَضَّتْ مِنْ مَحارِمِ اللهِ وَ عَيْنٌ باتَتْ ساهِرَةً فِي سَبيلِ اللهِ[5]

قیامت کے دن تمام آنکھیں روئیں گی سوائے تین آنکھوں کے: وہ آنکھ جو دنیا میں خوف خدا سے روتی ہے، وہ آنکھ جو نامحرم سے گریز کرتی ہے اور وہ آنکھ جو راہ خدامیں پہرہ دینے کے بیدار رہتی ہے

1 تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص 256
2 كافي(ط-الاسلاميه) ج 2، ص 468
3 كافى(ط-الاسلاميه) ج5 ، ص 554
4 بحار الانوار، جلد 93، صفحه 295
5 نور الثقلين، جلد 3، صفحه 583

قال الامام العلیؑ ۔ الْفَضائِلُ أرْبَعَةُ أجْناسٍ: أحَدُها: الْحِكْمَةُ وَ قَوامُها في الْفِكرِ. وَ الثّانِي: الْعِفَّةُ وَ قَوامُها فِي الشَّهْوَةِ وَ الثّالِثُ: الْقُوَّةُ وَ قَوامُها فِي الْغَضَبِ. و الرّابعُ: الْعَدْل وَ قَوامُها فِي اعْتِدالِ قُوَي النَّفْسِ[1]

فضائل چار قسم کے ہیں: ان میں سے ایک: حکمت اور اس کی بنیاد فکر ہے۔ اور دوسرا: عفت شہوت کے باؤجود اور تیسری: طاقت اور غصے میں اس کی مستقل مزاجی۔ اور چوتھا: انصاف جو اعتدال نفس سے پیدا ہوتے ہے

قالت الزهرا(سلام الله علیها) ۔خَيْرٌ لِلنِّساءِ أنْ لا يَرَيْنَ الرِّجالَ وَ لا يَراهُنَّ الرِّجالُ[2]

عورت کی شخصیت کو برقرار رکھنے کے لیے سب سے اچھا کام یہ ہے کہ مرد کو نہ دیکھا جائے اور نہ ہی مرد دیکھے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ حَصِّنُوا أمْوالَكُمْ وَ فَرُوجَكُمْ بِتِلاوَةِ سُورَةِ النُّورِ وَ حَصِّنُوا بِها نِسائَكُمْ فَاِنَّ مَنْ أدْمَنَ قَرائَتَها فِي كُلِّ يَوْمٍ أوْ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَزْنِ أحَدٌ مِنْ بَيْتِهِ أبَداً حَتّي يَمُوتَ[3]

سورہ نور کی تلاوت سے اپنے اہل و عیال کی حفاظت کر و اور اس کے ذریعے اپنی بیویوں کی حفاظت کرو کیونکہ جو شخص اس سورہ کو دن میں ایک مرتبہ پڑھے گا اس کے گھر والوں میں سے کوئی بدکاری نہیں کرے گا۔

☆☆☆☆☆

1 بحار الانوار، جلد 78، صفحه 81
2 بحارالأنوار، جلد 43، صفحه 54،
3 نور الثقلین، جلد 3، صفحه 583

والدین کے حقوق

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَلصَّدَقَةُ عَلى وَجهِها و َاصطِناعُ المَعروفِ وَ بِرُّ الوالِدَينِ و َصِلَةُ الرَّحِمِ تُحَوِّلُ الشَّقاءَ سَعادَةً وَ تَزيدُ فِى العُمرِ وَ تَقى مَصارِ عَ السُّوءِ[1]

مناسب صدقہ، احسان، والدین کے ساتھ نیکی صلہ رحم ادا کرنا غم کو خوشیوں میں بدل دیتا ہے اور زندگی میں اضافہ کرتا ہے اور برے واقعات کو روکتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ اِن اَحبَبتَ اَن يَزيدَ اللّٰه فى عُمُرِكَ فَسُرَّ اَبـَويكَ[2]

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کی عمر میں اضافہ کرے تو اپنے والدین کو خوش رکھیں۔

قال الامام الصادقؑ ۔ ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِنَّ رُخْصَةً بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ وَ وَفَاءٌ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ[3]

تین چیزیں ایسی ہیں جن کو چھوڑنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے چاہئے اچھے ہو یا برے، کسی کے ساتھ وعدہ وفا کرنا عہد کو پورا کرنا، چاہئے اچھے ہو یا برے امانت کو مالک تک پہنچانا چاہئے اچھے ہو یا برے

قال الامام الصادقؑ بِرُّوا آباءَكُمْ يَبِرَّكُمْ اَبْناؤُكُمْ وَ عِفُّوا عَنْ نِساءِ النّاسِ تَعِفَّ نِساؤُكُمْ[1]

---

1 نهج الفصاحه ص549

2 وسايل الشيعه ج18 ، ص372

3 تحف العقول ص367

اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تاکہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے اور لوگوں کی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو تاکہ تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یُقالُ لِلعاقِّ إعمَل مَا شَئتَ فانّی لا أغفِرُ لک[2]

وہ اولاد جن کو عاق ہوا ہے کہا جائے گا جو کرنا ہے کرو نہیں بخشا جائیگا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اَحَبُّ الاعمالِ اِلَی اللهِ الصَّلاۃُ لِوَقتِها ثُمَّ بِرُّ الوالِدَین ثُمَّ الجِهادُ فی سَبیلِ اللهِ[3]

خدا کے نزدیک سب سے اچھی چیز وقت پر نماز ہے، پھر والدین کے ساتھ نیکی ہے، پھر خدا کی راہ میں جنگ ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ بَرَّ بِوَالِدَیْهِ زَادَ اللَّهُ فِي عُمُرِه[4]

جو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اللہ نے اس کی عمر بڑھادی ہے

قال الامام الهادیؑ اَلعُقوقُ یُعقِبُ القِلَّةَ و یُؤَدِّي إلَى الذِّلَّةِ[5]

ایذارسانی اور والدین کی نافرمانی غربت اور ذلت لاتی ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبَوَيْهِ نَظَرَ مَاقِتٍ وَ هُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً[1]

---

1 من لایحضر الفقیه ج4 ، ص21
2 بحار الانوار(ط-بیروت) ج71، ص 80
3 نهج الفصاحه ص167
4 مشکاه الانوار فی غرر الاخبار ص162
5 بحار الأنوار(ط-بيروت) ج 71 ، ص 84

جو شخص اپنے والدین کی طرف ناراض نظروں سے دیکھتا ہے-حالانکہ اس پر ظلم ہوا ہے-خدا اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَتَی رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ص فَقَالَ یا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّی رَاغِبٌ فِی الْجِهَادِ نَشِیطٌ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِی ص فَجَاهِدْ فِی سَبِیلِ اللَّهِ فَإِنَّک إِنْ تُقْتَلْ تَكنْ حَیاً عِنْدَ اللَّهِ تُرْزَقْ وَ إِنْ تَمُتْ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُک عَلَی اللَّهِ وَ إِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كمَا وُلِدْتَ قَالَ یا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِی وَالِدَینِ كبِیرَینِ یزْعُمَانِ أَنَّهُمَا یأْنَسَانِ بِی وَ یكرَهَانِ خُرُوجِی فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فَقِرَّ مَعَ وَالِدَیک فَوَ الَّذِی نَفْسِی بِیدِهِ لَأُنْسُهُمَا بِک یوْماً وَ لَیلَةً خَیرٌ مِنْ جِهَادِ سَنَةٍ[2]

ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے بوڑھے والدین ہیں جو مجھ سے محبت کی وجہ سے میرے ساتھ جہاد پر نہیں جانا چاہتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ رہو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے ایک دن وہ تمہارے ساتھ ایک سال کے جہاد سے بہتر ہیں۔

قالت الزهرا سلام الله علیہا الْزَمْ رِجْلَها، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدامِها، و الْزَمْ رِجْلَها فَثَمَّ الْجَنَّةَ[3]

ہمیشہ ماں کی خدمت کرو اور اس کی حفاظت کرو کیونکہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔اور اس کا نتیجہ آسمانی نعمتیں ہوں گے۔

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج2 ، ص349
2 بحار الانوار، ج 74، ص 52
3 کنزل العمّال، جلد 16، صفحه 462

قال الامام الرضاَ سألَ رجلٌ رسولَ اللهِ - صلّي الله عليه و آله - : ما حقُّ الوالِدِ علي ولدهِ؟ قال: لا يسميّهِ باسْمِهِ، و لا يمشي بين يديهِ و لا يجلسُ قبلَهُ و لا يستَسِبُّ له[1]

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے نام لے کر نہ پکارو، چلتے وقت اس سے آگے مت چلو، اس کے سامنے نہ بیٹھو اور کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے لوگ اس کے باپ پر لعنت اور طعن کریں۔

قال الامام السجادَ حَقُّ أُمِّکَ فَأنْ تَعْلَمَ أنَّها حَمَلَتْکَ حَيْثُ لا يَحْتَمِلُ أحَدٌ أحَداً، و أعْطَتْکَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِها ما لا يُعْطِی أحَدٌ أحَداً، وَوَقَتْکَ بِجَميعِ جَوارِحِها[2]

آپ پر آپ کی والدہ کا حق یہ ہے کہ آپ جان لیں کہ وہ آپ کو اس مقام پر لے گئی ہیں جہاں کوئی دوسرے کو نہیں اٹھاتا اور اپنے دل کے پھل سے آپ کو وہ کچھ دیا جو کوئی دوسرے کو نہیں دیتا اور آپ کو اپنے تمام اعضاء کے زریعے تیری حفاظت کی

☆☆☆☆☆

[1] بحارالانوار، جلد 74، صفحه 45

[2] امالی صدوق، صفحه 371

فرزند صالح

قال الامام الصادقؑ اِذا بَلَغَتِ الجاريَةُ سِتَّ سِنينَ فَلا تُقَبِّلها وَالغُلامُ لا يُقَبِّلُ المَراَ ةَ اِذا جاوَزَ سَبعَ سِنينَ[1]

جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو اسے بوسہ نہ دے اور لڑکا سات سال کی عمر میں عورت کو بوسہ نہ دے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ رَحِمَ اللّٰه اَبَا البَناتِ، اَلبَناتُ مُبارَكاتٌ مُحَبِّباتٌ وَ البَنونَ مُبَشِّراتٌ وَ هُنَّ الباقياتُ الصّالِحاتُ[2]

خدا اس باپ کو سلامت رکھے جس کی بیٹیاں ہوں! لڑکیاں مبارک اور پیاری ہیں، اور لڑکے اچھی خبریں لاتے ہیں۔بیٹیاں صالحین کی باقیات ہیں۔

قال الامام الرضاؑ ۔ لَيْسَ بَيْنَ الْوالِدِ وَ وَلَدِهِ رِبا وَ لا بَيْنَ الزَّوْجِ وَ الْمَرأَةِ رِبا[3]

باپ اور بیٹے کے درمیان اور میاں بیوی کے درمیان کوئی سود (حرام) نہیں ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إنّ الوَلدَ الصّالِحَ رَيحانَةٌ مِن رَياحِينِ الجَنَّةِ[4]

فرزند صالح جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے

قال الامام العلیؑ وَلَدُ السُّوءِ يهْدِمُ الشَّرَفَ وَ يشينُ السَّلَفَ[5]

---

1 مكارم الأخلاق ص 223
2 مستدرك الوسائل ج 15، ص 115
3 فقه الرضا ص 258
4 اصول كافى ج 10 ص 3
5

برے بچے انسانی عزت کو تباہ کرتے ہے اور ماضی کی ساکھ کو داغدار کرتے ہے۔

قال رسول الله الوَلَدُ الصّالِحُ رَيحانَةٌ مِن اللّهِ ، قَسَمَها بَينَ عِبادِهِ[1]

ایک لائق بچہ خدا کی طرف سے ایک خوشبودار گلدستہ ہے جسے وہ اپنے بندوں میں تقسیم کرتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَدِّبُوا اَوْلادَكُمْ فی بُطونِ اُمَّهاتِهِمْ. قيلَ: وَكَيْفَ ذلِكَ يا رَسُولَ اللّهِ ؟ فَقالَ:بِاِطْعامِهِمُ الْحَلالَ[2]

اپنے بچوں کی پرورش ان کی ماؤں کے پیٹوں میں کریں۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال کھانے سے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَنْ وُ لِدَ لَهُ مَولودٌ فَلْيُؤَذِّنْ فى اُذُنِهِ الْيُمْنى بِاَذانِ الصَّلاةِ وَلْيُقِمْ فِىالْيُسْرى فَاِنَّها عِصْمَةٌ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيمِ [3]

جس کو بچہ پیدا ہو جائے وہ اپنے بچہ کی دائیں کان میں ازان اور اقامت بائیں کان میں کہے۔ کیونکہ یہ شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

قال الامام الرضاً اَلرَّضاعُ واحِدٌ وَ عِشْرونَ شَهْرا، فَما نَقَصَ فَهُوَ جَورٌ عَلَى الصَّبِىّ[4]

بچے کو اکیس ماہ دودھ پلائیں اگر اس سے کم کریں تو بچے پر اتنا ہی ظلم ہے۔

---

[1] منتخب میزان الحکمۃ : 612
[2] جنگ مہدوی
[3] اصول کافی ج6 ص 24
[4] کافی ج6 ص 40

قال رسول الله ﷺ مَرَّ عيسَى بنُ مَريمَ(ع) بِقَبرٍ يعَذَّبُ صاحِبُهُ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِن قابِلٍ فَإِذا هُوَ لا يعَذَّبُ، فَقالَ: يا رَبِّ مَرَرتُ بِهذَا القَبرِ عامَ أَوَّلَ: فَكانَ يعَذَّبُ، ومَرَرتُ بِهِ العامَ فَإِذا هُوَ لَيسَ يعَذَّبُ؟ فَأَوحَى اللهُ إِلَيهِ: أَنَّهُ أدرَک لَهُ وَلَدٌ صالِحٌ فَأَصلَحَ طَرِيقا وآوى يتيما، فَلِهذا غَفَرتُ لَهُ بِما فَعَلَ ابنُهُ[1]

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک قبر کے اوپر سے گزرے جس کے مالک کو اذیت دی جارہی تھی۔ایک سال بعد وہ اسی قبر پر گیا اور دیکھا کہ اب اسے عذاب نہیں دیا گیا۔اس نے کہا: اے خدا! پچھلے سال میں اس قبر پر سے گزرا تھا اور اس کے مالک کو عذاب دیا گیا تھا اور اس سال جب میں اس قبر سے گزروں گا تو اسے عذاب نہیں ہو گا؟!

خدا نے اس پر نازل کیا: "اس کا ایک نیک بیٹا تھا جو بڑا ہوا اور ایک راستہ بنایا اور ایک یتیم کو پناہ دی، اور میں نے اسے اس کے بیٹے کے کیے کے لیے اسے معاف کر دیا۔

قال الامام العلیؑ ـ ما سَألتُ ربِّي أولادا نُضْرَ الوَجهِ، ولاسَألتُهُ وَلَدا حسَنَ القامَةِ ، ولكنْ سَألتُ ربِّي أولادا مُطِيعِينَ للّه وَجِلِينَ مِنهُ ؛ حتّى إذا نَظَرتُ إلَيهِ وهُو مُطيعٌ للّه قَرَّت عَيني[2]

میں نے اپنے رب سے خوبصورت بچے نہیں مانگے اور نہ ہی خوبصورت قد و قامت بچے مانگے، بلکہ میں نے اپنے رب سے ایسے بچے مانگے جو اللہ کے فرمانبر دار ہوں اور اس سے ڈرتے ہوں، تاکہ جب میں اسے دیکھوں کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو میری آنکھیں کھل اٹھیں گی۔

قال الامام الصادقؑ ميراثُ اللّه مِن عَبدِهِ المؤمنِ وَلَدٌ صالِحٌ يَستَغفِرُ لَهُ[3]

خدا کی وراثت اپنے مومن بندے سے ایک صالح بچہ ہے جو اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔

[1] الكافی: ج ۶ ص ۳
[2] منتخب ميزان الحكمة : 612
[3] منتخب ميزان الحكمة : 612

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا مَاتَ اَلرَّجُلُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ[1]

جب بھی آدمی مرتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور دنیا سے اس کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے جو قطع نہیں ہوتے ہیں صدقہ جاریہ جو اس نے دی ہو یا ایک ایسا علم جس سے لوگ فایدہ لے یا اولاد صالح جو اس نے چھوڑا ہو جو اسکے لئے دعا کرتا ہو

قال الامام الصادقؑ قالَ مُوسَى بْنُ عِمْرانَ: يارَبِّ أَيُّ الْأَعْمالِ أَفْضَلُ عِنْدَكَ؟ فَقالَ: حُبُّ الْأَطْفالِ فَإِنَّ فِطْرَتَهُمْ عَلى تَوْحيدى. فَإِنْ أَمِتُّهُمْ أُدْخِلْهُمْ بِرَحْمَتى جَنَّتى[2]

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب آپ کے نزدیک کون سا اعمال بہتر ہے؟ خدا نے فرمایا: بچوں سے محبت کرنا، کیونکہ ان کی فطرت میری وحدانیت پر مبنی ہے، اور جب یہ بچے مرتے ہیں تو، میں انہیں اپنی رحمت سے جنت میں لے جاتا ہوں۔

قال الامام الصادقؑ أَكْرِمُوا أَوْلادَكُمْ وَأَحْسِنُوا ءادابَهُمْ يُغْفَرْلَكُمْ[3]

اپنے بچوں کی عزت کریں اور ان کے اخلاق کو بہتر بنائیں تاکہ آپ کو بخشا جائے۔

☆☆☆☆☆

1 إرشاد القلوب ج١ ص١۴

2 بحارالانوار، ج 104، ص 105

3 وسائل الشيعة، ج 15، ص 195

آخرت

قال رسول الله ﷺ فلِيَتَزَوَّدِ العَبدُ مِن دُنياهُ لآخِرَتِهِ ، وَ مِن حَياتِهِ لِمَوتِهِ وَ مِن شَبابِهِ لِهَرَمِهِ ، فَاِنَّ الدُّنيا خُلِقَت لَكُم وَ انتُم خُلِقتُم لِلآخِرَةِ[1]

انسان کو اپنی آخرت کے لیے دنیا سے، زندگی سے موت اور جوانی سے بڑھاپے کا سامان اٹھانا چاہیے، کیونکہ یہ دنیا تمہارے لیے بنائی گئی ہے اور تم آخرت کے لیے پیدا کیے گئے ہو

قال الامام العلیؑ أَفضَلُ النّاسِ عَقلاً أَحسَنُهُم تَقديرا لِمَعاشِهِ و أَشَدُّهُمُ اهتِماما بِإِصلاحِ مَعادِهِ[2]

عقلمند وہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی کے معاملات میں بہتر منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اپنی آخرت کی اصلاح کے لیے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ اَمامَكَ وَ اِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ اَمامَكَ وَ لَنْ تَرى الخَيْرَ وَ الشَّرَّ اِلاّ بَعْدَ الاْآخِرَةِ لاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِى الْجَنَّةِ وَ الشَّرَّ كُلَّهُ فِى النّارِ؛[3]

تمام اچھائی اور برائی آپ کے سامنے ہے اور آپ آخرت کے علاوہ کبھی بھی حقیقی نیکی اور بدی کو نہیں دیکھ پائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خیر کو جنت میں اور تمام برائیوں کو جہنم میں رکھا ہے۔

---

1 مجموعه ورام) ج 1، ص 131

2 تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص52

3 تحف العقول، ص 306

قال الامام العلیؑ مَنْ کانَ فیهِ ثَلاثٌ سَلِمَتْ لَهُ الدُّنْیا وَ الْآخِرَةُ: یَأْمُرُ بِالْمَعْروفِ وَ یَأْتَمِرُ بِهِ وَ یَنْهی عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یَنْتَهی عَنْهُ وَ یُحافِظُ عَلی حُدودِ اللّٰہ جَلَّ وَ عَلا [1]

جس میں تین خصلتیں ہوں گی اس کی دنیا اور آخرت محفوظ رہے گی: وہ نیکی کا حکم دے گا اور خوداس پر عمل کرے گا، وہ نہی از منکر کریگا۔اور خود کواس سے بچائے گا ۔اور حدود الٰہی کی حفاظت کرے گا۔

قال الامام العلیؑ لَیسَ بِمُؤمِنٍ مَن لَم یَهتَمَّ بِاِصلاحِ مَعادِهِ[2]

جو اپنی قیامت اور آخرت کی اصلاح کے پابند نہیں وہ مومن نہیں۔

قال الامام السجادؑ ۔ اَشَدُّ ساعاتِ ابنِ آدَمَ ثَلاثٌ: السّاعَةُ الّتی یُعایِنُ فیها مَلَکَ المَوتِ وَ السّاعَةَ الّتی یَقومُ فیها مِن قَبرِهِ وَالسّاعَةُ الّتی یَقِفُ فیها بَینَ یَدَیِ اللهِ تَبارکَ وَ تَعالی[3]

انسان کی مشکل ترین گھڑیاں تین جگہوں پر ہیں: وہ گھڑی جب وہ ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کو دیکھتا ہے اور جب وہ قبر سے نکلتا ہے اور جب خدا تعالٰی کے حضور کھڑا ہوتا ہے میدان محشر میں۔

قال الامام العلیؑ اِنَّ الیَومَ عَمَلٌ و لاحِسابٌ وَغَداً حِسابٌ وَ لاعَمَلٌ[4]

آج بغیر حساب کے عمل کادن ہےاور کل بغیر عمل کے حساب کادن ہے۔

[1] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص332
[2] فهرست غرر، ص ٦
[3] بحار، ج ٧، ص ١٠٥
[4] فهرست غرر، ص ٤

قال الامام العلیؑ اِنَّما الدُّنیا مُنتَهی بَصَرِ الأَعمی لایُبْصِرُ مِمّا وَراءَهَا شَیئاً، والبَصیرُ یُنفِذُها بَصَرُهُ وَ یَعلَمُ أَنَّ الدّارَ وَراءَها

دل کے اندھے کا منتہائے نظر یہی دنیا ہوتی ہے کہ اسے اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور نظر رکھنے والے کی نگاہیں اس سے پار چلی جاتی ہیں اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہے کی اس کے بعد بھی ایک گھر ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ شَرُّ النّاسِ مَن باعَ آخِرَتَهُ بِدُنیاهُ وَ شرٌّ مِن ذلِكَ مَن باعَ آخِرَتَهُ بِدُنیا غَیرِهِ[1]

بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے بیچ دیتے ہیں اوراس بھی بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کو دوسروں کے دنیا کی خاطر بیچ دیتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ اِنَّ فیالقِیامَةِ خَمسینَ مَوقِفاً کُلّ مَوقِفٍ مِثْلَ اَلفِ سَنَةٍ مَمّا تَعُدوُّنَ[2]

قیامت کے دن پچاس جگہوں پہ بازرسی ہوگی جن میں سے ہر ایک جگہ پر دنیا کے سالوں کے حساب سے ایک ہزار سال تک چلے گا۔

قال الامام العلیؑ لایَشغَلَنَّكَ عَنِ العَمَلِ لِلآخِرَةِ شُغلٌ فَاِنَّ المُدَّةَ قَصیرَةٌ[3]

خبردار کوئی بھی چیز آپ کواپنی آخرت کی عمل کرنے سے نہیں روکتی جو کہ ایک مختصر موقع اور مختصر وقت ہے۔

قال الامام الصادقؑ اِنّ اَهلَ جَهنَّمَ اذا دَخلوها هَوَوا فیها مسیرةَ سبعینَ عاماً (فَتَضْرِبُهُم زَفیرُها) فَاِذا بلغوا اعلاها قُمِعوا بِمقامِعَ مِن الحَدیدِ وَ أُعیدوا فی دَرَكِها[1]

---

[1] وسایل الشیعہ ج 16 ص 56

[2] (سفینه، ج ۲، ص ٤٥

[3] فهرست غرر، ص ٦

جب جہنمیوں کو جہنم میں پھینکے جاتے ہیں تو نیچے پہنچتے پہنچتے ستر سال لگ جاتے ہے دو مرتبہ اا نہیں اپر پھینکتے ہے اور لوہے کی گرزوں سے مارتے ہے اور دوبارہ جہنم کی تہ میں پھینکتے ہے اور وہ ہمیشہ اس طرح کے عذاب میں چکھتے رہینگے۔

قال الامام الباقرؑ اذا دَخَلَ اَهلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ وَ اهلُ النّارِ النّارَ جیءَ بالمَوتِ فَیُذبَحُ کَالکبشِ ثُمَّ یُقالُ: خُلودٌ فلاموتَ ابداً.

جب اہل جنت جنت میں داخل ہوتے ہیں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہوتے ہیں تو موت کو لاتے ہیں اور اسے بھیڑ کی طرح ذبح کرتے ہیں اور کہتے ہے آپ ہمیشہ کے لیے ہے اور آپ دوبارہ کبھی نہیں مریں گے

قال الامام الباقرؑ اِنَّ اَهلَ النّارِ یَتعاوُون فیها کما یَتعاوَی الکِلابُ وَ الذّئابُ[2]

اہل جہنم، کتے اور بھیڑیوں کی طرح درد اور جلنے والے عذاب کی شدت سے مسلسل چیختے رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

[1] لئالیالأخبار، ج ۵، ص ۱۵۲
[2] بحار، ج ۸، ص ۲۸۱

گھر کے بارے میں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ بَيْتٍ لَا يَدْخُلُ فِيهِ الضَّيْفُ لَا يَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ[1]

جس گھر میں مہمان داخل نہ ہو فرشتے داخل نہیں ہوں گے۔

قال الامام الباقرؑ اِذا دَخَلَ اَحَدُكُم عَلى اَخيهِ فى رَحلِهِ فَليَقعُد حَيثُ يَأمُرُهُ صاحِبُ الرَّحلِ فَاِنَّ صاحِبَ الرَّحلِ اَعرَفُ بِعَورَةِ بَيتِهِ مِنَ الدّاخِلِ عَلَيهِ[2]

جب بھی تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے گھر میں داخل ہو، جہاں مالک مکان کہے، وہیں بیٹھ جائے، کیونکہ مالک مکان مہمان سے زیادہ اپنے کمرے کی حالت سے واقف ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مِن سَعادَةِ المَرءِ المُسلِمِ الزَّوجَةُ الصّالِحَةُ و َالمَسكَنُ الواسِعُ وَ المَركَبُ البَهىُّ وَ الوَلَدُ الصّالِحُ[3]

ایک مسلمان مرد کے لیے خوشی یہ ہے کہ ایک اچھی بیوی، ایک بڑا گھر، ایک آرام دہ آمدورفت کا ذریعہ اوراولاد صالح ہو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذا دَخَلَ اَحَدُكُم بَيتَهُ فَليُسَلِّم، فَاِنَّهُ يُنزِلُهُ البَرَكَةَ وَ تُؤنِسُهُ المَلائِكَةُ[4]

---

1 جامع الأخبار(شعیری) ص 136

2 قرب الإسناد(ط-الحدیثه) ص 69

3 بحارالأنوار(ط-بیروت) ج73، ص155

4 علل الشرایع ج 2، ص 583

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو سلام کروکیونکہ سلام کرنے سے برکت ہوتی ہے اور فرشتے سلام کرنے والے سے محبت کرتے ہیں

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بَيتٌ لا صِبيانَ فيهِ لا بَرَكَةَ فيهِ[1]

جس گھر میں بچے نہ ہواس میں کوئی برکت نہیں ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم غَسلُ اِلناءِ وَ طَهارَةُ الفِناءِ يورِثانِ الغِنى[2]

برتن دھونا اور صحن کی صفائی کرنا دولت مندی کا خزانہ ہے۔

قال الامام العلیؑ نَظِّفوا بُيوتَكُم مِن حَوكِ العَنكَبوتِ، فَاِنَّ تَركَهُ فِى البَيتِ يورِثُ الفَقرَ[3]

اپنے گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف کریں کیونکہ اسے گھر میں چھوڑنے سے غربت آئے گی۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا تُبَيِّتُوا القُمامَةَ فى بُيوتِكُم وَ اَخرِجوها نَهارا، فَاِنَّها مَقعَدُ الشَّيطانِ[4]

رات کو اپنے گھروں میں کچرا نہ رکھیں اور دن کو گھر سے باہر نکالیں کیونکہ کوڑاکرکٹ شیطان کا ٹھکانہ ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بَيتُ الشَّياطينِ مِن بُيوتِكُم بَيتُ العَنكَبوتِ[1]

---

1 نهج الفصاحه ص374
2 نهج الفصاحه ص584
3 قرب الاسناد(ط-الحديثه) ص52
4 من لا يحضره الفقيه ج 4، ص 5

تمہارے کمروں میں مکڑیوں کے گھر شیطانوں کا بسیرا ہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - إِنَّ الْبَيْتَ إِذَا كَثُرَ فِيهِ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ كَثُرَ خَيْرُهُ وَ اتَّسَعَ أَهْلُهُ وَ أَضَاءَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الدُّنْيَا[2]

وہ گھر جس میں کثرت سے قرآن پڑھا جاتا ہے، اس کی بھلائی بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کے لوگوں کے رزق میں وسعت دی جاتی ہے اور وہ گھر آسمان والوں کے لیے اس طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - خَيرُ بَيتٍ فِى المُسلِمينَ بَيتٌ فيهِ يَتيمٌ يُحسَنُ إِلَيهِ وَ شَرُّ بَيتٍ فِى المُسلِمينَ بَيتٌ فيهِ يَتيمٌ يُساءُ إِلَيهِ أَنَا وَ كافِلُ اليَتيمِ فِى الجَنَّةِ هكَذا[3]

مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور مسلمانوں کا سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور وہ اس کے ساتھ برائی کریں

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا اسطرح رہینگے جنت میں (انگلیوں کو ملایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

قال الامام الباقرؑ مِن شَقاءِ العَيشِ ضِيقُ المَنزِلِ[4]

زندگی کی مشکلات میں سے ایک بے گھری ہے۔

---

1 كافى(ط-الاسلاميه) ج 6، ص 532

2 كافى(ط-الاسلاميه) ج2، ص610

3 نهج الفصاحه ص470

4 الوافى ج 20 ص 790

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن بَنى بُنيانا رِياءً و سُمعَةً حَمَلَهُ يَومَ القِيامَةِ إلى سَبعِ أرَضِينَ ، ثُمّ يُطَوِّقُهُ نارا تُوقَدُ في عُنُقِهِ ، ثُمّ يُرمى بهِ في النارِ . فقُلنا : يا رسولَ اللّهِ ، كَيفَ يَبنِي رِياءً و سُمعةً ؟ قالَ : يَبني فَضلاً على ما يَكفِيهِ أو يَبني مُباهاة[1]

جس نے دکھاوے اور شہرت کے لیے کوئی عمارت بنائی، وہ قیامت کے دن اسے اپنی پیٹھ پر سات زمینوں تک لے جائے گا، پھر وہ جلتی ہوئی آگ کو گریبان کی شکل میں اس کے گلے میں پڑے گی، اور پھر آگ میں پھینک دیا جائے گا ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اپنا نام کیسے بناتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی ضرورت اور کفایت کے علاوہ اسے فخر کے لیے بناتا ہے۔

قال الامام العليّ مَعاشِرَ الناسِ (المُسلمينَ)، اِتَّقُوا اللّهَ ، فَكَم مِن مُؤَمِّلٍ ما لا يَبلُغُهُ و بانٍ ما لا يَسكُنُهُ ، و جامعٍ ما سَوفَ يَترُكُهُ[2]

اے لوگو (مسلمانو)! خوف خدا کرو اکثر وہ شخص جو خواب دیکھتا ہے اور اسے پورا نہیں کرتا اور عمارت بناتا ہے اور اس میں نہیں رہتا اور پیسے جمع کرتا ہے اور جلد ہی اسے چھوڑ دیتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن باعَ دارا ثُمّ لم يَجعَلْ ثَمَنَها في مِثلِها لَم يُبارَكْ لَهُ فيها[3]

جس نے کوئی گھر بیچا اور اس گھر کے پیسے سے دوسرا مکان نہ خریدا تو اس کے پیسے میں برکت نہیں ہو گی۔

☆☆☆☆☆

[1] بحار الأنوار : 30/360/76
[2] ميزان الحكمه ج 3 ص 1021
[3] كنز العمّال : 5440

لوگوں میں صلح کرنا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ أَلا اُخبِرُكُم بِأَفضَلَ مِن دَرَجَةِ الصِّيامِ وَالصَّلاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ صَلاحُ ذاتِ البَينِ، فَإِنَّ فَسادَ ذاتِ البَينِ هِىَ الحالِقَةُ[1]

کیامیں تمہیں نماز، روزہ اور زکوۃ سے زیادہ نیکی کی خبر نہ دوں؟ یہ لوگوں کے درمیان اصلاح ہے، کیونکہ لوگوں کے درمیان تعلقات کے خراب کو صحیح کرنا ہی دین کی جڑ ہے۔

قال الامام الكاظمؑ طوبى لِلمُصلِحينَ بَينَ النّاسِ، أُولئِكَ هُمُ المُقَرَّبونَ يَومَ القيامَةِ[2]

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو لوگوں میں اصلاح کرنے والے ہیں، جو قیامت کے سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہیں۔

قال الامام الصادقؑ لِلمُفَضَّلِ ۔ : إِذا رَأَيتَ بَينَ اثنَينِ مِنْ شيعَتِنا مُنازَعَةً فَافتَدِها مِنْ مالى[3]

آپ نے مفضل سے فرمایا: جب بھی تم ہمارے دو شیعوں کے درمیان جھگڑا دیکھو تو میرے مال سے ان کے درمیان تنازعہ ختم کرو۔

قال الامام الصادقؑ صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا الله : إِصلاحٌ بَينَ النّاسِ إِذا تَفاسَدوا، وَ تَقارُبٌ بَينَهُم إِذا تَباعَدوا[4]

---

1 نهج الفصاحه ص240
2 تحف العقول ص 393
3 كافى(ط-الاسلاميه) ج2، ص209
4 كافى(ط-الاسلاميه) ج2، ص209

وہ صدقہ جو خدا کو پسند ہے: لوگوں کے درمیان جب ان کے تعلقات کشیدہ ہوں تو ان کی اصلاح کرنا اور جب بھی وہ جدا ہوتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے کے قریب لانا۔

قال الامام الصادقؑ اَلکَلامُ ثَلاثَۃٌ: صِدقٌ و کِذبٌ و اِصلاحٌ بَینَ النّاسِ قالَ: قیلَ لَہُ: جُعِلتُ فِداكَ مَا الصلاحُ بَینَ النّاسِ؟ قالَ: تَسمَعُ مِنَ الرَّجُلِ کَلاما یَبلُغُہُ فَتَخبُثُ نَفسُہُ، فَتَلقاہُ فَتَقولُ: سَمِعتُ مِن فُلانٍ قالَ فیكَ مِنَ الخَیرِ کَذا و کَذا، خِلافَ ما سَمِعتَ مِنہُ[1]

کلمات کی تین قسمیں ہیں: حق و باطل اور لوگوں کی اصلاح، آپؑ سے پوچھا گیا: میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہو لوگوں کی اصلاح کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا تم کسی سے کسی دوسرے کے بارے میں کوئی بات سنتے ہوا گر وہ بات اس تک پہنچ جائے تو وہ پریشان ہو جائے گا۔ تو آپ دوسرے کو دیکھتے ہیں اور جو کچھ آپ نے سنا ہے اس کے بر خلاف آپ اس سے کہتے ہیں: میں نے ایسے شخص سے سنا جس نے آپ کی بھلائی میں فلاں فلاں کہا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ أَیُّمَا مُسْلِمَیْنِ تَہَاجَرَا فَمَکَثَا ثَلَاثاً لَا یَصْطَلِحَانِ إِلَّا کَانَا خَارِجَیْنِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ لَمْ یَکُنْ بَیْنَہُمَا وَلَایَۃٌ فَأَیُّہُمَا سَبَقَ إِلَی کَلَامِ أَخِیہِ کَانَ السَّابِقَ إِلَی الْجَنَّۃِ- یَوْمَ الْحِسَابِ[2]

وہ دونوں مسلمان جو ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور تین دن تک غصہ کرتے رہتے ہیں اور صلح نہیں کرتے، دونوں نے اسلام چھوڑ دیا اور ان کے درمیان کوئی مذہبی تعلق نہیں ہے اور ان میں سے جس نے بھی اپنے بھائی سے جلد از جلد بات کرتا ہے۔ وہ جنت میں جاتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللّٰہ أَحَبَّ الکَذِبَ فِی الصَّلاحِ و أَبغَضَ الصِّدقَ فِی الفَسادِ[1]

[1] کافی(ط-الاسلامیہ) ج2، ص341،
[2] کافی(ط-الاسلامیہ) ج2، ص345

خدا کو صلح میں بولنے والا جھوٹ فساد پیدا کرنے والے سچ سے زیادہ پسند ہے۔

قال الامام العلیؑ إنْ سَمَتْ هِمَّتُكَ لِإصْلَاحِ النَّاسِ فَابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَإِنَّ تَعَاطِيَكَ صَلَاحَ غَيْرِكَ وَ أَنْتَ فَاسِدٌ أَكْبَرُ الْعَيْب[2]

اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہتے ہیں تو خود سے شروعات کریں کیونکہ آپ کے بدعنوان ہوتے ہوئے دوسروں کی اصلاح کی پوری کوشش کرنا سب سے بڑی خامی ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَن اَصلَحَ فيما بَينَهُ وَ بَينَ اللهِ اَصلَحَ اللهُ ما بَينَهُ و بَينَ النَّاسِ[3]

جو اپنے اور اپنے خدا کے درمیان صلح کرتا ہے، خدا اس کے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرتا ہے۔

قال الامام الهادیؑ لا تَطلُبِ الصَّفاءَ مِمَّن كَدَرتَ عَلَيهِ[4]

جس سے تم نے دھوکہ کھایا ہے اس کے لیے دعا کرو۔

قال الامام العلیؑ مِن واجِبِ حُقُوقِ اللَّهِ عَلَى العِبادِ النَّصيحَةُ بِمَبلَغِ جُهدِهِم وَ التَّعاوُنُ عَلى إقامَةِ الحَقِّ بَينَهُم[5]

بندوں پر خدا کے واجب حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور آپس میں حق کو قائم کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔

---

1 وسائل الشیعه ج12، ص252
2 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص237
3 محاسن ص29
4 بحار الانوار(بیروت) ج71 ، ص181
5 بحار الانوار(ط-بیروت) ج27 ، ص252

قال الامام العلیؑ اصلاحٌ ذاتِ البَینِ اَفضَلُ مِن عامَّةِ الصَّلاةِ و الصّیامِ[1]

مسلمانوں کے درمیان صلح تمام (مستحبی) نمازوں اور روزوں سے بلند ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تُعرَضُ اعمالُ النّاسِ فی کُلّ جُمعَةٍ مَرَّتَینِ: یَومَ اِلاِثنَینِ وَ یَومَ الخَمیسِ فَیُغفَرُ لِکُلِّ عَبدٍ مؤمنٍ الاّ مَن کانَت بَینَهُ و بَینَ أَخیهِ شَحناءُ[2]

لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں: سوموار اور جمعرات اور ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے سوائے دو کے جو آپس میں دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔

قال الامام الباقرؑ رَحِمَ اللهُ امْرَأً اَلَّفَ بینَ وَلِیَّیْنِ لَنا. یا مَعاشِرَ المُؤمنینَ تَأَلَّفوا وَ تَعاطَفوا[3]

خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے دو عاشقوں اور شیعوں کے درمیان دوستی اور الفت بخشے۔ اے ایمان والو! اپنے درمیان ہمیشہ شفقت اور ہمدردی قائم رکھیں۔

☆☆☆☆☆

[1] نهج‌البلاغه، نامة ٤٧
[2] بحار، ج ٧٤، ص ٣٧٥
[3] سفینه، ج ٢، ص ٦٩٨

قرض

قال رسول اللہ ﷺ اَلصَّدَقَۃُ بِعَشرَۃٍ وَ القَرضُ بِثَمانِیَۃَ عَشرَ وَ صِلَۃُ الاِخوانِ بِعِشرِینَ وَ صِلَۃُ الرَّحِمِ بِاَربَعَۃٍ وَ عِشرِینَ[1]

صدقہ دینا، دس نیکیاں، قرض دینا، اٹھارہ نیکیاں، بھائیوں سے تعلق داری، بیس نیکیاں اور صلہ رحم انجام دینے کی چوبیس نیکیاں ہیں

قال الامام الصادقؑ لَا خَیْرَ فِیمَنْ لَا یُحِبُّ جَمْعَ الْمَالِ مِنْ حَلَالٍ فَیَکُفَّ بِہِ وَجْہَهُ وَ یَقْضِيَ بِہِ دَیْنَہ[2]

جو کوئی مال جمع کرنا پسند نہ کرے جو اس کی عزت باقی رکھے قرض ادا کرے اس میں اچھائی نہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَمْوالَ النّاسِ یُرِیدُ أَداءَھا أَدَّی اللّٰہ عَنْہُ وَ مَنْ أَخَذَھا یُرِیدُ إِتْلافَھا اَتْلَفَہُ اللّٰہ[3]

جس نے لوگوں کا مال لیا اور اسے ادا کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرے گا (اس کی مدد کرے گا) اور جس نے لوگوں کا مال لیا اور اسے ضائع کرنے کا ارادہ کیا اللہ اسے ضائع کردے گا۔

قال رسول اللہ ﷺ إِنَّ اللّٰہ تَعالی مَعَ الدّائِنِ حَتّی یَقْضیَ دَیْنَہُ مالَمْ یَکُنْ دَیْنُہُ فیما یَکْرَہُ اللّٰہ[1]

1 اصول کافی ج 4 ص 10
2 من لا یحضرہ الفقیہ ج3، ص 166
3 نہج الفصاحہ ص762

قرض لینے والے کا قرض ادا کرنے میں خدا اس کا مددگار ہے بشرطیکہ اس کا قرض خدا کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم- مَنْ أَقْرَضَ مَلْهوفا فَأَحْسَنَ طِلْبَتَهُ اسْتَأْنَفَ الْعَمَلَ وَ أَعْطاهُ اللّه بِكُلِّ دِرْهَمٍ أَلْفَ قِنْطارٍ مِنَ الْجَنَّةِ؛[2]

جو کوئی مصیبت زدہ کو قرض دیتا ہے اور اسے لینے میں اخلاق سے کام لے اس سے اس کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے، وہ دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے گا، اور خدا اسے ہر درہم کے بدلے جنت میں ہزار قدر (بہت مال) عطا فرمائے گا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - مَنِ احْتاجَ إِلَيْهِ أَخوهُ الْمُسْلِمُ فی قَرْضٍ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ حَرَّمَ اللّه عَلَيْهِ ريحَ الْجَنَّةِ[3]

کسی مسلمان بھائی کو قرض کی ضرورت ہو اور وہ کسی پر محتاج ہو کوئی شخص قرض دینے کی قدرت رکھتا ہو اور وہ قرض نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دیتا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كَما لا يَحِلُ لِغَريمِكَ أَنْ يَمْطُلَكَ و َهُوَ مُؤْسِر ٌفَكَذلِكَ لا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَعْسِرَهُ إِذا عَلِمْتَ أَنَّهُ مُعْسِرٌ[4]

جس طرح تم سے قرض لینے والے کے لیے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز نہیں، اسی طرح تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اس سے مطالبہ کرنا حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ غریب ہے۔

---

1 نہج الفصاحہ ص303
2 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص 289
3 امالی (صدوق) ص 430
4 مجموعہ ورام ج2 ، ص265

قال الامام الرضاؑ اِعْلَمْ أَنَّه مَنِ اسْتَدانَ دَيْنا وَ نَوى قَضاءَهُ، فَهُوَ فى أَمانِ اللّٰه حَتّى يَقْضيَهُ، فَإنْ لَمْ يَنْوِ قَضاءَهُ فَهُوَ سارِقٌ[1]

جس نے قرض لیا اگر وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ کر لے تو وہ خدا کی حفظ وامان میں ہے جب تک ادا کریں۔لیکن اگر وہ اس کے مالک کو واپس کرنے کا فیصلہ نہ کرے تو وہ چور شمار ہوتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَنْ أَرادَ ان تُسْتَجابُ دَعْوَتُهُ و اَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ[2]

جو چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کے دکھوں کا مداوا ہو تو غریبوں کو مہلت دے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ أَقِلَّ مِنَ الدَّيْنِ تَعِشْ حُرّا[3]

قرض کم لے تاکہ آزاد رہو

قال الامام الصادقؑ فَإنْ اَعْطاهُ اَكْثَرَ مِمّا اَخَذَهُ بلا شَرْطٍ بَيْنَهُما فَهُوَ مُباحٌ لَهُ، وَ لَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰه ثَوابٌ فيما اَقْرَضَهُ؛[4]

اگر قرض لینے والا بغیر پیشگی معاہدے کے قرض دینے والے کو نفع دیتا ہے تو یہ جائز ہے لیکن قرض دینے والے کو خدا کی طرف سے اجر نہیں ملے گا۔

قال الامام العلیؑ وَ اغْتَنِمْ مَنِ اسْتَقْرَضَكَ فى حالِ غِناكَ لِيَجْعَلَ قَضاءَهُ لَكَ فى يَوْمِ عُسْرَتِكَ[5]

---

1 فقه الرضا ص 268
2 نهج الفصاحه ص759
3 نهج الفصاحه ص235
4 وسايل الشيعه ج18 ، ص161
5 نهج البلاغه، از نامه 31

غنیمت جان لو جو تم سے اس وقت قرض لے جب تم امیر ہو، تاکہ تمہاری مصیبت کے دن ادا کرنے کے لیے۔

قال رسول اللہ ﷺ اَلدَّیْنُ دَیْنانِ: فَمَنْ ماتَ وَ هُوَ یَنْوی قَضاءَهُ فَاَنَا وَلیُّهُ وَ مَنْ ماتَ وَ لا یَنْوی قَضاءَهُ فَذاكَ الَّذی یُؤخَذُ مِنْ حَسَناتِهِ لَیْسَ یَوْمَئِذٍ دینارٌ وَ لا دِرْهَمٌ[1]

قرض کی دو قسمیں ہیں: جو فوت ہو جائے اور اس کا قرض ادا کرنے کا ارادہ کیا ہو، میں اس کا ولی ہوں گا، اور جو شخص مر جائے اور اس کا قرض ادا نہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے اعمال صالحہ اس قرض کے بدلے میں لیا جائیگا۔ کیونکہ نہ دینار ہے نہ درہم۔اس دن

قال الامام العلیؑ اِیّاکُمْ وَ الدَّیْنَ فَاِنَّهُ مَذَلَّةٌ بِالنَّهارِ، وَ مَهَمَّةٌ بِاللَّیلِ وَ قَضاءٌ فِی الدُّنْیا وَ قَضاءٌ فِی الْآخِرَةِ؛[2]

قرض کے بوجھ تلے نہ دب جاؤ کیونکہ قرض دن کو خواری اور رات کا غم ہے اور اس کی دنیا اور آخرت میں ادائیگی ہے۔

قال الامام الصادقؑ ثَلاثٌ تُورِثُ المَحَبَّه: الدَینُ وَ التَّواضُعُ وَ البَذلُ[3]

تین چیزیں ہیں جو محبت لاتی ہیں: قرض دینا، عاجزی اور بخشش۔

☆☆☆☆☆

1 نہج الفصاحه ص490،
2 اصول کافی ج 5 ص 95
3 تحف العقول ص 316

صدقہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّدَقَةُ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ وَ هِيَ أَنْجَحُ دَوَاءً وَ تَدْفَعُ الْقَضَاءَ وَ قَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً وَ لَا يَذْهَبُ بِالْأَدْوَاءِ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ الصَّدَقَة[1]

صدقہ آفات کو دور کرتا ہے اور سب سے مؤثر دوا ہے۔یہ قضاءکو بھی ٹال دیتاہے اور دعا اور خیرات کے علاوہ درد اور بیماری کو کوئی چیز دور نہیں کر سکتے۔

قال الامام العلیؑ كَفِّروا ذُنوبَكُم وَ تَحَبَّبوا اِلی رَبِّكُم بِالصَّدَقَةِ وَ صِلَةِ الرَّحِمِ[2]

اپنے گناہوں کو صدقہ اور صلہ رحم سے پاک کر اور اپنے رب کا محبوب بنو۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلضّیافَةُ اَوَّلُ یَومٍ وَ الثانی وَ الثالثُ وَ ما بَعدَ ذلِكَ فَاِنَّها صَدَقَةٌ تُصَدّق بِها عَلَیهِ[3]

مہمان ایک دن، دو دن اور تین دن کی ہوتی ہے، اس کے بعد جو کچھ دیا جائے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

قال الامام الباقرؑ اَلبِرُّ وَ الصَّدَقَةُ یَنفیانِ الفَقرَ وَ یَزیدانِ فِی العُمرِ وَ یَدفَعانِ عَن صاحِبِهِما سَبعینَ میتَةَ سوءٍ[4]

---

[1] بحارالأنوار(ط-بیروت) ج 93، ص 137
[2] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 395
[3] کافی(ط-الاسلامیه) ج 6، ص 283
[4] من لا یحضره الفقیه ج 2 ، ص 66

نیکیاں اور صدقہ فقر کو دور کرتا ہے، عمر دراز کرتا ہے اور ستر بری موتوں کو اپنے مالک سے دور کرتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا الله: إِصلاحٌ بَينَ النّاسِ إِذا تَفاسَدوا، وَتَقارُبٌ بَينَهُم إِذا تَباعَدوا[1]

وہ صدقہ جو خدا کو پسند ہے: لوگوں کے درمیان جب ان کے تعلقات کشیدہ ہوں تو ان کی اصلاح کرنا اور جب بھی وہ جدا ہوتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے کے قریب لانا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ[2]

صدقہ خدا کے غضب کو بجھاتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنّة فرأيت على بابها: الصّدقة بعشرة و القرض بثمانية عشر فقلت يا جبريل كيف صارت الصّدقة بعشرة و القرض بثمانية عشر قال لأنّ الصّدقة تقع في يد الغنيّ و الفقير و القرض لا يقع إلّا في يد من يحتاج إليه[3]

جب میں جنت میں داخل ہوا تو در بہشت پر دیکھا کہ لکھا ہوا تھا کہ صدقہ پر دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا لکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا کیوں؟ فرمایا: کیونکہ صدقہ فقراء و مساکین تک پہنچتا ہے لیکن قرض نہیں پہنچتا سوائے اس کے جس کو ضرورت ہو۔

---

1 کافی ج2، ص209
2 نہج الفصاحہ ص 283
3 نہج الفصاحہ ص 480

قال الامام الصادقؑ مَنْ تَصَدَّقَ فی یَوْمٍ اَو لَیْلَةٍ اِنْ کَانَ یَوْمٌ فَیَوْمٌ وَ اِنْ کانَ لَیْلَةٌ فَلَیْلٌ دَفَعَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عَنْہُ الْھَمَّ وَ السَّبُعَ وَ مِیتَةَ السُّوءِ[1]

جو شخص دن ہو یا رات میں صدقہ کرتا ہے، اگر دن ہو، دن کو اور اگر رات ہو،تو رات کو اللہ اس سے غم، پریشانی اور بری موت کو دور کر دیتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ آخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِیَائِکُمْ فَأَرُدَّھَا فِي فُقَرَائِکُم[2]

مجھے تمہارے امیروں سے صدقہ (اور زکوٰۃ) لینے اور تمہارے غریبوں کو دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ اَ لا اُخْبِرُکُمْ بِشَیْءٍ اِنْ اَنـتُمْ فَعَلْتُموہُ تَباعَدَ الشَّیْطانُ مِنْکُمْ کَما تَباعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ؟ قالوا: بَلی، قالَ: اَلصَّوْمُ یُسَوِّدُ وَجْھَہُ وَ الصَّدَقَةُ تَکْسِرُ ظَھْرَہُ وَ الْحُبُّ فِی اللّٰہ وَ الْمُوازَرَةُ عَلَی الْعَمَلِ الصّالِحِ یَقْطَعُ دابِرَہُ وَ الاِسْتِغْفارُ یَقْطَعُ وَ تینَہُ[3]

کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ اگر تم ایسا کروگے تو شیطان تم سے اس طرح دور ہو جائے گا کہ مشرق مغرب سے دور ہے۔ کہنے لگے: کیوں نہیں انہوں نے کہا: روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے، صدقہ اس کے پشت کو توڑ دیتا ہے، خدا سے محبت اور نیک کاموں میں تعاون، اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے اور استغفار اسکے کمر کی رگ کو کاٹتا ہے۔

قال الامام العلیؑ إستَنزلوا الرِّزقَ بِالصَّدَقَةِ[4]

خیرات دے کر روزی کمائیں۔

قال الامام العلیؑ الصَّدقةُ افضَلُ الحَسناتِ[1]

[1] ثواب الأعمال ص 140
[2] مستدرك الوسائل و مستنبط المسیل ج 7، ص 105
[3] کافی(ط-الاسلامیه) ج 4 ، ص 62
[4] من لا یحضره الفقیه ج 2 ، ص 66

صدقہ دینا بہترین اور اعلیٰ ترین نیکی ہے۔

قال الامام السجادؑ انّ الله لیُربی لاحدِکُم الصَّدَقَۃَ کّما یربی احدَکُم وَلَدَہُ حتّی یلقاہُ یومَ القیامَۃِ و ھُوَ مثلُ اُحد[2]

در حقیقت، اللہ تعالیٰ آپ کے صدقہ کی بڑائی کرتا ہے، جس طرح آپ اپنے بچے کو بڑا کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس سے ملے گا اور وہ احد کی طرح ہوگا۔

قال الامام العلیؑ صَدَقَۃُ السرِ تُکفِّرُ الخَطیئَۃِ و صَدَقۃُ العَلانیۃِ مَثْراۃٌ فی المالِ[3]

پوشیدہ صدقہ اور گناہوں کو ڈھانپ دیتا ہے اور صریح صدقہ مال و دولت میں اضافہ کرتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ اِنّ لکُلِّ شیٍ مفتاحاً و مفتاحُ الرّزقِ الصَّدَقَۃُ[4]

ہر چیز کی ایک کنجی ہے، اور رزق کی کنجی صدقہ ہے۔

قال الامام الرضأ الصّدقۃُ جُنَّۃُ من النّار[5]

صدقہ جہنم کی آگ کی ڈھال ہے۔

☆☆☆☆☆☆

---

1 غررالحکم، ج 1، ص 14
2 المیزان، ج 2، ص 451
3 غررالحکم، ص 395
4 بحار الانوار، ج 93، ص 134
5 وسائل الشیعہ، ج 6، ص 258،

اخلاق

قال الامام الصادقؑ إِنَّ مِمَّا يُزَيِّنُ الْإِسْلَامَ الْأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ[1]

لوگوں کے درمیان اسلام کی زینت خوش اخلاقی ہے

قال الامام العلیؑ مَن حَسُنَت خَليقَتُهُ طابَت عِشرَتُهُ[2]

جس کا اخلاق اچھا ہوگا۔اس کی زندگی پاک اور خوشگوار ہوگی۔

قال الامام الصادقؑ الْبِرُّ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَ يَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ[3]

نیکی اور اچھے اخلاق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور زندگیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ رَوِّضُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْأَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ فَإِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ[4]

خوش اخلاق بننے کے لئے مشق کریں کیونکہ بندہ مومن اپنے حسن خلق سے ہی قائم اللیل اور صائم النھار کے درجے پر پہنچتا ہے

قال الامام الصادقؑ مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ تُلِينُ جَانِبَكَ وَ تُطِيبُ كَلَامَكَ وَ تَلْقَى أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ[1]

---

1 مشکاۃ الانوار ص 240
2 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 255
3 کافی ج 2 ، ص 100
4 تحف العقول ص 111

اچھے اخلاق کے معنی کے بارے میں سوال کے جواب میں آپؐ نے فرمایا۔نرم اور مہربان ہو، تمہاری بات صاف اور شائستہ ہو اور تم اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَ لَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيارِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقاً الْمُوَطَّئُونَ أَكْنَافاً الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَ يُؤْلَفُون[2]

کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے سب سے زیادہ اخلاق والا وہ ہے جو نرم مزاج اور بے ضرر ہے، دوسروں کے ساتھ الفت رکھتے ہے اور دوسرے بھی ان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ وَ اعْلَمِي أَنَّ الشَّابَّ الْحَسَنَ الْخُلُقِ مِفْتَاحٌ لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقٌ لِلشَّرِّ، وَ أَنَّ الشَّابَّ الشَّحِيحَ الْخُلُقِ مِغْلَاقٌ لِلْخَيْرِ مِفْتَاحٌ لِلشَّر[3]

آگاہ رہو کہ نیک مزاج نوجوان نیکی کی کنجی اور برائی کی قفل ہے اور بد مزاج نوجوان نیکی کا قفل اور برائی کی چابی ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَن ساءَ خُلقُهُ عَذَّبَ نَفسَهُ وَ مَن كَبُرَ هَمُّهُ سَقُمَ بَدَنُهُ

جو بد اخلاق ہے وہ اپنے آپ کو اذیت دیتا ہے اور جس کو غم وغصہ زیادہ ہوتے ہے وہ تناؤ کا شکار ہوتا ہے۔

[1] من لا يحضره الفقيه ج 4 ، ص 412
[2] زهد ص 30 ، ح 75
[3] امالى (طوسى) ص 302،

قال الامام العلیؑ وُصولُ المَرءِ اِلی کُلِّ ما یَبتَغیهِ مِن طیبِ عَیشِهِ وَ اَمنِ سِربِهِ وَ سَعَةِ رِزقِهِ بِحُسنِ نیَّتِهِ وَ سَعَةِ خُلقِهِ[1]

انسان اچھی نیت اور اچھے اخلاق کے ساتھ وہ سب کچھ حاصل کر لیتا ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے، خوشگوار زندگی اور ماحول کی سلامتی اور ڈھیروں رزق ۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقّاً وَ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ هَازِلًا وَ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُه[2]

میں ضامن ہوں اس کے لیے ہوں ، اس کے لیے جنت کے کنارے ایک گھر اور مرکز میں ایک گھر اور جنت کے اوپر ایک گھر۔ جو کہ چھوڑ دو، چاہے وہ صحیح ہو، اور اس کے لیے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے، خواہ وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو، اور جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

قال الامام العلیؑ لِیَجتَمِعَ فِی قَلبِكَ الأفتِقارُ اِلَی النّاسِ وَ الاِستِغناءُ عَنهُم فَیَکُونَ اِفتِقارُكَ اِلَیهِم فِی لِینِ کِلامِكَ وَ حُسنِ بِشرِكَ وَ یَکُونَ اِستِغناءُكَ عَنهُم فی نَزاهَةِ عِرضِكَ وَ بَقاءِ عِزِّكَ[3]

لوگوں کی حاجت اور ان کی بے نیازی کو اپنے دل میں جمع کیا جائے، تاکہ ان کی ضرورت آپ کے کلام اور حسن سلوک میں نرمی کا باعث بنے اور آپ کی بے نیازی آپ کی عزت و تکریم کا باعث بنے۔

قال الامام الصادقؑ أکمَلُ الناسِ عَقلاً أحسَنُهُم خُلقاً[1]

---

[1] تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص 92

[2] خصال ص 144، ح 170

[3] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 149

عقلمند لوگ سب سے زیادہ خوش اخلاق ہوتے ہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يَا عَلِيُّ أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي خُلُقاً قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَ أَعْظَمُكُمْ حِلْماً وَ أَبَرُّكُمْ بِقَرَابَتِهِ وَ أَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافا[2]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین (علیہ السلام) سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تمہارے اخلاق میں سے کون میرے سے زیادہ مشابہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے کہا: وہ جو تم سب سے زیادہ نیک اور بردبار اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ زیادہ حسن سلوک کرنے والا ہو۔

قال الامام الرضاؑ أَحْسَنُ النَّاسِ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً- وَ أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ وَ أَنَا أَلْطَفُكُمْ بِأَهْلِي[3]

ایمان کے لحاظ سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ خوش اخلاق اور مہربان ہوتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ مَن ساءَ خُلقُهُ عَذَّبَ نَفسَهُ؛

جو بداخلاق ہو وہ اپنے آپ کو آزار اور اذیت دے رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

---

1 كافی(ط-الاسلامیه) ج 1، ص 23
2 من لا يحضره الفقيه ج 4
3 عيون اخبار الرضا ج 2 ، ص 38

مذاق کرنا

قال رسول الله ﷺ إِنَّ اللّٰه عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ المُداعِبَ فِى الجَماعَةِ بِلا رَفَثٍ[1]

خداتعالیٰ کسی ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جو کھلے عام مذاق کرتا ہے ۔جب تک کہ وہ کسی کوناسزا نہ کہئے یعنی کسی کے شان میں گستاخی نہ کرے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ إِنّى أَمزَحُ وَ لا أَقولُ إِلاّ حَقّا؛[2]

میں مذاق کرتاہوں مگر میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں بولتاہوں۔

قال رسول الله ﷺ ۔ أَتَتِ امرَأَةٌ عَجوزٌ إِلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه و آله فَقالَ لاتَدخُلُ الجَنَّةَ عَجوزٌ، فَبَكَت، فَقالَ: إِنَّكَ لَستَ يومَئِذٍ بَعَجوزٍ، قالَ اللّٰه تَعالى: إِنّا أَنشَناهُنَّ إِنشاءً فَجَعَلناهُنَّ أَبكارا[3]

ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بوڑھا جنت میں نہیں جاتا۔ بوڑھی عورت روپڑی آپ ﷺ نے نے فرمایا:اس دن تم بوڑھے نہیں ہوگے۔خداتعالیٰ فرماتاہے: ”ہم ان کوایک نئ تخلیق دینگے اور سب کو کنواری بنادینگے۔

قال الامام الكاظمؑ كانَ يَأْتِيهِ الْأَعْرَابِيُّ فَيُهْدِي لَهُ الْهَدِيَّةَ ثُمَّ يَقُولُ مَكَانَهُ أَعْطِنَا ثَمَنَ هَدِيَّتِنَا فَيَضْحَكُ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ كَانَ إِذَا اغْتَمَّ يَقُولُ مَا فَعَلَ الْأَعْرَابِيُّ لَيْتَهُ أَتَانَا[1]

---

[1] كافى ج2 ، ص663

[2] شرح نهج البلاغه(ابن ابى الحديد) ج6، ص330

[3] تنبيه الخواطر ج1، ص112

وہ ایک اعرابی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور آپ کے لیے ہدیہ لایا کرتا تھا، وہاں اس نے کہا: ہمیں رقم کا تحفہ واپس دیجئے، اور رسول اللہ ﷺ ہنسا۔ جب کبھی آپ ﷺ غمگیں ہوتے تو کہتے: اس اعرابی کو کیا ہوا؟ کاش وہ ہمارے پاس ہوتے۔

قال الامام العلیؑ كَثرَةُ المِزاحِ تَذهَبُ البَهاءَ وَ توجِبُ الشَّحناءَ[2]

بہت زیادہ مذاق عزت اور احترام چھین لیتا ہے اور دشمنی کا باعث بنتے ہے۔

قال الامام العلیؑ مَنْ كَثُرَ مِزَاحُهُ اسْتُجْهِل[3]

جو بہت زیادہ مذاق کرتا ہے اسے جاہل سمجھا جاتا ہے۔

قال الامام العلیؑ کانَ رَسولُ اللّٰہ صلی الله علیه و آله لَیَسُرُّ الرَّجُلَ مِنْ اَصحابِهِ اِذا رَآهُ مَغْموما بِالْمُداعَبَةِ وَ کانَ صلی الله علیه و آله یَقولُ: اِنَّ اللّٰہ یُبْغِضُ الْمُعَبِّسَ فی وَجْهِ اِخْوانِهِ[4]

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی اپنے کسی صحابی کو غمگیں دیکھتے تو مذاق میں اسے خوش کرتے اور فرماتے بے شک خدا اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو اپنے مومن بھائیوں کے چہروں پہ پریشانی لاتے ہیں۔

قال الامام الهادیؑ الهُزءُ فُکاهَةُ السُّفَهاءِ، و صِناعَةُ الجُهّالِ[5]

مذاق احمقوں اور شوخی جاہلوں کا کام ہیں۔

---

[1] کافی(ط-الاسلامیه) ج2، ص663
[2] عیون الحکم و المواعظ ص 390
[3] تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 222
[4] کشف الریبه ص 83
[5] الدرة الباهرة ص 43

قال الامام الصادقؑ إِذا أَحبَبتَ رَجُلاً فَلا تُمازِحهُ وَ لا تُمارِهِ[1]

جب بھی آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس سے مذاق یا بحث نہ کریں۔

قال الامام العسکری ؑ لا تُمار فَیذهَبَ بَهاؤُک وَ لا تمازح فَیجتَرَأُ عَلَیک[2]

ایسا بحث نہ کریں کہ آپ کی قدر ختم ہو اور ایسا مذاق بھی نہ کریں کہ وہ آپ پر بہادر ہوں۔

قال الامام الکاظم ؑ اِیاک وَ المِزاحَ فَاِنَّهُ یذهَبُ بِنُورِ ایمانِک؛[3]

مذاق سے پرہیز کریں کیونکہ شوخی آپ کے ایمان کی روشنی کو چھین لیتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ کانَ رَسولُ اللّٰه صلی الله علیه و آله یُداعِبُ وَ لا یَقولُ اِلاّ حَقّا[4]

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مذاق کرتے تھے مگر حق کے سوا کچھ نہیں فرماتے تھے۔

قال رسول الله ﷺ اَلمُؤمِنُ دَعِبٌ لَعِبٌ وَ المُنافِقٌ قَطِبٌ غَضِبٌ[5]

مومن مذاق کرنے والا اور ذہین ہوتا ہے اور منافق مایوس اور ناراض ہوتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ حُسْنُ البُشْرِ یذْهَبُ بِالسَّخِیمَةِ؛[6]

---

1 کافی ج 2 ، ص 664
2 تحف العقول ص 486
3 تحف العقول ص 409
4 مستدرك الوسائل ج 8 ، ص 408
5 تحف العقول ص 49
6 الاصول من الکافی ج 2 ص 104

کشادہ روئی دل سے کینہ کو دور کرتے ہے۔

قال الامام الصادقؑ ما مِن مؤمن الاَّ وَ فِيهِ الدّعَابَةُ[1]

کوئی مومن نہیں جس میں مذاق نہ ہو۔

قال الامام السجادؑ اِتَّقُوا الكَذِبَ الصَّغيرَ مِنهُ وَ الكَبيرَ، فى كُلِّ جِدٍّ وَ هَزلٍ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذا كَذِبَ فِى الصَّغيرِ اجتَرَأَ عَلَى الكَبيرِ[2]

بڑے اور چھوٹے جھوٹ، سنجیدگی اور مذاق سے بچیں، کیونکہ جب بھی انسان کسی چھوٹی بات میں جھوٹ بولتا ہے تو وہ بڑا جھوٹ بولنے کی ہمت بھی کرتا ہے۔

قال الامام العلیؑ لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ هَزْلَهُ وَ جِدَّهُ[3]

کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کا مزہ نہیں پاتا جب تک کہ وہ جھوٹ کو نہ چھوڑے، چاہے وہ کتنا ہی مذاق ہو یا سنجیدہ

☆☆☆☆☆

[1] الکافی، ج 2، ص 633
[2] تحف العقول ص ۲۷۸
[3] الكافي (ط – الإسلامية)، ج۲، ص: ۳۴۰

گالی دینا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا تَسُبُّوا الناسَ فَتَكتَسِبُوا العَداوَةَ بَينَهُم[1]

لوگوں کو گالی مت دو اس کام سے لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

قال الامام الباقرؑ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ المُداعِبَ فِی الجَماعَةِ بِلا رَفَثٍ[2]

خدا اسکو پسند کرتا ہے جو لوگوں کے درمیان تو مذاق کرتا ہے مگر گالی نہیں دیتا

قال الامام الصادقؑ الفُحشُ و البَذاءُ و السَّلاطَةُ مِن النِّفاقِ[3]

گالی اور بدزبانی نفاق کی نشانیاں ہیں۔

قال الامام العلیؑ ثَمَرَةُ التَّواضُعِ المَحَبّةُ، ثَمَرَةُ الكِبرِ المَسَبَّةُ[4]

عاجزی کا ثمر دوستی ہے اور تکبر کا پھل گالی ہے۔

قال الامام العلیؑ مَن عابَ عِيبَ، و مَن شَتَمَ أُجيبَ، و مَن غَرَسَ أشجارَ التُّقى اجتَنى ثِمارَ المُنى[5]

جو ملامت کا طالب ہے وہ ملامت کرتا ہے اور جو گالی دیتا ہے وہ اس کا جواب سنتا ہے اور جو تقویٰ کا درخت لگاتا ہے وہ خواہشات کا پھل کاٹتا ہے۔

---

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج2، ص360
2 کافی(ط-الاسلامیه) ج2، ص663
3 کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 325
4 عيون الحكم و المواعظ (لليثي) ص 209
5 کشف الغمّه(ط-القديمة) ج 2، ص 346

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سَبَّابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ[1]

مومن کو گالی دینا ایسا ہے جیسے موت کے کنارے پر ہو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ أَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ[2]

مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) گناہ ہے اور اسکا مال اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا خون۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَسُبُّوا الرِّيَاحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَ لَا تَسُبُّوا الْجِبَالَ وَ لَا السَّاعَاتِ وَ لَا الْأَيَّامَ وَ لَا اللَّيَالِيَ فَتَأْثَمُوا وَ تَرْجِعَ عَلَيْكُمْ[3]

ہواؤں کو برا نہ کہو جیسا کہ انہیں حکم دیا گیا ہے، اور پہاڑوں اور لمحوں اور دنوں اور راتوں کو برا نہ کہو، کیونکہ تم گنہگار ہو جاؤ گے اور اپنی طرف لوٹ جاؤ گے۔

قال الامام العلیؑ مَهْلاً يا قَنبرُ! دَعْ شاتِمَكَ مُهانا تُرْضِ الرَّحمنَ و تُسخِطِ الشَّيطانَ و تُعاقِبْ عَدُوَّكَ، فَوَ الذي فَلَقَ الحَبَّةَ و بَرَأ النَّسَمَةَ ما أرضَى المؤمنُ رَبَّهُ بِمِثْلِ الحِلْمِ، و لا أسخَطَ الشَّيطانَ بِمِثْلِ الصَّمتِ، و لا عُوقِبَ الأحمَقُ بمِثْلِ السُّكوتِ عَنهُ[4]

قنبر کو مخاطب کرتے ہوئے - جو اس شخص کی توہین کرنا چاہتا تھا جس نے اس کی توہین کی تھی پرسکون ہو جاؤ، قنبر۔ اپنے گستاخ کو ذلیل اور شکست دے تاکہ آپ اپنے رحمٰن خدا کو خوش کر

[1] کافی ج 2 ، ص 359

[2] من لا یحضرہ الفقیہ ج 4 ، ص 377

[3] علل الشرائع ج 2 ، ص 577،

[4] امالی شیخ مفید: ص118

سکیں اور شیطان کو ناراض کر سکیں اور اپنے دشمن کو سزا دیں۔قسم ہے اس خدا کی جس نےدانائی کو پھاڑ کر مخلوق کو دیا مومن نے صبر اور عفو جیسی چیز سے اپنے رب کو راضی نہیں کیا ؟اور خاموشی جیسے ہتھیار سے شیطان کو ناراض نہیں کیا؟ اور بیوقوف کو اس کے سامنے خاموشی جیسی چیز سے عذاب نہیں دیا؟۔

قال رسول الله ﷺ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيءٍ قَلِيلِ الْحَيَاءِ- لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَ لَا مَا قِيلَ لَه[1]

اللہ تعالیٰ نے جنت کو کسی بھی گالی دینے والا بے شرم گستاخ پر حرام کر دیا ہے جس کے کہنے یا سننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قال رسول الله ﷺ- إنّ مِن شَرِّ عِبادِ اللَّهِ مَن تُكرَهُ مُجالَسَتُهُ لِفُحشِهِ[2]

خدا کے بدترین بندے وہ ہیں جو اس کی توہین کے خوف سے اس کے پاس بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔

قال الامام الكاظم ؑ مَا تَسَابَّ اثْنَانِ إِلَّا انْحَطَّ الْأَعْلَى إِلَى مَرْتَبَةِ الْأَسْفَلِ[3]

ان دونوں نے کبھی ایک دوسرے کو گالی نہیں دی۔سوائے پستی والوں کے

قال الامام العلیؑ مَن سَمِعَ بِفاحِشَةٍ فابداها كانَ كَمَن أتاها[4]

گالی کو سننے اور دہرانے والا اس کے کہنے والے جیسا ہے۔

قال رسول الله ﷺ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلا اللَّعَّانِ وَلا الْفَاحِشِ وَلا الْبَذِیءِ[1]

---

1 كافي(ط-الاسلاميه) ج 2، ص 323
2 كافي(ط-الاسلاميه) ج 2، ص 325
3 اعلام الدين ص 305
4 شرح نہج البلاغه(ابن ابی الحدید) ج20 ، ص 273

مومن عیب جوئی کرنے والا، لعنت کرنے والا، گستاخی کرنے والا یا گالی دینے نہیں ہوتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إنَّ شَرَّ النّاسِ مَنزِلَةً يَومَ القِيامَةِ مَن يُخافُ لِسانَه، أو يُخافُ شَرَّه؛[2]

بلاشبہ قیامت کے دن درجہ کے لحاظ سے بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زبان یا اس کی برائی سے لوگ ڈرتے ہوں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الجَنَّةُ حَرامٌ على كُلِّ فاحِشٍ أن يَدخُلَها[3]

جنت میں داخل ہونا ہر فحاش پر حرام ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا تَسُبُّوا الدَّهرَ، فإنَّ اللّهَ يقولُ: أنا الدَّهرُ ، ليَ اللَّيلُ أُجِدُّهُ و أُبلِيهِ[4]

زمانے کو برانہ کہو۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے: میں وقت ہوں۔ رات میری ہے اور میں اس کی تجدید کرتا ہوں اور اسے پرانا کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

---

1 نہج الفصاحة، ص658
2 نہج الفصاحہ ص 656
3 مجموعہ ورام ج 1 ص 110
4 میزان الحکمہ ج 5 ص 188

رزق و روزی

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم- باكِروا فى طَلَبَ الرِّزقِ وَ الحَوائِجِ فَاِنَّ الغُدُوَّ بَرَكَةٌ وَ نَجاحٌ[1]

فجر اور ضروریات کی پیروی؛ کیونکہ دن کے شروع میں حرکت کرنا برکت اور فتح ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - إِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ رِزْقاً هُوَ يَأْتِيهِ لَا مُحَالَةَ فَمَنْ رَضِيَ بِهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَ وَسِعَهُ وَ مَنْ لَمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَ لَمْ يَسَعْهُ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الرَّجُلَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُه[2]

ہر ایک کے پاس ایک دن ہے جو اسے ضرور پہنچے گا۔ پس جو اس سے راضی ہو جائے گا اسے برکت دی جائے گی اور یہ اس کے لیے کافی ہو گا اور جو اس سے مطمئن نہیں ہو گا اسے برکت نہیں دی جائے گی اور وہ سیر نہیں ہو گا۔ ایک دن وہ انسان کو ڈھونڈتا ہے جیسا کہ اس کی تقدیر اسے ڈھونڈتی ہے۔

قال الامام الصادقؑ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مَا قَسَمْتَ لِي مِنْ قِسْمٍ أَوْ رَزَقْتَنِي مِنْ رِزْقٍ فَاجْعَلْهُ حَلَالًا طَيِّباً وَاسِعاً مُبَارَكاً قَرِيبَ الْمَطْلَبِ سَهْلَ الْمَأْخَذِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِيَةٍ وَ سَلَامَةٍ وَ سَعَادَةٍ إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير[3]

---

[1] نہج الفصاحه ص 371
[2] اعلام الدين ص 342
[3] بحار الأنوار (ط-بيروت) ج 86، ص 377

خدایا محمد ﷺ اوران کی آل پر درود و سلام بھیجو،اور جو کچھ تو نے میرے لیے دیا ہے اسے حلال، پاکیزہ، فراوانی، بابرکت، قابل حصول،اور آسانی سے حاصل کرنے والا، راحت، تندرستی، صحت اور خوشی کے ساتھ عطا کریں بے شک آپ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔

قال الامام الصادقؑ لَا تَدَعْ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليه السلام) وَ مُرْ أَصْحَابَكَ بِذَلِكَ يَمُدُّ اللَّهُ فِي عُمُرِكَ وَ يَزِيدُ اللَّهُ فِي رِزْقِكَ وَ يُحْيِيكَ اللَّهُ سَعِيداً وَ لَا تَمُوتُ إِلَّا سَعِيداً [شَهِيداً] وَ يَكْتُبُكَ سَعِيداً[1]

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک نہ کرواور اپنے دوستوں سے اس کی سفارش کرو،اس صورت میں خدا تمہاری عمر کو دراز کرے گااور تمہارے رزق میں اضافہ کرے گا،اور تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھرے گا،اور تمہیں شہادت کے سوا کوئی موت نہیں آئے گی۔آپ کو سعادتمندوں میں شمار کیا جائیگا۔

قال رسول الله ﷺ مَنْ أُلْهِمَ الصِّدْقَ فِي كَلَامِهِ وَ الْإِنْصَافَ مِنْ نَفْسِهِ وَ بِرَّ وَالِدَيْهِ وَ وَصَلَ رَحِمَهُ أُنْسِئَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَ وُسِّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَ مُتِّعَ بِعَقْلِهِ وَ لُقِّنَ حُجَّتَهُ وَقْتَ مُسَاءَلَتِه[2]

جو شخص بول چال میں سچائی، رفتار میں انصاف، والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحم بجالائے تو موت تاخیر ہوتے ہے رزق وسیع ہوتا ہے وہ اپنے عقل سے بہرہ مند ہوتا ہے۔اور قبر میں سوال کے دوران اسے جواب سکھایا جاتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ وُصولُ المَرءِ اِلی کُلِّ ما یَبتَغیهِ مِن طیبِ عَیشِهِ وَ اَمنِ سِربِهِ وَ سَعَةِ رِزقِهِ بِحُسنِ نیَّتِهِ وَ سَعَةِ خُلقِهِ[3]

1 كامل الزيارات ص 152
2 اعلام الدين ص 265
3 تصنيف غرر الحكم و درر الكلم ص 92

انسان اچھی نیت اور اچھے اخلاق کے ساتھ خوشگوار زندگی اور ماحول کی سلامتی اور ڈھیروں رزق وہ سب کچھ حاصل کر لیتا ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔

قال الامام العلیؑ الْأَمَانَةُ تَجُرُّ الرِّزْقَ وَ الْخِيَانَةُ تَجُرُّ الْفَقْرَ[1]

امانت رزق لاتی ہے اور خیانت غربت لاتی ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ الصَّلَاةُ مِنْ شَرَائِعِ الدِّينِ وَ فِيهَا مَرْضَاةُ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هِيَ مِنْهَاجُ الْأَنْبِيَاءِ وَ لِلْمُصَلِّي حُبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ هُدًى وَ إِيمَانٌ وَ نُورُ الْمَعْرِفَةِ وَ بَرَكَةٌ فِي الرِّزْقِ[2]

نماز دین کے آئین میں سے ہے اور خدا کی خوشنودی اسی میں ہے۔اور یہی انبیاء کا طریقہ ہے۔عبادت گزار کے لیے فرشتوں کی محبت ہدایت،ایمان،علم کی روشنی اور رزق میں برکت ہے۔

قال الامام الصادقؑ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَ التَّجَمُّلَ وَ يَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَ التَّبَاؤُسَ وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدِهِ نِعْمَةً يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ قِيلَ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ يُنَظِّفُ ثَوْبَهُ وَ يُطَيِّبُ رِيحَهُ وَ يُحَسِّنُ دَارَهُ وَ يَكْنُسُ أَفْنِيَتَهُ حَتَّى إِنَّ السِّرَاجَ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ[3]

خُدا کو خوبصورتی اور زیب وزینت پسند ہے اور غربت اور غریب ہونے کا بہانہ کرنے سے نفرت ہے۔اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے تو اس میں اس کا اثر دیکھنا چاہتا ہے۔سوال کیا وہ کیسے آپؑ نے فرمایا وہ صاف ستھرے کپڑے پہنے،خوشبودار بنائے،اپنے گھر کا پلستر کرے،گھر کے صحن میں جھاڑو لگائے،یہاں تک کہ غروب آفتاب سے پہلے چراغ روشن کرنے سے غربت دور ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

---

[1] تحفل العقول ص 221

[2] خصال ص 522

[3]

قال الامام الصادقؑ غَسْلُ الْإِنَاءِ وَ كَسْحُ الْفِنَاءِ مَجْلَبَةٌ لِلرِّزْق[1]

برتن دھونے اور گھر کے آگے جھاڑو لگانے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اَلكَذِبُ يَنقُصُ الرِّزقَ[2]

جھوٹ رزق کو کم کرتے ہے

قال الامام الصادقؑ إِنَّ النَّاسَ يَسْتَغْنُونَ إِذَا عُدِلَ بَيْنَهُمْ وَ تُنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا وَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى[3]

اگرلوگوں میں عدل قائم ہو جائے تو سب بے نیاز ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان اپنا رزق نازل کر دیں گے اور زمین اپنی برکات انڈیل دے گی۔

قال الامام الرضاؑ مَنْ رَضِيَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْقَلِيلِ مِن الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ[4]

جواللہ کے کم رزق پر راضی ہو گا اللہ اس کے معمولی عمل سے راضی ہو گا۔

☆☆☆☆☆

1 مکارم الاخلاق ص 127
2 نهج الفصاحه ص 373
3 کافی(ط-الاسلامیه) ج 3، ص 568
4 بحارالانوار(ط-بیروت)ج 75،ص 356

وعظ و نصیحت

قال الامام العلی ؑ في وَصيَّتِهِ لابنِهِ و هُو يَعِظُهُ: أحيِ قَلبَكَ بالمَوعِظَةِ؛[1]

اپنے بچے کو نصیحت کرنے کی دوران میں-: اپنے دل کو نصیحت سے زندہ کریں۔

قال الامام العلیؑ اَلْمَوَاعِظُ صِقَالُ النُّفُوسِ وَ جِلَاءُ الْقُلُوب[2]

نصیحت روحوں کو چمکاتی ہے اور دلوں کو چمکاتی ہے۔

قال الامام العلیؑ بالمَواعِظِ تَنجَلي الغَفلَةُ[3]

وعظ و نصیحت کے ساتھ غفلت دور جاتے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ كَفى بالمَوتِ واعِظا[4]

نصیحت کے لیے موت ہی کافی ہے۔

قال الامام العلیؑ العاقِلُ مَن وَعَظَتهُ التَّجارِبُ[5]

عقلمند وہ ہے جو اپنے تجربے سے نصیحت کریں۔

قال الامام العلیؑ كَفى عِظَةً لِذَوي الألبابِ ما جَرَّبوا[6]

---

1. تحف العقول ص 69
2. تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 224
3. تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 224
4. تحف العقول ص 35
5. تحف العقول ص 85
6. عیون الحکم و المواعظ(لیثی) ص 386

عقلمندوں کے لیے ان کے تجربات ایک نصیحت ہیں۔

قال الامام العلیؑ إذا أحَبَّ اللّٰه عَبدا وعَظَهُ بالعِبَر[1]

اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے عبرت کے ساتھ نصیحت کرتا ہے۔

قال الامام العلیؑ مَن فَهِمَ مَواعِظَ الزَّمانِ لَم يَسكُنْ إلى حُسنِ الظَّنِّ بالأيّام[2]

جو شخص زمانے کی نصیحت کو سمجھتا ہے اسے زمانے سے پر امید نہیں رہنا چاہیے۔

قال الامام الصادقؑ السَّعيدُ يَتَّعِظُ بمَوعِظَةِ التَّقوى و إن كانَ يُرادُ بالمَوعِظَةِ غَيرُهُ[3]

سعادت مند آدمی تقویٰ کی نصیحت اپنے کان میں لٹکا لیتا ہے، خواہ وہ کسی اور کو مخاطب ہو۔

قال الامام العلیؑ أَبْلَغُ الْعِظَاتِ الِاعْتِبَارُ بِمَصَارِعِ الْأَمْوَات[4]

قبر سے سیکھنا مرنے والوں کے لیے سبق ہے۔

قال الامام الصادقؑ أَصْدَقَ الْقَوْلِ وَ أَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ وَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ كِتَابُ اللَّه[5]

سب سے سچا کلام اور واضح ترین نصیحت اور بہترین قصہ خدا کی کتاب ہے۔

قال الامام العلیؑ لا واعِظَ أبلَغُ مِن النُّصحِ[6]

کوئی وعظ نصیحت سے زیادہ مؤثر نہیں ہے۔

[1] عيون الحكم و المواعظ(ليثى) ص 134
[2] عيون الحكم و المواعظ(ليثى) ص 435
[3] كافي(ط-الاسلاميه) ج 8، ص 151
[4] تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص 471
[5] أمالي (صدوق) ص 488
[6] عيون الحكم و المواعظ(ليثى) ص 537

قال الامام العلیؑ مَن کانَ لَهُ في نَفسِهِ واعِظٌ کانَ علَيهِ مِن اللّٰہ حافِظٌ[1]

جو اپنے اندر سے مبلغ ہے ہو وہ خدا کی حفظ وامان میں ہے۔

قال الامام السجادؑ ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَا تَزَالُ بِخَيْرٍ مَا كَانَ لَكَ وَاعِظٌ مِنْ نَفْسِكَ وَ مَا كَانَتِ الْمُحَاسَبَةُ مِنْ هَمِّكَ وَ مَا كَانَ الْخَوْفُ لَكَ شِعَاراً وَ الْحَذَرُ لَكَ دِثَاراً [2]

اے ابن آدم! جب تک آپ اندر سے مبلغ ہیں اور آپ (اپنے اعمال) کا حساب لینے کی کوشش کرتے ہیں اور (خدا اور عذاب الٰہی کا خوف) آپ کا زیر جامہ اور اوپر سے پرہیز ہے، آپ ہمیشہ نیکی اور صلح میں رہیں گے۔

قال الامام الباقرؑ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَاعِظاً فَإِنَّ مَوَاعِظَ النَّاسِ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُ شَيْئاً[3]

جس کو خدا کوئی باطنی مبلغ مقرر نہ کرے، لوگوں کے وعظ کبھی اس کے کام نہیں آئیں گے۔

قال الامام العلیؑ الجاهِلُ لا يَرتَدِعُ، و بالمَواعِظِ لا يَنتَفِعُ[4]

جاہل خاموش نہیں رہتا اور نصیحت اس کے کام نہیں آتی۔

قال الامام العلیؑ مَن لَم يُعِنْهُ اللّٰہ على نَفسِهِ لَم يَنتَفِعْ بِمَوعِظَةِ واعِظٍ؛[5]

جس کو خدا کی طرف سے مدد نہیں ملتی اسے کسی نصیحت سے فائدہ نہیں ہوتا۔

---

[1] بحار الأنوار(ط-بيروت) ج 75 ، ص 67
[2] تحف العقول ص 280
[3] تحف العقول ص 294
[4] غررالحکم و دررالكلم ص 92
[5] عيون الحكم و المواعظ(ليثی) ص 427

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ عِظْ نَفْسَكَ فَإِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَ إِلَّا فَاسْتَحْيِ مِنِّي [1]

اپنے آپ کو نصیحت دیں۔اگر تم کو اس سے فائدہ ہو تو لوگوں کو بھی نصیحت کرو ورنہ مجھ سے شرمندہ ہو جاؤ۔

قال الامام العلی ؑ إِنَّ الْوَعْظَ الَّذِي لَا يَمُجُّهُ سَمْعٌ وَ لَا يَعْدِلُهُ نَفْعٌ مَا سَكَتَ عَنْهُ لِسَانُ الْقَوْلِ وَ نَطَقَ بِهِ لِسَانُ الْعَقْلِ [2]

وہ وعظ جسے کوئی کان سننے سے منع نہ کرے کوئی بھی نفع اس کے برابر نہیں کہ زبان کچھ کہنے سے غافل ہے وہ کردار کی نصیحت ہے۔

قال الامام العلیؑ خادع نَفسَکَ فی العِبادَةِ وَ ارفُق بِها وَ لا تَقهَرها وَ خُذ عَفوَها وَ نَشاطَها إلّا ما کان مَکتوباً عَلَیکَ مِنَ الفَریضَةِ[3]

اپنے نفس کو بہانے کرکے عبادت کی طرف لے آئو اور اس کے ساتھ نرمی برتو۔جبر نہ کرو اور اس کی فرصت اور فارغ البالی سے فائدہ اٹھائو۔مگر جن فرائض کو پروردگار نے تمہارے ذمہ لکھ دیا ہے انہیں بہر حال انجام دینا ہے اور ان کا خیال رکھنا ہے

☆☆☆☆☆

1 مجموعہ ورام ج 1 ، ص 239
2 عیون الحکم و المواعظ(لیثی) ص 155
3 نہج البلاغہ نامہ 69

زنا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم- فِي الزِّنَا سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَ يَقْطَعُ الرِّزْقَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسُوءُ الْحِسَابِ وَ سَخَطُ الرَّحْمَنِ وَ الْخُلُودُ فِي النَّار[1]

زنا کے چھ نتائج ہیں: تین دنیامیں اور تین آخرت میں۔اس کے تین دنیوی نتائج ہیں: یہ عزت کو کم کرتا ہے، موت کو تیز کرتا ہے اور رزق میں کمی کرتا ہے، اور اس کے تین آخرت کے نتائج ہیں: حساب میں مشکل، خدا مہربان کا غضب،، اور جہنم کی آگ میں جھونکا جائے گا۔

قال الامام الصادقؑ اَلذُّنوبُ الَّتی تُغَيِّرُ النِّعَمَ البَغیُ وَ الذُّنُوبُ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ الْقَتْلُ وَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ الظُّلْمُ وَ الَّتِي تَهْتِكُ السِّتْرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ الَّتِي تَحْبِسُ الرِّزْقَ الزِّنَا وَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ[2]

نعمتوں کو بدلنے والا گناہ دوسروں کے حقوق کی پامالی ہے۔ وہ گناہ جس سے پشیمانی ہوتی ہے وہ قتل ہے۔ وہ گناہ جو مصیبت کا باعث بنتا ہے وہ ظلم ہے۔ وہ گناہ جس سے حیاء ختم ہوتی ہے وہ گناہ شراب پینا ہے۔ وہ گناہ جو رزق کو روکتا ہے وہ زنا کرنا ہے۔ وہ گناہ جو موت میں جلدی کرتا ہے رشتہ داروں سے رشتہ توڑنا ہے۔ وہ گناہ جو دعا کو قبول ہونے سے روکتا ہے اور زندگی کو تاریک بنا دیتا ہے والدین کی عاق ہے۔

---

[1] خصال ص 321 ، ح 3
[2] کافی ج 2، ص 448،

قال الامام الصادقؑ دِرْهَمٌ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً بِذَاتِ مَحْرَمٍ فِي بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَام[1]

سود اللہ کے نزدیک اللہ کے گھر میں ستر مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بھاری ہے۔

قال رسول الله ﷺ ۔ اِذا ظَهَرَ الزِّنا وَ الرِّبا فى قَرْيَةٍ فَقَدْ اَحَلّوا بِاَنْفُسِهِمْ عَذابَ اللّهِ[2]

جب بھی کہیں زنا اور سود ظاہر ہوتا ہے تو وہاں کے لوگ اپنے آپ کو عذاب الٰہی میں جھونک دیتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ ما زَنى غَيُورٌ قَطُّ [3]

غیرت مند کبھی زنا نہیں کرتا۔

قال الامام الصادقؑ إنَّ أشَدَّ الناسِ عَذابا يَومَ القِيامَةِ رَجُلٌ أقَرَّ نُطفَتَهُ في رَحِمٍ تَحْرُمُ علَيهِ [4]

قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس آدمی کو ہوگا جو اپنا نطفہ اس رحم میں رکھتا ہے جو اس پر حرام ہے۔

قال رسول الله ﷺ لَن يَعمَلَ ابنُ آدَمَ عَملاً أعظَمَ عِندَ اللّهِ تباركَ و تعالى مِن رَجُلٍ قَتَلَ نَبيّا أو إماما ، أو هَدَمَ الكَعبَةَ التي جَعَلَها اللّهُ عزّ و جلّ قِبلَةً لِعِبادِهِ أو أفرَغَ ماءَهُ في امرَأةٍ حَراما [5]

---

1 نورالثقلین ج 1، ص 295،
2 نہج الفصاحہ ص 196
3 نہج البلاغہ حکمت 297
4 بحار ج 28 ص 26
5 بحار الانوار ج 76 ص 20

آدمزادنے کوئی ایساکام نہیں کیاجو خداتعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بھاری ہو کہ کسی نبی یاامام کو قتل کردیاجائے، یا خانہ کعبہ کوتباہ کردیاجائے جسے خدانے اپنے بندوں کے قبلہ قرار دیاہے، یاکسی حرام طریقے سے کسی عورت سے زنا کرے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اِشتَدَّ غَضَبُ اللّهِ عزّ و جلّ عَلَى امرأةٍ ذاتِ بَعلٍ مَلَأتْ عَينَها مِن غَيرِ زَوجِها أو غَيرِ ذِي مَحرَمٍ مِنها ، فإنّها إن فَعَلَتْ ذلكَ أحبَطَ اللّهُ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلَتهُ ، فإن أوطَأتْ فِراشَهُ غَيرَهُ كانَ حَقّا عَلَى اللّهِ أن يُحرِقَها بِالنارِ بعدَ أن يُعَذِّبَها في قَبرِها[1]

ایک شادی شدہ عورت جس کی آنکھیں کسی اجنبی یا ناجائز مرد کودیکھتی ہوتواللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔کیونکہ اگر ایسا ہے تو خدا اس کے تمام اعمال کو ضائع کر دے گا اور اگر وہ اپنے شوہر سے خیانت کرے گی تو اسے قبر میں عذاب دینے کے بعد جہنم کی آگ میں جلانا خدا پر منحصر ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لَمّا أُسرِيَ بِي مَرَرتُ بِنِسوانٍ مُعَلَّقاتٍ بِثُدُيِّهِنَّ فقلتُ : مَن هؤلاءِ يا جَبرئيلُ ؟ فقالَ : هؤلاءِ اللَّواتِي يُورِثْنَ أموالَ أزواجِهِنَّ أولادَ غَيرِهِم [2]

جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا، میں نے ایسی عورتوں کو دیکھاجواپنے سینوں سے لٹک رہی تھیں۔ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل ! یہ کون ہیں؟فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں جواپنے غیر شوہروں کی اولاد کواپنے شوہروں کے مال میں سے وارث کرتی ہیں۔

[1] وسائل الشيعہ ج 20 ص 323

[2] بحار ج 76 ص 19

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن فَجَرَ بامرَأةٍ و لَها بَعلٌ ، انفَجَرَ مِن فَرجِهِما مِن صَدِيدٍ وادٍ مَسِيرَةَ خَمسِمِائَةِ عامٍ يَتَأذّى أهلُ النارِ مِن نَتْنِ رِيحِهِما ، و كانا مِن أشَدِّ الناسِ عَذابا[1]

جو کسی شادی شدہ عورت سے زنا کرے گا، ان کی شرمگاہوں سے پانچ سو سال تک گندگی کا دریا جاری رہے گا، جس سے جہنمیوں کو اس کی بدبو پہنچے گی اور ان کا عذاب تمام جہنمیوں سے زیادہ سخت ہوگا۔

قال الامام الصادقُ ثلاثةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللّهُ تعالی و لا يُزَكِّيهِم و لَهُم عَذابٌ ألِيمٌ ، مِنهُمُ المرأةُ تُوطِئُ فِراشَ زَوجِها[2]

تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرتا اور نہ انہیں پاک کرتا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان تینوں میں سے ایک عورت ہے جو اپنے شوہر کو دھوکہ دیتی ہے۔

قال الامام الباقرُ وَجَدْنا في كتابِ رسولِ اللّهِ صلى الله عليه و آله : إذا ظَهَرَ الزِّنا مِن بَعدِي كَثُرَ مَوتُ الفَجْأةِ[3]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب میں ہم نے پایا کہ: جب میرے بعد زنا ظاہر ہوتا ہے تو اچانک موتیں بڑھ جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

1 وسائل الشيعه ج 20 ص 316
2 ثواب الأعمال : 5/312
3 ميزان الحكمه ج 5 ص 45

بلا اور آزمائش

قال الامام الصادقؑ إنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ عِبَاداً فِی الأرض مِن خَالِص عِبَادِہِ مَا یُنزلُ مِنَ السَّمَاء تُحفَۃً إلَی الأرض إلَّا صَرَفَھَا عَنھُم إلَی غَیرِھِم وَ لَا بَلِیَۃً إلّا صَرَفَھَا إلَیہِم[1]

زمین پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے پاک بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جب بھی کوئی نعمت آسمان سے زمین پر اترتی ہے تو وہ ان سے روک کر دوسروں کو دے دیتی ہے اور نازل ہونے والی ہر مصیبت ان پر نازل کر دیتی ہے۔

قال الامام الباقرؑ إنَّ اللّٰہَ تَبارَکَ وَ تَعالی إذا أحَبَّ عَبداً غَتَّہُ بِالبَلاءِ غَتّاً وَ ثَجَّہُ بِالبَلاءِ ثَجّاً فإذا دَعاہُ قالَ لَبَّیکَ عَبدی لَئِن عَجّلتُ لَکَ ما سَألتَ إنّی علی ذلِکَ لَقادرٌ و لَئِنِ ادَّخرتُ لَکَ فَما ادَّخرتُ لَکَ فَھُوَ خَیرٌ لَکَ[2]

خدائے بزرگ وبرتر اس لئے کہ وہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کو اپنی آفت وبلاء میں غرق کر دیتا ہے اور اس کے سر پر مصیبتوں کی بارش ہو جاتی ہے اور جب یہ بندہ خدا کو پکارتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے بندے! البتہ اگر میں آپ کی فرمائش جلد پوری کرنا چاہتا ہوں تو کر سکتا ہوں، لیکن اگر میں اسے آپ کے لیے بچانا چاہتا ہوں تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔

قال الامام الصادقؑ المومِنُ لَا یَمضِی عَلَیہِ اربَعُونَ لَیلَہ الَا عَرَضَ لَہُ امرُ یَحزُنُہُ یُذَکَرُ بِہِ[3]

[1] اصول کافی ، ج2 ، ص 253
[2] اصول کافی ج2 ، ص 253
[3] اصول کافی، ج2 ، ص 254

مومن بندے پر چالیس راتیں نہیں گزرتیں جب تک کہ اسے کچھ نہ ہو اور وہ اسے غمگیں اور یاد دلائے۔

قال الامام الصادقؑ اِنَ فِی الجَنَه مَنزِلَۃً لَا یَبلُغُھَا عَبدٌ اِلَا بِالِابتِلَاء فِی جَسَدِہِ[1]

جنت میں ایک مقام ہے جو کوئی بندہ حاصل نہیں کر سکتا، سوائے اس تکلیف اور بیماری کے جو اس کے جسم میں ہوتی ہے۔

قال الامام الصادقؑ إنَّ المُومِنَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَبِأَفضَلِ مَکَان ثَلَاثاً إنَّهُ لَیَبتَلِیهِ بِالبَلَاء ثُمَّ یَنزِعُ نَفسَهُ عُضواً عُضواً مِن جَسَدِهِ وَ هُوَ یَحمَدُ اللهَ عَلَی ذَلِکَ[2]

مومن کا مقام خداتعالیٰ کے نزدیک سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس نے یہ جملہ تین مرتبہ کہا کیونکہ بعض اوقات بندہ خدا کی طرف سے مصیبت زدہ ہو کر کہتا ہے۔پھر ایک عضو اس کے جسم سے اس کی جان لے لیتا ہے، جب کہ وہ اس واقعے پر خدا کی حمد کرتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ یَا عَبدَ اللهِ لَو یَعلَمُ المُومِنُ مَا لَهُ مِنَ الاَجرِ فِی المَصَائِبِ لَتَمَنَی اَنَهُ قُرِضَ بِالمَقَارِیضُ[3]

اے عبداللہ اگر کسی مومن کو اپنی تکلیف کا صلہ معلوم ہوتا تو وہ آرزو کرتا کہ کاش مجھے قینچی سے ٹکرے ٹکرے کرتے

قال الامام الباقرؑ إنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَیَتَعَاهَدُ المُومِنُ بِالبَلَاء کَمَا یَتَعَاهَدُ الرَّجُلُ اَهلَهُ بالهَدِیَّةِ مِنَ الَغیبَةِ وَ یَحمِیهِ الدُّنیَا کَما یَحمِی الطَّبِیبُ المَرِیضَ[4]

---

1 اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج2 ،ص255

2 اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج2 ، ص254

3 اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج2 ،ص255

4 اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج 2 ،ص 255

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو مصیبتوں اور بلاؤں سے اس طرح تسلی دیتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے اہل و عیال کو سفر سے لائے ہوئے تحفے سے تسلی دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ مومن کو دنیا سے دور رکھتا ہے جس طرح طبیب بیماروں کو کھانوں سے پرہیز کرتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ المَؤمِن كَمَثَل خَامَةِ الزَّرع تُكفِئُها الرِّياحُ كَذَا وَ كَذَا و كَذَلِكَ المُومِنُ تكـفِئُهُ الأوجاعُ وَ الأمراضُ وَ مَثَلُ المُنافِق كَمَثَل الإرزَبَّةِ المُستَقيمَةِ الَّتى لا يُصِيبُها شَىءٌ حَتّى يَأتِيَهُ المَوتُ فَيَقصِفَهُ قَصفا[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کا قصہ پودے کے تنے کا قصہ ہے کہ ہوائیں اسے ادھر ادھر پھیر دیتی ہیں۔ مومن بھی بیماریوں اور تکلیفوں سے جھک جاتا ہے اور سیدھا ہوتا ہے۔ لیکن منافق کی کہانی لوہے کے ایک لچکدار سلاخ کی کہانی ہے جسے اس وقت تک نقصان نہیں پہنچایا جاتا جب تک کہ اس کی موت اس کے پاس آکر اس کی کمر توڑ نہ دے۔

قال الامام الصادقؑ إنَّ فى كِتابِ عَلىٍّ إنَّ أشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً النَّبيّونَ ثُمَّ الوَصيُّونَ ثُمَّ الأمثَلُ فَالأمثَلُ وَ إنَّما يُبتَلَى المُومِنُ عَلَى قَدر أعمالِهِ الحَسَنَةِ فَمَن صَحَّ دِينُهُ وَ حَسُنَ عَمَلُهُ أشتَدَّ بَلَاؤُهُ وَ ذَلِكَ أنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَم يَجعَل الدُّنيا ثواباً لِمُؤمِن وَ لَا عُقُوبَة لَكافِرِ وَ مَن سَخُفَ دينُهُ وَ ضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ وَ أنَّ البَلَاءَ أسرَعُ إلَى المُومِنُ التَّقىِّ مِنَ المَطَرِ إلَى قَرَار الأرض[2]

علیؑ کی کتاب میں ہے: مخلوقات میں سب سے سخت آفتیں پہلے انبیاء اور پھر اوصیاء تک پہنچتی ہیں اور پھر ان سے ملتے جلتے لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ مومن کا امتحان اس کی خوبیوں کی مقدار سے ہوتا ہے۔ جس کے پاس صحیح دین اور عمل صالح ہو، اس کی آفت زیادہ سخت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مومن کے لیے ثواب اور کافر کے لیے عذاب کا

[1] اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج2 ،ص258
[2] اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج2 ،ص259

ذریعہ نہیں بنایاہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا مذہب غلط ہے اور اس کا کام کمزور ہے ایک چھوٹی سی آفت ہے۔ پرہیزگار مومن پر زمین پر بارش ہونے سے پہلے مصیبت آتی ہے۔

قال الامام الصادقؑ كُلَّما أزدَادَ العَبدُ إيماناً ازدَادَ ضِيقاً فِى مَعِيشَتِهِ[1]

جتنا بندہ کا ایمان بڑھتا ہے، اتنا ہی تنگدست ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی اتنی ہی مشکل ہوتی جاتی ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِجَديٍ أَسَكَّ مُلقًى عَلَى مَزبَلَة مَيتاً فَقَالَ لِأَصحَابِهِ كَم يُسَاوِى هَذَا فَقالُوا لَعَلَّهُ لَو كَانَ حَيَّاً لَم يُسَاوِى دِرهَماً فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم و الَّذِى نَفسِى بِيَدِهِ لَلدُّنيَا أَهوَنُ عَلَى اللهِ مِن هَذَا الجِديِ عَلَى أَهلِهِ[2]

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر رہے تھے جو کچرے کے ڈھیر میں گر گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ چند روپے کے برابر ہے۔ انہوں نے کہا: اگر وہ زندہ ہوتا تو ایک درہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ کے نزدیک دنیا اس بچے سے زیادہ بے وقعت ہے۔

☆☆☆☆☆

1 اصول کافی(ط-الاسلامیه) ، ج2 ، ص261
2 اصول کافی(ط-الاسلامیه) ،ج2 ، ص129

غصہ

قال رسول اللہ ﷺ ۔ اَلا اِنَّ خَیرَ الرِّجالِ مَن کانَ بَطیءَ الغَضَبِ سَریعَ الرِّضا[1]

جان لیں کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو دیر سے ناراض ہوتے ہیں اور جلد راضی ہوجاتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ ما تَجَرَّعَ عَبدٌ جُرعَةً اَفضَل عِندَ اللّٰہ مِن جُرعَةِ غَیظٍ کَظَمَها اِبتِغاءَ وَجهِ اللّٰہ[2]

انسان نے کوئی ایسا گھونٹ نہیں لیا جو خدا کے نزدیک غصے کے اس گھونٹ سے بہتر ہو جو اس نے خدا کی خوشنودی کے لئے پیا ہو۔

قال رسول اللہ ﷺ إنّ الغضب من الشّیطان و إنّ الشّیطان خلق من النّار و إنّما تطفا النّار بالماء فإذا غضب أحدکم فلیتوضّأ[3]

غصہ شیطان سے پیدا ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، لہٰذا جب بھی تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔

قال رسول اللہ ﷺ۔ اَلصَّرعَةُ کُلُّ الصَّرعَةِ الَّذی یَغضبُ فَیَشتَدُّ غَضَبُهُ وَ یَحمَرُّ وَجهُهُ وَ یَقشَعِرُّ شَعرُهُ فَیَصرَعُ غَضَبَهُ[4]

---

1 نہج الفصاحہ ص 243
2 نہج الفصاحہ ص 697
3 نہج الفصاحہ ص 286
4 نہج الفصاحہ ص 549

کمال دلیری یہ ہے کہ غصہ آ جائے اور غصہ تیز ہو جائے اور چہرہ سرخ ہو جائے اور بال کانپ جائیں لیکن وہ اپنے غصے پر قابو پا لیتا ہے۔

قال الامام العلیؑ بِئْسَ الْقَرِينُ الْغَضَبُ يُبْدِي الْمَعَايِبَ وَ يُدْنِي الشَّرَّ وَ يُبَاعِدُ الْخَيْر[1]

غصہ ایک بہت برا ساتھی ہے: یہ خامیوں کو بے نقاب کرتا ہے، یہ برے کو قریب اور اچھائیوں کو دور کرتا ہے۔

قال الامام العلیؑ اَقدَرُ النّاسِ عَلَى الصَّوابِ مَن لَم يَغضَب[2]

سب سے قدرت مند وہ لوگ ہے حقیقت میں جو غصہ نہیں کرتے ہیں

قال الامام الصادقؑ لَيسَ مِنّا مَن لَم يَملِكُ نَفسَهُ عِندَ غَضَبِهِ[3]

جو غصے میں اپنے آپ کو نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَنْ غَضِبَ عَلَيْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ لَمْ يَقُلْ فِيكَ سُوءً فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا[4]

جو کوئی آپ سے تین بار ناراض ہوا لیکن آپ کو برا نہیں کہا، اسے اپنا دوست چن لیں۔

قال الامام الصادقؑ الْمُؤْمِنُ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ وَ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَ الَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِمَّا لَهُ[1]

---

1 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 302
2 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 246
3 کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 637
4 معدن الجواهر ص 34

مومن جب ناراض ہوتا ہے تو اس کا غصہ اسے حق سے نہیں نکالتا اور جب وہ راضی ہوتا ہے تو اس کی رضا اسے باطل کی طرف نہیں لے جاتی اور جب وہ طاقت حاصل کر لیتا ہے تو اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا۔

قال الامام الھادی ؑ اَلغَضَبُ عَلی مَن تَملِكُ لُؤمٌ[2]

اپنے ماتحتوں سے ناراض ہونا ذلت کی علامت ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ۔ اَلا وَ اِنَّ الغَضَبَ جَمرَةٌ فی قَلبِ ابنِ آدَمَ، اَما رَأيتُم اِلی حَمرَةِ عَينَيهِ وَ انتِفاخِ اَو داجِهِ؟! فَمَن اَحَسَّ بِشَی ءٍ مِن ذلِكَ فَليَلصَق بِالارضِ[3]

جان لو کہ غصہ انسان کے دل میں آگ کا ٹکڑا ہے۔ لیکن انہوں نے اس کی روشن آنکھیں اور اس کی گردن کی رگیں نہیں دیکھی ہیں۔ جو بھی ایسا محسوس کرے، فرش پر بیٹھ جائے۔

قال الامام العلیؑ لا أَدَبَ مَعَ غَضَبٍ[4]

غصے کے ساتھ، تربیت ممکن نہیں ہے

قال الامام العلیؑ الْحِلْمُ يُطْفِئُ نَارَ الْغَضَبِ وَ الْحِدَّةُ تُؤَجِّجُ إِحْرَاقَه[5]

صبر غصے کی آگ کو بجھاتا اور تندی تیز کرتا ہے۔

---

1 بحارالأنوار(ط-بيروت) ج 75 ، ص 209
2 بحارالأنوار(ط-بيروت) ج 75 ، ص 370
3 مفردات الفاظ قرآن ص 608
4 تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص 303
5 تصنيف غررالحكم و دررالكلم ص 287

قال الامام السجادُ ـ مَرَّ رَسولُ اللّٰہ صلی الله علیه و آله بِقَومٍ یَرفَعونَ حَجَرا فَقالَ : ما هذا ؟ قالوا : نَعرِفُ بِذاكَ اَشَدَّنا وَ اَقوانا ـ فَقالَ صلی الله علیه و آله : اَلا اُخبِرُكُم بِاَشَدِّكُم وَ اَقواكُم؟ قالوا: بَلی، یا رَسولَ اللّٰہ. قالَ: اَشَدُّكُم وَ اَقواكُمُ الَّذی اِذا رَضِیَ لَم یُدخِلهُ رِضاهُ فی اِثمٍ وَ لا باطِلٍ وَ اِذا سَخِطَ لَم یُخرِجهُ سَخَطُهُ مِن قَولِ الحَقِّ وَ اِذا قَدَرَ لَم یَتَعاطَ مالَیسَ لَه بِحَقٍّ[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ کے پاس سے گزرا جو ایک پتھر اٹھا رہے تھے۔آپﷺ نےفرمایا یہ کیا ہے؟ کہنے لگے: ایسا کرنے سے ہم اپنے مضبوط اور مضبوط ترین کو پہچانتے ہیں انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارا مضبوط اور مضبوط ترین کون ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! انہوں نے کہا: تم میں سے سب سے زیادہ مضبوط اور مضبوط ترین وہ ہے جو جب بھی راضی ہو اس کی رضا اسے گناہ اور باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب بھی وہ ناراض ہوتا ہے تو اس کا غصہ اسے کلمہ حق سے دور نہیں کرتا، اور جب بھی وہ اقتدار میں آئے تو اس کو ہاتھ نہ لگائیں جو اس کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔

قال الامام العلیؑ مَنْ غَاظَكَ بِقُبْحِ السَّفَهِ عَلَیْكَ فَغِظْهُ بِحُسْنِ الْحِلْمِ عَنْه[2]

جوآپ کوغیر معقول بدصورتی سے ناراض کرتاہے آپ اسے بھی اچھے صبر کے ساتھ ناراض کر

☆☆☆☆☆

1 معانی الأخبار ص 366

2 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 285

مریض کی عیادت کرنا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عائِدُ المَریضِ یَخوضُ فِی الرَّحمَةِ[1]

بیمار کی عیادت کرنے والا خدا کی رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم- عائدُ المَريضِ في مَخْرَفَةِ الجنة حتى يَرْجِع[2]

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کی باغ میں ہے جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔

قال الامام الصادقؑ مَن عادَ مَريضا شَيَّعَهُ سَبعونَ أَلفَ مَلَكٍ يَستَغفِرونَ لَهُ حَتّى يَرجِعَ إِلى مَنزِلِهِ[3]

جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے، ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس کے گھر واپس آنے تک اس سے استغفار کرتے ہیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - إِنَّ اللّه تعالی يَقولُ يَومَ القيامَةِ: يَابنَ آدَمَ مَرِضتُ فَلَم تَعُدنی! قالَ: يا رَبِّ كَيفَ أَعودُكَ وَأَنتَ رَبُّ العالَمينَ؟! قالَ: أَما عَلِمتَ أَنَّ عَبدی فُلانا مَرِضَ فَلَم تَعُدهُ؟! أَما عَلِمتَ أَنَّكَ لَو عُدتَهُ لَوَجَدتَنی عِندَهُ[4]

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی؟ وہ کہتا ہے: اے رب میں تیری زیارت کیسے کروں جب کہ تو رب العالمین ہے۔آپ صلی

[1] نهج الفصاحه ص562
[2] لسان العرب ج9، ص 64
[3] كافى(ط-الاسلاميه) ج3، ص120
[4] نهج الفصاحه ص311

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا ایک بندہ بیمار ہو گیا اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرو گے تو مجھے اس کے پاس پاؤ گے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ عُدْ مَنْ لَا يَعُودُكَ وَ أَهْدِ إِلَى مَنْ لَا يُهْدِي إِلَيْكَ[1]

جو آپ کی زیارت نہیں کرتا اس کی عیادت کریں اور جو آپ کو تحفہ نہیں دیتا اس کو تحفہ دیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم للمسلم على المسلم خمس يسلّم عليه إذا لقيه و يجيبه إذا دعاه و يعوّده إذا مرض و يتبع جنازته إذا مات و يحبّ له ما يحبّ لنفسه[2]

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔

جب وہ اسے دیکھتا ہے تو اسے سلام کرتا ہے اور جب کچھ کہئے تو اسے قبول کرتا ہے اور جب وہ بیمار ہوتا ہے تو اس کی عیادت کرتا ہے اور جب وہ مرتا ہے تو اس کی لاش کو دفن کرتا ہے اور اپنے لیے جو کچھ چاہتا ہے اپنے بھائیوں کے لئے مانگتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ۔ مَولى لِجَعفَرِبنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام مَرِضَ بَعضُ مَواليهِ فَخَرَجنا إِلَيهِ نَعودُهُ وَ نَحنُ عِدَّةٌ مِن مَوالى جَعفَرٍ فَاستَقبَلَنا جَعفَرٌ عليه السلام فى بَعضِ الطَّريقِ فَقالَ لَنا أَينَ تُريدونَ؟ فَقُلنا: نُريدُ فُلانا نَعودُهُ فَقالَ لَنا: قِفوا، فَوَقَفنا، فَقالَ: مَعَ أَحَدِ كُم تُفّاحَةٌ أَو سَفَرجَلَةٌ أَو أُترُجَّةٌ أَو لُعقَةٌ مِن طيبٍ أَو قِطعَةٌ مِنْ عودِ بُخورٍ؟ فَقُلنا: ما مَعَنا شَىْءٌ مِنْ هذا، فَقالَ: أَما تَعلَمونَ أَنَّ المَريضَ يَستَريحُ إِلى كُلِّ ما أُدخِلَ بِهِ عَلَيهِ؛[3]

---

1 من لا يحضره الفقيه ج3، ص 300

2 نهج الفصاحة ص 634

3

امام صادق علیہ السلام کے وابستگان میں سے ایک کہتا ہے: امام کے اصحاب میں سے ایک بیمار پڑ گیا اور امامؑ کے کچھ اصحاب اس کی عیادت کے لیے نکلے۔ راستے میں حضرت صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ہم سے پوچھا گیا: کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم کسی سے ملنے جا رہے ہیں۔ کہنے لگے: ضرور۔ ہم کھڑے ہیں۔ امام نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس سیب، جو، ہلدی، تھوڑی سی خوشبو یا عود بخور ہے؟ ہم نے کہا: ہمارے پاس ان میں سے کوئی چیز نہیں ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ مریض کو کچھ دینے سے سکون ملتا ہے؟

قال رسول الله ﷺ قال الله عز و جل مَن مَرضَ ثَلاثاً فَلَم یَشکُ إلَی أحَدٍ مِن عوادِهِ أبدَلتُهُ لَحماً خَیراً مِن لَحمِهِ وَ دَماً خَیراً مِن دَمِه[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص تین دن تک بیمار رہے اور اپنے کسی عیادت کرنے والے سے شکایت نہ کرے تو میں اس کی جگہ اس سے بہتر گوشت اور خون دوں گا۔

قال رسول الله ﷺ -مِن وَصایاهُ لِعَلِیٍّ علیه السلام: یا عَلِیُّ... سِر مَیلاً عُد مَریضا[2]

حضرت علیؑ کو کرنے والے وصیت میں سے اے علی!...ایک فرسخ جاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

☆☆☆☆☆

1 کافی ج3، ص 115
2 من لایحضره الفقیه، جلد 4، صفحه 361

دوستی

قال الامام العلیؑ خَیرُ اِخوانِكَ مَن دَعاكَ اِلی صِدقِ المَقالِ بِصِدقِ مَقالِهِ وَ نَدَبَكَ اِلی اَفضَلِ العمالِ بِحُسنِ اَعمالِهِ[1]

آپ کا بہترین بھائی (دوست) وہ ہے جو آپ کو اپنی سچائی کے ساتھ سچائی کی دعوت دیتا ہے اور آپ کو اپنے اچھے اعمال سے بہترین کاموں کی طرف ترغیب دیتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن اَرادَ اللّٰہ بِهِ خَیرا رَزَقَهُ اللّٰہ خَلیلاً صالحِا[2]

جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے، اس کے لیے لائق دوستی ہوگی۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اَلجَلیسُ الصّالِحُ خَیرٌ مِنَ الوَحدَةِ، و اَلوَحدَةُ خَیرٌ مِن جَلیسِ السّوءِ[3]

اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی بری صحبت سے بہتر ہے۔

قال الامام العلیؑ مَن لَم یُقَدِّم فِی اتِّخاذِ الإخوانِ الاِعتِبارَ دَفَعَهُ الاِغتِرارُ إلی صُحبَةِ الفُجّار[4]

جو بھائیوں (دوستوں) کے انتخاب میں امتحان کو ترجیح نہیں دیتا، اس کا فریب اسے بدکاروں کے ساتھ رفاقت کی طرف لے جاتا ہے۔

---

1 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص417
2 نہج الفصاحہ ص776
3 امالی(طوسی) ص535
4 تصنیف غررالحکم و دررالکم ص416

قال الامام الحسینؑ مَن اَحَبَّکَ نَهاکَ وَ مَن اَبغَضَکَ اَغراک[1]

جو آپ سے محبت کرتا ہے وہ آپ پر تنقید کرتا ہے اور جو آپ سے دشمنی رکھتا ہے وہ آپ کی تعریف کرتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ لا یَنبَغی لِلمَرءِ المُسلِمِ أَن یُواخیَ الفاجِرَ و َلاَ الاحمَقَ و َلاَ الکَذّابَ[2]

ایک مسلمان بدکار، احمق اور جھوٹے کے ساتھ صحبت کا مستحق نہیں ہے۔

قال رسول الله ﷺ ثَلاثَةٌ تُخلِصُ المَوَدَّةَ: إِهداءُ العَیبِ ، وَ حِفظُ الغَیبِ و َالمَعونَةُ فِی الشِّدَّةِ؛[3]

تین چیزیں دوستی کو جوڑتی ہیں: ایک دوسرے کے عیب دینا، غیر حاضری میں ایک دوسرے کی آبرو رکھنا اور حفاظت کرنا اور مصیبت میں مدد کرنا۔

قال الامام العلیؑ اَلصَّدیقُ مَن کانَ ناهیا عَنِ الظُّلمِ و َالعُدوانِ مُعینا عَلَی البِرِّ وَ الحسانِ[4]

دوست وہ ہے جو ظلم و زیادتی سے باز رہے اور نیک کام کرنے میں مدد کرے۔

قال الامام العلیؑ لِلعامَّةِ بِشرَكَ وَ مَحَبَّتَكَ و لِعَدُوِّكَ عَدلَكَ و َإِنصافَكَ[5]

لوگوں کے لیے اپنی سخاوت اور محبت اور اپنے عدل و انصاف کو اپنے دشمن کے لیے استعمال کرو۔

---

[1] بحار الانوار ج75،ص128
[2] کافی ج2، ص640
[3] مجموعه ورام ج2، ص121
[4] تصنیف غرر الحکم و دررالکلم ص415
[5] خصال ص147،

قال الامام العلیؑ حُسنُ الاخلاقِ یُدِّرُ الرزاقَ و یُونِسَ الرِّفاقَ[1]

حسن اخلاق رزق میں اضافہ اور دوستوں کے درمیان دوستی پیدا کرتا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا تَحَابُّوا وَ تَهَادَوْا وَ أَدَّوُا الْأَمَانَةَ[2]

میری امت اس وقت تک خیر میں رہے گی جب تک وہ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، ایک دوسرے کو تحفے دیں گے اور ایک دوسرے پر اعتماد کریں گے۔

قال الامام العلیؑ اَلکَیِّسُ صَدیقُهُ الحَقُّ وَ عَدُوُّهُ الباطِلُ[3]

ہوشیار آدمی، اس کا دوست صحیح اور غلط اس کا دشمن ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَن غَضِبَ عَلَیكَ ثَلاثَ مَرّاتٍ و لَم یَقُل فیكَ سوء فَاتَّخِذهُ لِنَفسكَ خَلیلاً[4]

جو کوئی آپ سے تین بار ناراض ہوا لیکن آپ کو برا نہیں کہا، اس کو اپنا دوست چن لیں۔

قال الامام العلیؑ إِذَا احْتَشَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ فَقَدْ فَارَقَه[5]

دوست کو ناراض کرنا اور شرمندہ کرنا علیحدگی کا پیش خیمہ ہے۔

☆☆☆☆☆

1 تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص255
2 عیون اخبار الرضا ج2
3 تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص68
4 معدن الجواهر ص 34
5 حکمت 427

دشمنی

قال الامام الصادقؑ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ السِّحْرِ النَّمِيمَةَ يُفَرَّقُ بِهَا بَيْنَ الْمُتَحَابَّيْنِ وَ يُجْلَبُ الْعَدَاوَةُ عَلَى الْمُتَصَافِيَيْنِ وَ يُسْفَكُ بِهَا الدِّمَاءُ وَ يُهْدَمُ بِهَا الدُّورُ وَ يُكْشَفُ بِهَا السُّتُورُ وَ النَّمَّامُ أَشَرُّ مَنْ وَطِئَ الْأَرْضَ بِقَدَمٍ[1]

سب سے بڑے جادو میں سے ایک نکتہ چینی ہے۔کیونکہ نکتہ چینی کرنے سے دوستوں میں جدائی ہوتی ہے، یک جان دوست دشمن بن جاتے ہیں، خون بہایا جاتا ہے، گھر اجڑ جاتے ہیں اور پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ سخن چینی والا اس سے بھی بدتر ہے جو زمین کو پاؤں سے روندتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ لا تَسُبُّوا الناسَ فَتَكتَسِبُوا العَداوَةَ بينَهُم[2]

لوگوں کی توہین نہ کرو،ایسا کرنے سے تم ان میں دشمن پاؤ گے۔

قال الامام العلیؑ اَلنّاسُ أعداءُ ماجَهِلوا[3]

لوگ اس چیز کے دشمن ہیں جن کو وہ نہیں جانتے۔

قال الامام العلیؑ اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ نَجاةٌ مِن كُلِّ سوءٍ وَ حِرزٌ مِن كُلِّ عَدُوٍّ[4]

اللہ پر توکل ہر شر سے نجات اور ہر دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

قال الامام العلیؑ عَوِّدْ لِسانَكَ لينَ الْكَلامِ وَ بَذْلَ السَّلامِ، يَكْثُرْ مُحِبّوكَ وَ يَقِلَّ مُبْغِضوكَ[1]

---

[1] احتجاج(طبرسی) ج 2 ، ص 340
[2] کافی(ط-الاسلامیه) ج 2، ص 360
[3] حکمت 438
[4] بحار الأنوار ج75، ص79

اپنی زبان کو نرم کرنے اور سلام کرنے کی عادت ڈالیں، اس سے آپ کے دوست بڑھیں گے اور آپ کے دشمن کم ہوں گے۔

قال الامام الرضأ صديقُ كلُّ امرئٍ عَقلُهُ و عَدُوُّهُ جَهلُهُ[2]

ہر کسی کا دوست اس کی عقل اور سب کا دشمن اس کی جہالت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عَهِدَ إلَيَّ جَبرَئيلُ عليه السلام في شَيءٍ ما عَهِدَ إلَيَّ في مُعاداةِ الرِّجالِ[3]

جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے لوگوں سے دشمنی سے بچانے سے زیادہ اور کسی کام کا حکم نہیں دیا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أتاني جَبرَئيلُ عليه السلام قَطُّ إلاّ وَعَظَني، فآخِرُ قَولِهِ لي إيّاكَ و مُشارَّةَ النّاسِ؛ فإنّها تَكشِفُ العَورَةَ و تَذهَبُ بِالعِزِّ[4]

جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس کبھی نہیں آئے جب تک کہ وہ مجھے نصیحت نہ کریں، اور ان کے آخری الفاظ یہ تھے: لوگوں سے دشمنی سے بچو۔ کیونکہ یہ ایک چھپی ہوئی خامی کو ظاہر کرتا ہے اور عزت و آبرو کو ختم کر دیتا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نُهِيتُ عن شَيءٍ بَعدَ عِبادَةِ الأوثانِ ما نُهِيتُ عَن مُلاحاةِ الرِّجالِ[5]

بت پرستی پر پابندی لگنے کے بعد مجھے کسی چیز سے اتنا نہیں روکا گیا جتنا لوگوں سے لڑنے سے۔

---

1 تصنيف غرر الحكم و درر الكلم ص 435
2 محاسن ج 1 ، ص194
3 كافى ج 2 ص 302
4 الوافي ج5 ص942
5 ميزان الحكمه ج 07

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إيّاكُم و مُشارَّةَ النّاسِ ؛ فإنَّها تُظهِرُ العَرَّةَ و تَدفِنُ الغُرَّةَ [1]

لوگوں سے جھگڑنے سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے خامیاں کھل جائیں گی اور اچھائیاں دفن ہو جائیں گی۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَن لاحَى الرِّجالَ سَقَطَت مُروءَتُهُ و ذَهَبَت كَرامَتُهُ[2]

جو لوگوں سے لڑے گا اس کی انسانیت تباہ ہو جائے گی اور اس کی عزتیں برباد ہو جائیں گی۔

قال الامام العلیؑ يا بَنِيَّ، إيّاكُم و مُعاداةَ الرِّجالِ ؛ فإنَّهُم لا يَخلُونَ مِن ضَربَينِ : مِن عاقِلٍ يَمكُرُ بِكُم ، أو جاهِلٍ يَعجَلُ عَلَيكُم[3]

میری اولادو! لوگوں کے ساتھ دشمنی سے بچیں؛ کیونکہ وہ دو طرح سے خالی نہیں ہیں: یا تو وہ جانتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ سازش کر رہے ہیں یا وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ وہ آپ کی مخالفت میں جلدی کر رہے ہیں۔

قال الامام الباقرؑ إيّاكُم و الخُصومَةَ ؛ فإنَّها تُفسِدُ القَلبَ و تُورِثُ النِّفاقَ[4]

خبردار دشمنی سے بچیں؛ کیونکہ یہ دل کو خراب کرتا ہے اور نفاق پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

1 الأمالي (للطوسی) ج1 ص482
2 ميزان الحكمه ج 07
3 الخصال ج1 ص72
4 الكافي ج2 ص301

عبادت

قال الامام الصادقؑ لَوْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عِبَادَةٌ تَعَبَّدَ بِهَا عِبَادُهُ الْمُخْلَصُونَ أَفْضَلَ مِنَ الشُّكْرِ عَلَى كُلٍّ لَأَطْلَقَ لَفْظَةً فِيهِمْ مِنْ جَمِيعِ الْخَلْقِ بِهَا فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ أَفْضَلُ مِنْهَا خَصَّهَا مِنْ بَيْنِ الْعِبَادَاتِ وَ خَصَّ أَرْبَابَهَا فَقَالَ *وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبادِيَ الشَّكُور[1]

اگر خدا کے نزدیک شکر سے بہتر عبادت ہوتی ان تمام معاملات میں جس کے ساتھ اس کے مخلص بندے اس کی عبادت کرتے ہیں تو وہ یقیناً یہ لفظ اپنی تمام مخلوقات کے لیے استعمال کرتا لیکن چونکہ اس سے بہتر کوئی عبادت نہیں تھی اس لیے اس نے اسے اپنے درمیان خاص کر دیا۔ عبادتوں اور مالکوں کو خاص بنایا اور فرمایا: میرے کچھ بندے شکر گزار ہیں۔

قالت سيدة الزهراء سلام الله عليها ـ :مَنْ أَصْعَدَ إِلَى اَللَّهِ خَالِصَ عِبَادَتِهِ أَهْبَطَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ[2]

جو شخص اپنی خلوص عبادت کو خدا کے سپرد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے سب سے زیادہ سود بھیجتا ہے۔

قال الامام الحسن العسكریؑ لَيسَتِ العِبادَةُ كَثرَةَ الصيّامِ وَ الصَّلوةِ وَ انَّما العِبادَةُ كَثرَةُ التَّفَكُّر فی أمر اللهِ[3]

عبادت بہت زیادہ روزے اور نماز نہیں بلکہ (حقیقت) عبادت امر خدا میں بہت کچھ سوچنا ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اَلعِبادَةُ سَبعونَ جُزء، اَفضَلُها جُزءً طَلَبُ الحَلالِ[1]

---

[1] مصباح الشريعه ص 24
[2] عده الداعی ص 233
[3] تحف العقول ص 488 و ص 442

عبادت کے ستر اجزاء ہیں اور اس کا سب سے بڑا اور بڑا جز کسب حلال ہے۔

قال الامام الحسن العسکری ؑ اِنَّ الوُصُولَ اِلی اللهِ عَزّوجلَّ سَفَرٌ لا یُدرَکُ اِلّا بِامتِطاءِ اللَّیلِ[2]

اللہ تعالیٰ تک رسائی ایک ایسا سفر ہے جو رات کو عبادت کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا۔

قال الامام الکاظم ؑ أفضَلُ العِبادَةِ بَعدِ المَعرِفَةِ إنتِظارُ الفَرَجِ[3]

بہترین عبادت معرفت خداوند کے بعد انتظار فرج ہے۔

قال رسول الله ﷺ عَدلُ ساعَةٍ خَیرٌ مِن عِبادَةِ سَبعینَ سَنَةً قِیامِ لَیلِها وَ صِیامِ نَهارِها[4]

انصاف کی گھڑی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے جس میں وہ اپنی راتیں عبادت میں گزارے اور اپنے دن روزے میں گزارے۔

قال رسول الله ﷺ مَن أَعرَضَ عَن مُحَرَّمٍ أَبدَلَهُ اللّٰه بِهِ عِبادَةً تَسُرُّهُ؛[5]

جو شخص حرام سے پرہیز کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس عبادت کے بدلے اجر دے گا جس سے اسے خوشی ہو۔

قال الامام الصادقؑ اَفضَلُ العِبادةُ اِدمانُ التَّفکُّر فی اللهِ و فی قُدرَتِهِ[6]

سب سے بڑی عبادت خدا اور اس کی قدرت کے بارے میں سوچتے رہنا ہے۔

---

1 مستدرک الوسایل و مستنبط المسایل ج 13 ، ص 12
2 بحار الانوار ج 75 ، ص 380
3 تحف العقول ص 403
4 مشکاةالانوار ص 316
5 بحارالأنوار ج 74 ، ص 121
6 کافی(ط-الاسلامیه) ج 2 ، ص 55

قال رسول الله ﷺ يَا عَلِيُّ سَاعَةٌ فِي خِدْمَةِ الْعِيَالِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةَ[1]

اے علیؑ ایک گھنٹہ گھر والوں کی خدمت میں رہنا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

قالَ الامام الْحُسَيْنُ عليه السلام: مَنْ عَبَدَاللّٰه حَقَّ عِبادَتِهِ آتاهُ اللّٰه فَوْقَ اَمانِيهِ وَ كِفايَتِهِ[2]

جو شخص خدا کی عبادت کرتا ہے جیسا کہ وہ مستحق ہے، خدا اسے اس سے زیادہ دے گا جو وہ چاہتا ہے اور کافی ہے

قال رسول الله ﷺ النَّظَرُ في ثَلاثَةِ أشياءٍ عِبادَةٌ النَّظَرُ فِي وَجهِ الوالِدَينِ و فِي المُصحَفِ و فِي البَحر[3]

تین چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے: ماں باپ کی چہرہ کو، قرآن اور سمندر۔

قال الامام العلیؑ العبوديّةُ خمسةُ اشياء: خَلاءُ البطْنِ و قرائةُ القرآنِ و قيام الليّل و التضَّرُع عند الصُّبح و البكاءُ من خشْية الله[4]

عبادات کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے:. پیٹ کو حرام لقمہ سے بچانا۔قرآن پڑھنا. تہجد اور رات کو قیام کرنا صبح کو تضرع وزاری کرنا اور خوف خدا سے رونا۔

☆☆☆☆☆

1 جامع الاخبار(شعیری) ص 102
2 موسوعة كلمات الامام الحسینؑ748
3 صحیفه امام رضا ص 90
4 جامع الأخبار ص 50 ج5

رازداری

قال الامام العلیؑ مَن کَتَمَ سِرَّہُ کانَتِ الخِیَرَۃُ بیَدِہِ[1]

جو بھی اپنا راز چھپاتا ہے، انتخاب کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے۔

قال الامام العلیؑ لا تُودِعْ سِرَّكَ إلاّ عِندَ کُلِّ ثِقَۃٍ[2]

اپنا راز کسی سے مت کہئے سوائے اس کے جس پر آپ بھروسہ کریں۔

قال الامام العلیؑ صَدْرُ الْعَاقِلِ صُنْدُوقُ سِرِّہ - والْبَشَاشَۃُ حِبَالَۃُ الْمَوَدَّۃِ - والِاحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُیُوبِ[3]

عاقل کا سینہ اسرار کا خزینہ ہے اور بشارت محبت کا جال ہے اور تحمل و بردباری عیوب کا مدفن ہے اور صلح وصفائی عیوب کے چھپانے کا ذریعہ ہے۔

قال الامام الصادقؑ إفشاءُ السِّرِّ سُقوطٌ[4]

راز فاش کرنا سبب زوال ہے۔

قال الامام العلیؑ مَن ضَعُفَ عَن حِفظِ سِرِّہِ لَم یَقْوَ لِسِرِّ غَیرِہِ[5]

جو اپنا راز رکھنے سے عاجز ہے وہ دوسروں کا راز نہیں رکھ سکتا

1 نهج البلاغة : الحكمة ١٦٢
2 بحار الانوار:ج77،ص235
3 نہج البلاغہ حکمت 6
4 تحف العقول : ٣١٥
5 غرر الحکم : ٨٩٤١

قال الامام الرضأ علیکم فی أمورکم بالکتمان فی أمور الدین و الدنیا ، فإنه روی" أن الإذاعة کفر" و روی " المذیع و القاتل شریکان " و روی "ما تکتمه من عدوک فلا یقف علیه ولیک[1]

دین ودنیا کے معاملات میں آپ اپنے اعمال میں راز و نیاز رکھیں۔ روایت ہے کہ "ظاہر کرنا کفر ہے" اور روایت ہے کہ "رازافشا کرنے والا قاتل کے ساتھ شریک ہے" اور روایت ہے کہ "جس چیز کو دشمن سے چھپاؤ، تمہارے دوست کو اس کی خبر نہ ہو"۔

قال الامام العلیؑ الصَّمتُ حُکمٌ، و السُّکوتُ سَلامَةٌ ، و الکِتمانُ طرَفٌ مِن السَّعادَةِ[2]

خاموشی حکمت ہے اور ساکت رہنا صحت ہے اور رازداری خوشبختی کی سبب ہے۔

قال الامام الباقرؑ و اللّٰه، إنَّ أحَبَّ أصحابِي إلَيَّ أورَعُهُم و أفقَهُهُم و أكتَمُهُم لِحَديثِنا[3]

خدا کی قسم میرے نزدیک میرے سب سے پیارے ساتھی وہ ہیں جو ان میں سب سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ فقیہ ہیں اور وہ جو ہمارے اقوال کے رازدار ہیں۔

قال الامام الکاظم ؑ لمّا کَتَبَ و هُو في الحَبسِ لعليِّ بنِ سُوَيدٍ السائيِّ ـ : لا تُفشِ ما استَكتَمتُكَ[4]

زندان سے علی بن سوید سائی کے نام ایک خط میں آپؑ نے لکھا: میں نے تم سے جو کچھ پوچھا ہے اسے پوشیدہ نہ رکھو۔

---

1 بحار الانوار، ج 78، ص 347

2 تحف العقول: 223

3 الکافی: 7/223/2

4 بحار الأنوار : 52/75/2

قال الامام الصادقؑ إنَّ أمرَنا مَستورٌ مُقنَّعٌ بالمِيثاقِ، فمَن هَتَكَ علَينا أذلَّهُ اللّٰهُ[1]

ہمیں پردے میں اور نقاب کے پیچھے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس جو کوئی ہمارے خلاف ظاہر کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن رَدَّ عَن عِرضِ اَخيهِ المُسلِمِ وَجَبَت لَهُ الجَنَّةُ اَلبَتَّة [2]

جو شخص کسی مومن کی عزت کی حفاظت کرے گا اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔

قال الامام الجوادؑ إظهارُ الشَّيءِ قبلَ أن يَستَحكِمَ مَفسَدَةٌ لَهُ[3]

کسی چیز کو قائم ہونے سے پہلے ظاہر کرنا اس کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ طُوبى لِعَبدٍ نُومَةٍ ، عَرَفَ النّاسَ فَصاحَبَهُم بِبَدَنِهِ
و لم يُصاحِبْهُم في أعمالِهِم بقَلبِهِ ، فَعَرَفَهُم في الظاهِرِو لم يَعرِفوهُ في الباطِنِ[4]

خوش قسمت ہے وہ گمنام بندہ جو لوگوں کو جانتا ہے اور بظاہر ان کے درمیان رہتا ہے لیکن دل میں ان کے اعمال کا ساتھ نہیں دیتا۔ اس لیے لوگ اسے اس کے ظاہر سے جانتے ہیں اور اس کے باطن کو نہیں جانتے۔

☆☆☆☆☆

[1] الوافي ج5 ص703
[2] وسايل الشيعہ ج 3 ص 606
[3] بحارالانوار، ج 75، ص71،
[4] خصال، ص27

معرفت خدا

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم أَفضَلُ العمالِ العِلمُ بِاللّٰہ إِنَّ العِلمَ یَنفَعُكَ مَعَهُ قَلیلُ العَمَلِ وَكَثیرُهُ وَإِنَّ الجَهلَ لایَنفَعُكَ مَعَهُ قَلیلُ العَمَلِ وَلا كَثیرُهُ؛[1]

بہترین عمل خداشناسی ہے کیونکہ علم کے باوجود عمل آپ کو کم و بیش فائدہ پہنچاتا ہے، لیکن جہالت کے باوجود (خدا کی نسبت) عمل آپ کو کم یا زیادہ فائدہ نہیں پہنچاتا۔

قال الامام العلیؑ وَ لَو ضَرَبتَ فی مَذاهِبِ فِكرِكَ لِتَبلُغَ غایاتِهِ ما دَلَّتكَ الدَّلالَةُ إِلاّ عَلی أَنَّ فاطِرَ النَّملَةِ هُوَ فاطِرُ النَّخلَةِ لِدَقیقِ تَفصیلِ كُلِّ شَیءٍ وَ غامِضِ اختِلافِ كُلِّ حَیٍّ وَ مَا الجَلیلُ وَ اللَّطیفُ وَ الثَّقیلُ وَ الخَفیفُ وَ القَوِیُّ وَ الضَّعیفُ فی خَلقِهِ إِلاّ سَواءٌ؛[2]

اگر آپ اپنی فکر کے راستوں پر چڑھ کر اس کی انتہا کو پہنچیں گے تو آپ کے لیے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں ہوگی کہ چیونٹی کا خالق کھجور کے درخت کا خالق ہے اور یہ اس نفاست اور نزاکت کی وجہ سے ہے جو ہر چیز کو ہر چیز سے الگ کرتی ہے۔اور پیچیدگی اور تنوع ہر جاندار میں استعمال ہوتا ہے، بڑی اور چھوٹی مخلوق، بھاری اور ہلکی اور مضبوط اور بے طاقت، سب خدا کے لیے تخلیق میں برابر ہیں۔

قال الامام الباقرؑ ۔ ما عَرَفَ اَللهَ مَن عَصاهُ[3]

---

1 نهج الفصاحه ، ص228

2 نهج لابلاغہ خطبہ 185

3 تحف العقول، ص294

جس نے خدا کو نہیں پہچانا اس نے نافرمانی کی۔

قال الامام الرضا ؑ إِنَّما قُلتُ اللَّطيفُ، لِلخَلقِ اللَّطيفِ و لِعِلمِهِ بِالشَّی ءِ اللَّطيفِ أَلاتَرى إِلى أَثَرِ صُنعِهِ فِی النَّباتِ اللَّطيفِ و غَيرِ اللَّطيفِ و فِی الخَلقِ اللَّطيفِ مِنَ أَجسامِ الحَيوانِ مِنَ الجِرجِسِ و البَعوضِ و ما هُوَ أَصغَرُ مِنهُما مِمّا لايَكادُ تَستَبينُهُ العُيونُ بَل لايَكادُ يُستَبانُ لِصِغَرِهِ الذَّكَرُ مِنَ النثى و المَولودُ مِنَ القَديمِ فَلَمّا رَأَينا صِغَرَ ذلِكَ فی لُطفِهِ ... عَلِمنا أَنَّ خالِقَ هذَا الخَلقِ لَطيفٌ[1]

میں نے کہا یہ لطیف ہے کیونکہ اس نے لطیف مخلوقات پیدا کی ہیں اور لطیف چیزوں سے آگاہ ہے۔ کیا آپ کو اس کی تخلیق کی نشانی نازک اور غیر نازک پودوں میں اور جانداروں کے نازک اور ننھے جسموں میں نظر نہیں آتی جیسے پسو اور مچھر اور ان سے چھوٹے جو ننگی آنکھ سے تقریباً پوشیدہ ہیں اور ان کے نر و مادہ اور ان کی اولاد اور اولاد کاٹ دی جاتی ہے، وہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہیں۔ چنانچہ جب ہم نے ان چیزوں کی باریک بینی اور نزاکت کو دیکھا... تو ہم نے محسوس کیا کہ ان مخلوقات کا خالق بھی لطیف ہے۔

قال رسول الله ﷺ إِنَّ اللهَ خَلَقَ يَومَ خَلَقَ السَّماواتِ وَالارضَ مِائَةَ رَحمَةٍ كُلُّ رَحمَةٍ طِباقُ ما بَينَ السَّماءِ و الارضَ فَجَعَلَ مِنها فِی الارضِ رَحمَةً فَبِها تَعطِفُ الوالِدَةُ عَلى وُلدِها و الوَحشُ و الطَّيرُ بَعضُها عَلى بَعضٍ و أَخَّرَ تِسعا و تِسعينَ فَإِذا كانَ يَومُ القيامَةِ أَكمَلَها بِهذِهِ الرَّحمَةِ؛[2]

جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اس دن سو نعمتیں پیدا فرمائیں جن میں سے ہر ایک زمین و آسمان کو بھر دے اور ایک ایسی نعمت کو زمین پر رکھے جس سے ماں بچے سے محبت

[1] التوحيد(صدوق) ، ص 63
[2] نهج الفصاحه ، ص 313

کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے مانوس ہونگے۔ننانوے رحمت کو سنبھال کر رکھنے کے بعد جیسے ہی قیامت آئے گی،ایک اور رحمت کا اضافہ کر دے گا۔

قال الامام الصادقؑ وَ قَد سَأَلَهُ ابنُ أَبِی العَوجاءِ: وَ لِمَ احتَجَبَ عَنهُم و أَرسَلَ إِلَیهِمُ الرُّسُلَ؟ وَیلَكَ و كَیفَ احتَجَبَ عَنكَ مَن أَراكَ قُدرَتَهُ فی نَفسِكَ؟ نَشَأَكَ و لَم تَكُن وَ كَبَّرَكَ بَعدَ صِغَرِكَ و قَوّاكَ بَعدَ ضَعفِكَ... وَ ما زالَ یَعُدُّ عَلَیَّ قُدرَتَهُ الَّتی هِیَ فی نَفسِیَ الَّتی لاأَدفَعُها حَتّی ظَنَنتُ أَنَّهُ سَیَظهَرُ فیما بَینی وَ بَینَهُ؛[1]

ابن ابی العوجہ کے جواب میں جس نے پوچھا: خدانے اپنے آپ کو لوگوں سے کیوں چھپایااور پھران کے پاس انبیاء بھیجے؟ کہنے لگے: تم پرافسوس، جس نے تم میں اپنی قدرت ظاہر کی وہ تم سے کیسے چھپ گیا۔اس نے آپ کو اس وقت پیدا کیاجب آپ نہیں تھے،آپ کی پرورش اس وقت کی جب آپ چھوٹے تھے،آپ عاجز تھےاور آپ کو قابل بنایا اس نے مسلسل مجھ میں خدا کی قدرت کے مظاہر کو شمار کیا، جس سے میں انکار نہیں کر سکتا،اس حد تک کہ میں نے تصور کیا کہ خدا جلد ہی میرے اوراس کے درمیان ظاہر ہو گا۔

قال الامام الصادقؑ مَن عَرَفَ اللهَ خافَ اللهَ و مَن خافَ اللهَ سَخَت نَفسَهُ عَنِ الدُّنیا[2]

جو خدا کو جانتا ہے اس کے دل میں خوف اتر جاتا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے اس کا دم دنیا سے رک جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

---

1 التوحید(صدوق)، ص 127
2 تحف العقول ، ص362

کینہ

قال الامام العلیؑ الدُّنْيَا أَصْغَرُ وَ أَحْقَرُ وَ أَنْزَرُ مِنْ أَنْ تُطَاعَ فِيهَا الْأَحْقَاد[1]

دنیا بہت چھوٹی ہے، بہت حقیر ہے، کینہ وناراضگی کے لیے بہت چھوٹی ہے۔

قال الامام العلیؑ الْغِلُّ يُحْبِطُ الْحَسَنَاتِ[2]

کینہ نیکیوں کو تباہ کر دیتی ہے۔

قال الاما م العلیؑ مَنِ اطَّرَحَ الْحِقْدَ اسْتَرَاحَ قَلْبُهُ وَ لُبُّه[3]

جو اپنے آپ سے نفرت کو دور کرے گا اس کے دل ودماغ کو سکون ملے گا۔

قال الامام الحسینؑ إِنَّ شِيعَتَنَا مَنْ سَلِمَتْ قُلُوبُهُمْ مِنْ كُلِّ غِشٍّ وَ غِلٍّ وَ دَغَل[4]

بلاشبہ ہمارے شیعوں کا دل ہر قسم کی خیانت، بغض اور فریب سے پاک ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تَهادَوا فَإِنَّها تَذهَبُ بِالضَّغائِنِ[5]

ایک دوسرے کو تحائف دیں، کیونکہ اس سے ناراضگی ختم ہوتی ہے۔

قال الامام العلیؑ اِحصِدِ الشَّرَّ مِن صَدرِ غَيرِكَ بِقَلعِهِ مِن صَدرِكَ[6]

---

1 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 142
2 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 301
3 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 299
4 تفسیر منسوب به امام حسن عسکری ص 309
5 کافی(ط-الاسلامیه) ج5، ص 144
6 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص 106

دوسروں کی برائی سے بچنے کے لیے برائی کواپنے سینے سے اکھاڑ پھینکو۔

قال الامام العلیؑ اِحْتَمِلْ أَخَاكَ عَلَى مَا فِيهِ وَ لَا تُكْثِرِ الْعِتَابَ فَإِنَّهُ يُورِثُ الضَّغِينَةَ[1]

اپنے بھائی کو جس حال میں ہے اسے برداشت کرو اور اس پر زیادہ الزام نہ لگائیں، کیونکہ اس سے ناراضگی ہو گی۔

قال الامام العلیؑ عِندَ الشَّدائِدِ تَذهَبُ الأَحقادُ؛[2]

مشکلات اور مصائب کے وقت ناراضگی ختم ہو جاتی ہے۔

قال الامام الھادیؑ الْعِتَابُ مِفْتَاحُ الثِّقَالِ وَ الْعِتَابُ خَيْرٌ مِنَ الْحِقْدِ[3]

شکایت کرنا تکبر کی کنجی ہے اور ناراضگی سے بہتر ہے۔

قال الامام العلیؑ اَلحَسودُ سَريعُ الوَثبَةِ، بَطیءُ العَطفَةِ؛[4]

حاسد کو غصہ جلدی آتا ہے اور بغض دیر سے ختم ہو جاتا ہے۔

قال الامام العلیؑ الْحَقُودُ مُعَذِّبُ النَّفْسِ مُتَضَاعِفُ الْهَم[5]

ناراض اور کینہ ور کی روح عذاب میں ہے اور اس کا غم دوگنا ہو جاتا ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الهَدِيَّةُ تُذهِبُ الضَّغائنَ مِن الصُّدورِ[1]

1 تحف العقول ص84
2 تصنيف غرر الحكم و درر الكلم ص 102
3 بحار الأنوار (ط-بيروت) ج 75 ، ص369
4 بحار الأنوار (ط-بيروت) ج 70، ص256
5 تصنيف غرر الحكم و درر الكلم ص 299

تحفہ دینے سے سینوں کی ناراضگی دور ہوجاتی ہے۔

قال الامام العلیؑ طَهِّروا قُلوبَكُم مِن الحِقدِ ؛ فإنَّهُ داءٌ موبِئٌ[2]

ناراضگی ایک شدید درد اور ایک مہلک اور متعدی بیماری ہے۔

قال الامام العلیؑ احْتَرِسوا مِن سَوْرَةِ الجَمْدِ و الحِقْدِ و الغَضَبِ و الحَسَدِ ، و أعِدّوا لِكُلِّ شَيءٍ مِن ذلكَ عُدَّةً تُجاهِدونَهُ بِها ، مِن الفِكْرِ في العاقِبَةِ ، و مَنْعِ الرَّذيلَةِ ، و طَلَبِ الفَضيلَةِ ، و صَلاحِ الآخِرَةِ ، و لُزومِ الحِلْمِ[3]

بخل، کینہ، غصہ اور حسد کی شدت سے بچیں اور ان میں سے ہر ایک سے لڑنے کے لیے اپنے انجام کے بارے میں سوچنے، برائیوں سے لڑنے اور نیکی کی تلاش اور آخرت کی اصلاح جیسے ہتھیار مہیا کریں اور صبر و استغفار کی ضرورت ہے۔

قال الامام الحسن العسکری ؑ أقلُّ النّاسِ راحةً الحَقودُ [4]

کم آرام اور بے سکون لوگ کینہ رکھنے والے لوگ ہیں۔

☆☆☆☆☆

[1] عیون اخبار الرضا ج 2
[2] غرر الحکم ح 6018
[3] غرر الحکم ج1 ص157
[4] تحف العقول ج1 ص488

اتفاق واتحاد

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الجَماعَةُ رَحْمَةٌ والفُرْقَةُ عَذابٌ[1]

اتحاد رحمت کا باعث ہے اور تفرقہ عذاب کا باعث ہے۔

قال الامام الصادقؑ مَنْ خَلَع جماعَةَ المسلمين قدرَ شبرٍ، خَلَعَ ربقَةَ الايمانِ مِنْ عُنُقِهِ[2]

جو شخص امت مسلمہ سے اتنا دور رہا جتنا کہ ایک انچ اس کی گردن سے ایمان کی رسی اتار دی گئی (اس کا ایمان ختم ہو گیا)۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ و مَنْ عَمِلَ في فُرقةٍ بين امراة و زَوجِها كانَ عليهِ غَضَبُ اللهِ و لَعنتهُ في الدنيا وَ الاخرةِ و كان حقاً علي الله ان يَرضخهُ بِألفِ صَخرةٍ منْ نارٍ[3]

جو کوئی مرد اور عورت میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرے گا اس پر خدا کا غضب اور لعنت ہے اور خدا تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آتش گیر پتھر کے ہزار ٹکڑوں سے سنگسار کرے گا۔

قال الامام العلیؑ الْإِنْصَافُ يَرْفَعُ الْخِلَافَ وَ يُوجِبُ الِائْتِلَافَ[4]

انصاف پسندی اختلافات کو ختم کرتا ہے اور یکجہتی کا باعث بنتا ہے۔

---

1 کنز العمّال, حدیث 20242

2 وسائل الشیعه، جلد 5، صفحه 377

3 ثواب الاعمال، صفحه 668

4 تصنیف غررالحکم و دررالکلم ص394

قال رسول اللہ ﷺ ۔ اِعلَموا اَنَّ اللّٰہ تعالی قَد فَرَضَ عَلَیکُم الجُمُعَۃَ فَمَن تَرَکَھا فی حَیاتی وَ بَعدَ مَماتی وَ لَھُم اِمامٌ عادِلٌ اِستِخفافا بِھا وَ جُحودا لَھا فَلا جَمَعَ اللّٰہ شَملَہُ وَ لا بارَکَ لَہُ فی اَمرِہِ اَلا وَ لا صَلاۃَ لَہُ اَلا وَ لا زَکاۃَ لَہُ اَلا وَ لا حَجَّ لَہُ اَلا وَ لا صَومَ لَہُ اَلا وَ لا بَرَکَۃَ لَہُ حَتّی یَتوبَ؛[1]

جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ کی نماز فرض کی ہے، لہٰذا جو لوگ اسے میری زندگی میں اور میری موت کے بعد، ہلکے پھلکے یا انکاری طور پر چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس ایک عادل رہنما ہے، خدا ان کے اتحاد کو معاف نہ کرے اور ان کے کام میں برکت ڈالے۔ برکت نہ ہو، جان لو کہ نہ زکوٰۃ قبول ہوئی، نہ نماز، نہ حج، نہ روزہ۔ جان لو کہ جب تک وہ توبہ نہ کریں ان کی زندگی میں برکت نہیں ہوگی۔

قالت زھرا سلام اللہ علیھا فَجَعَلَ اللہُ...طاعَتَنا نِظاماً لِلمِلَّۃِ وَ اِمامَتَنا أماناً لِلفِرقَۃ[2]

اللہ تعالیٰ نے ہماری (اہل بیت) کی اطاعت اور پیروی کو امت (اسلامی امت) کے لیے (سماجی) نظام قائم کرنے اور ہماری امامت (اور قیادت) (اتحاد کا سبب) تقسیم سے محفوظ رکھنے کا سبب بنایا ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ ۔ وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ تَفسیرِ السُّنَّۃِ وَ الْبِدْعَۃِ وَ الْجَماعَۃِ وَ الْفُرْقَہِ ۔ : اَلسُّنَّۃُ ۔ و اللّٰہ ۔ سُنَّۃُ مُحمَّدٍ صلی اللہ علیہ و آلہ وَ الْبِدْعَۃُ ما فارَقَھا وَ الْجَماعَۃُ ۔ وَ اللّٰہ ۔ مُجامَعَۃُ اَھْلِ الْحَقِّ وَ اِنْ قَلّوا وَ الْفُرقَۃُ مُجامَعَۃُ اَھْلِ الْباطِلِ وَ اِنْ کَثُروا[3]

1 وسائل الشیعۃ ج7 ص302
2 احتجاج(طبرسی) ج1 ، ص99
3 کتاب سلیم بن قیس الھلالي ج2، ص 964

سنت بدعت، جماعت اور تقسیم کے معنٰی کے جواب میں مولا علیؑ نے فرمایا خدا کی قسم، سنت وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور بدعت وہ ہے جو اس کے خلاف ہو، اور خدا کی قسم۔ جماعت، اس کے ساتھ تعاون کرنا اہل حق ہے، خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہوں، اور تفرقہ اہل باطل کی ملی بھگت ہے، خواہ وہ زیادہ ہوں۔

قال الامام العلیؑ ایّاکُمْ وَ التَّلَوُّنَ فی دینِ اللّٰہ فَاِنَّ جَماعَۃً فیما تَـکْرَھونَ مِنَ الْحَقِّ خَیْرٌ مِنْ فُرْقَۃٍ فیما تُحِبّونَ مِنَ الْباطِلِ وَ اِنَّ اللّٰہ سُبْحانَہُ لَمْ یُعْطِ اَحَدا بِفُرْقَۃٍ خَیْرا مِمَّنْ مَضی وَ لا مِمَّنْ بَقیَ[1]

خبردار دی خدا میں رنگ بدلنے کی روش اختیار مت کرو کہ جس حق کو تم نا پسند کرتے ہو اس پر متحد رہنا اس باطل پر چل کر منتشر ہو جانے سے بہر حال بہتر ہے جسے تم پسند کرتے ہو۔پروردگار نے افتراق و انتشار میں کسی کو کوئی خیر نہیں دیا ہے نہ ان لوگوں میں جو چلے گئے اور نہ ان میں جو باقی رہ گئے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ؛ فَإِنَّ یَدَ اللَّہِ عَلَی الْفُسْطَاط[2]

لازم ہے متحد رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعتوں کے ساتھ ہے۔

☆☆☆☆☆

1 نهج البلاغة : الخطبة 176

2 مجازات النبویه ص34

بے عزت کرنا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ حُرمَةَ عِرض المُؤمِنِ كَحُرمَةِ دمِهِ و مالِهِ[1]

مومن کی عزت کی حرمت اس کی جان و مال کی حرمت کی طرح ہے۔

قال الاما م الصادقؑ اذا رَقَّ العِرضُ اُستُصعِبَ جَمْعُه[2]

ایک بار جب ساکھ داغدار ہو جائے اور اس کی قدر کم ہو جائے تو اسے جمع کرنا اور اس کی تلافی کرنا مشکل ہو جائے گا۔

قال الامام العلیؑ مِنَ النُبلِ أن يبذُلَ الرّجُلُ مالَهُ و يَصونَ عِرضَهُ[3]

جو شخص اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنا مال قربان کرتا ہے وہ اس کی اصلیت اور عظمت کی علامت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَن رَدَّ عَن عِرضِ اَخيهِ كانَ لَهُ سبعونَ اَلفَ حجابٍ مِنَ النّار[4]

جو شخص اپنے دینی بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا وہ دفاع جہنم کی آگ کیلئے ستر ہزار ڈھال ہوگا۔

قال الامام الرضاؑ ۔ مَن كَفَّ عَن اَعراضِ المُسلِمينَ اَقالَهُ اللهُ عَثرتَهُ يَومَ القِيامة[5]

---

1 لئالی الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۶
2 اعلام الدین، ص ۳۰۳
3 فہرست غرر، ص ۲۴۲
4 بحار، ج ۷۵، ص ۲۵۳
5 بحار، ج ۷۵، ص ۲۵۶

جس نے مسلمانوں کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچانے سے انکار کیا اللہ قیامت کے دن اس کی لغزشوں کو معاف کر دے گا۔

قال الامام العلیؑ لاتَجَعَلْ عِرضَكَ غَرَضاً لِنِبالِ القَولِ[1]

اپنی آبرو کو لوگوں کے تیر ملامت کا نشانہ نہ بنائو۔

قال الامام الباقرؑ ۔ ثلاثةٌ لَيسَ لَهُم حُرمَةٌ: صاحبُ هَوىً مُبتَدِعٍ و الاِمامُ الجائِرُ و الفاسِقُ المُعلِنُ بِفِسقِه[2]

تین لوگ ایسے ہیں جن کی عزت و تکریم نہیں ہے: بدعتوں کی پیروی کرنے والا، ظالم و جابر حکمران اور علی الاعلان گناہ کرنے والا۔

قال الامام الصادقؑ عَورَةُ المُؤمِنِ عَلَى المُؤمِنِ حرامٌ[3]

ایک مومن کے لئے دوسرے مومنوں کے عیب اور اسرار کو ظاہر کرنا حرام ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مَن مَشى فی عَيبِ اَخيهِ و كَشْفِ عَورَتِهِ كانَت اوّلُ خُطوَةٍ خَطاها وَضَعَها فیجَهَنّم! وَ كَشَفَ اللهُ عَورَتَهُ عُلى رُؤوسِ الخَلائِقِ[4]

جو شخص اپنے دینی بھائی کے عیب تلاش کرنے اور اس کے راز کو فاش کرنے کے لیے قدم اٹھائے گا، اس کا پہلا قدم جہنم میں داخل ہو گا۔اور خدا اس کے اسرار و عیوب کو تمام مخلوقات پر ظاہر کرے گا۔

---

1 نهج‌البلاغه، نامة ٦٩
2 قرب‌الاسناد، ص ٨٢
3 اصول کافی، ج ٤، ص ٦٣
4 لئالی‌الاخبار، ج ٥، ص ٢٤١

قال الامام الصادقؑ شَرفُ المؤمِنِ صلاتُہُ بِاللّیلِ وَ عِزُّ المؤمِنِ کَفُّہُ عَن اَعراضِ النّاسِ[1]

مومن کی فضیلت نماز شب پڑھنے میں ہے۔اور مومن کی عزت اور عظمت یہ ہے کہ وہ دوسروں کی عزت کو پامال نہ کرے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَیُّھا الناس! إنَّ دِماءَ کُم و اَعراضَکُم عَلَیکُم حرامٌ الی أَن تَلقَوا ربَّکُم[2]

اے لوگو! تم پر ایک دوسرے کا خون بہانا اور دوسروں کی عزتوں کو نقصان پہنچانا حرام ہے یہاں تک کہ تم مر جاؤ اور اپنے رب سے ملاقات کرو۔

قال الامام الباقرؑ مَن اُذِلَّ عِندَہُ مُؤمِنٌ وَ ھُوَ یَقدِرُ علی أن یَنصُرَہُ فَلَم یَنصُرْہُ اَذَلَّہُ اللہُ یَومَ القِیامۃِ عَلی رُؤُسِ الخلائِق[3]

جب کسی شخص کے سامنے کوئی مومن کو ذلیل کرے اور وہ اس کی مدد کر سکتے تھےاور مدد نہ کرے، اللہ تعالٰی اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے رسوا کرے گا۔

☆☆☆☆☆

[1] فروع کافی، ج ۳، ص ۴۸۸
[2] تحف‌العقول، ص ۳۱
[3] لئالی‌الاخبار، ج ۵، ص ۲۳۱

بے حیائی پھیلانا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَن أذاعَ فاحِشَةً کانَ کمُبتَدِئها ، و مَن عَیَّرَ مُؤمِنا بِشَيءٍ لَم یَمُتْ حَتّی یَرکَبَهُ[1]

جس نے کسی برے کام اور گناہ کو ظاہر کیا وہ اس کے مرتکب کی طرح ہے اور جو کسی مومن کو کسی بات پر ملامت کرے وہ خود اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کام کا مرتکب نہ ہو۔

قال الامام الصادقؑ کَذِّبْ سَمْعَکَ وَ بَصرَکَ عَنْ أَخِیْکَ وَ اِنْ شَهِدَ عِنْدَکَ خَمْسُونَ قُسامَةً وَ قالَ لَکَ قَوْلٌ فَصَدِّقْهُ وَ کَذِّبْهُمْ وَ لا تُذِیْعَنَّ عَلَیْهِ شَیْئاً تَشِیْنُهُ بِهِ وَ تَهْدِمُ بِهِ مُرُوَّتَهُ، فَتَکُونُ مِنَ الَّذِیْنَ قالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الَّذِینَ یُحِبُّونَ أَنْ تَشِیعَ الْفاحِشَةُ فِی الَّذِینَ آمَنُوا لَهُمْ عَذابٌ أَلِیمٌ فِی الدُّنْیا وَ الآخِرَةِ[2]

اپنے مسلمان بھائی کے سامنے اپنے کان اور آنکھوں کو جھٹلاؤ، خواہ پچاس آدمی قسم کھائیں کہ اس نے کوئی کام کیا ہے اور وہ کہے: میں نے نہیں کیا، اسے قبول کرو اور ہر گز جو چیز باعث ننگ و عار ہو اسے معاشرے میں مت پھیلاو۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ مومنین میں بدگمانی پھیلانا پسند کرتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

قال الامام الرضاؑ الْمُذِیعُ بِالسَّیِّئَةِ مَخْذُولٌ وَ الْمُسْتَتِرُ بِالسَّیِّئَةِ مَغْفُورٌ لَهُ[3]

جو گناہ پھیلاتا ہے حقیر سمجھا جاتا ہے اور جو گناہ چھپاتا ہے وہ الٰہی بخشش کا مستحق ہے۔

---

1 کافی ج 2 ص 356

2 ثواب الاعمال، صفحہ 247

3 کافی ج 2 باب ستر الذنوب

قال الامام الصادقؑ مِنْ عَلَامَاتِ شِرِكِ الشَّيْطَانِ الَّذِی لَايُشَكُّ فِيهِ اَن يَكُونَ فَحّاشاً لَايُبَالِی بِمَا قَالَ وَ لَا بِمَا قِيلَ لَهُ[1]

شیطان کی موجودگی اور شرک کی نشانیوں میں سے ایک نشانی جس میں کوئی شک نہیں وہ یہ ہے کہ وہ فحاش آدمی ہے جو فحش باتوں اور اس کے بارے میں کہی گئی باتوں سے نہیں ڈرتا۔

قال رسول اللہ ﷺ اِذَا رَأَيتُمُ الرَّجُلَ لَايُبَالِی مَا قَالَ وَ لَا مَا قِيلَ لَهُ فَاِنَّهُ لِغَيَّةٍ اَو شِرِكِ شَيطَانٍ[2]

جب آپ کسی ایسے آدمی کو دیکھتے ہیں جو اس کے کہنے یا کہی جانے والی باتوں سے نہیں ڈرتا تو یہ شیطان کی گمراہی یا شرکت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ اِنّ مِن شَرِّ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ تَكرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ[3]

خدا کے بدترین بندوں میں سے ایک وہ ہے جس کو برا بھلا کہنے پر اس کے ساتھ ملنا ناپسند کیا جائے۔

قال الامام الصادقؑ الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَ الْجَفَاءُ فِي النَّار[4]

بدزبانی ظلم میں سے ہے اور ظلم کرنے والا آگ میں ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ اِنّ مِنْ شَرِّ النّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهِ[5]

بدترین لوگوں میں سے ایک وہ ہے جسے لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

---

1 کافی ج2 ص 323
2 بحار ج 75 ص 185
3 مستدرك الوسائل ج12 ص82
4 شهاب الأخبار ج1 ص11
5 الخصال ج1 ص14

قال الامام العلیؑ إِنَّ الْبَهائِمَ هَمُّها بُطُونُها، وَ إِنَّ السِّباعَ هَمُّهَا الْعُدْوانُ عَلَى غَيْرِهَا، وَ إِنَّ النِّساءَ هَمُّهُنَّ زِينَةُ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ الْفَسادُ فِيها[1]

یقینا چوپایوں کا سارا ہدف ان کا پیٹ ہوتا ہے اور درندوں کا سارا نشانہ دوسروں پر ظلم ہوتا ہے اور عورتوں کا سارا زور دنیا کی زینت اور فساد پر ہوتا ہے۔

قال الامام العلیؑ ۔ مَعاشِرَ النَّاسِ، إِنَّ النِّسَاءَ نَواقِصُ الْإِيمَانِ، نَوَاقِصُ الْحُظُوظِ، نَوَاقِصُ الْعُقُولِ، فَاءَمّا نُقْصانُ إِيمانِهِنَّ فَقُعُودُهُنَّ عَنِ الصَّلاَةِ وَ الصِّيَامِ فِى اءَيَّامِ حَيْضِهِنَّ، وَ اءَمَّا نُقْصانُ عُقُولِهِنَّ فَشَهَادَةُ امْرَاءَتَيْنِ كَشَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ، وَ اءَمّا نُقْصانُ حُظُوظِهِنَّ فَمَوَارِيثُهُنَّ عَلَى الْاءَنْصَافِ مِنْ مَوَارِيثِ الرِّجالِ فَاتَّقُوا شِرارَ النِّسَاءِ، وَ كُونُوا مِنْ خِيارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ، وَ لا تُطِيعُوهُنَّ فِى الْمَعْرُوفِ حَتّى لا يَطْمَعْنَ فِى الْمُنْكَرِ[2]

لوگو! یاد رکھو کہ عورتیں ایمان کے اعتبار سے 'میراث کے حصہ کے اعتبار سے اور عقل کے اعتبار سے ناقص ہوتی ہیں۔ ایمان کے اعتبار (ا) سے ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امام حیض میں نماز روزہ سے بیٹھ جاتی ہیں اور عقلوں کے اعتبار سے ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر (ہوتی ہے۔ حصہ کی کمی یہ ہے کہ انہیں میراث میں حصہ مردوں کے آدھے حصہ کے برابر ملتا ہے۔ لہٰذا تم بدترین عورتوں سے بچتے رہو اور بہترین عورتوں سے بھی ہوشیار رہو اور خبردار نیک کام بھی ان کی اطاعت کی بنا پر انجام نہ دینا کہ انہیں برے کام کا حکم دینے کا خیال پیدا ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

1 نہج البلاغہ خطبہ 153
2 نہج البلاغہ خطبہ 79

عدالت

قال الامام الصادقؑ اِنَّ النّاسَ یَستَغنونَ اِذا عُدِلَ بَینَهُم وَ تُنزِلُ السَّماءُ رِزقَها وَ تُخرِجُ الارضُ بَرَکَتَها بِاِذنِ اللّٰہ تَعالی [1]

اگر لوگوں میں عدل وانصاف قائم ہو جائے تو سب بے نیاز ہو جائیں گے اور اللہ تعالی کے حکم سے آسمان اپنا رزق نازل کرے گا اور زمین اپنی نعمتیں انڈیل دے گی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن عامَلَ النّاسَ فَلَم یَظلِمهُم و حَدَّثَهُم فَلَم یَکذِبهُم وَ وَعَدَهُم فَلَم یَخلِفهُم فَهُوَ مِمَّن کَمُلَت مُرُوءتُهُ وَ ظَهَرَت عَدالَتُهُ وَ وَجَبَت اُخُوَّتُهُ وَ حَرُمَت غیبَتُهُ؛ [2]

جو لوگوں سے میل جول میں ان پر ظلم نہیں کرتا، جھوٹ نہیں بولتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس کی شجاعت کامل ہے، اس کا عدل ظاہر ہے، اس کے ساتھ اخوت واجب ہے اور اس کی عدم موجودگی میں غیبت کرنا حرام ہے۔

قال الامام العلیؑ أَعدَلُ النّاسِ مَن أَنصَفَ مَن ظَلَمَهُ [3]

عادل ترین لوگ وہ ہیں جو ظلم کرنے والے کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

قال الامام العلیؑ أَنصِفِ النّاسَ مِن نَفسِكَ و أَهلِكَ وَ خاصَّتِكَ وَ مَن لَكَ فیهِ هَوىً وَ اعدِل فِی العَدُوِّ وَ الصَّدیقِ [4]

---

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج 3، ص 568
2 خصال ص 208
3 تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص394
4 تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ص394

اپنے آپ سے، اپنے اہل خانہ، اپنے پیاروں، اور جن کا آپ خیال رکھتے ہیں ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کریں، اور اپنے دوست اور دشمن کے ساتھ منصفانہ سلوک کریں۔

قال رسول الله ﷺ أَوَّلُ مَن يَدخُلُ النّارَ أَميرٌ مُتَسَلِّطٌ لَم يَعدِل، و ذو ثَروَةٍ مِنَ المالِ لَم يُعطِ المالَ حَقَّهُ وَ فَقيرٌ فَخورٌ[1]

سب سے پہلے جہنم میں جانے والا ایک طاقتور حکمران ہے جو انصاف نہیں کرتا، اور ایک امیر آدمی جو اپنی مالی ادائیگی نہیں کرتا اوراور فخر کرنے والا ضرورت مند

قال الامام العلیؑ اَلعَدلُ أَفضَلُ مِنَ الشَّجاعَةِ لأَنَّ النّاسَ لَوِ استَعمَلُوا العَدلَ عُموما فی جَميعِهِم لاَستَغنَوا عَنِ الشَّجاعَةِ[2]

انصاف شجاعت سے بہتر ہے کیونکہ اگر تمام لوگ سب پر انصاف کا اطلاق کریں گے تو ان میں شجاعت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

قال رسول الله ﷺ اَعدَلُ النّاسِ مَن رَضِیَ لِلنّاسِ ما يَرضى لِنَفسِهِ وَ كَرِهَ لَهُم ما يَكرَهُ لِنَفسِهِ؛[3]

سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے لیے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور وہی چیز کو ناپسند کرتے ہے جو لوگوں کو ناپسند ہیں۔

☆☆☆☆☆

---

[1] عیون الاخبار الرضا ج2، ص28

[2] شرح نہج البلاغہ ج20

[3] من لا یحضر الفقیہ ج 4 ،ص 395

تذلیل و تحقیر

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یا بنَ مَسعودٍ ، إنّهُم لَيَعِيبُونَ على مَن يَقتَدِي بِسُنَّتي فرائضَ اللّهِ ، قالَ اللّهُ تعالى : فَاتَّخَذْتُمُوهم سِخرِيّا حتّى أَنْسَوكُم ذِكرِي و كُنتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ * إنّي جَزَيْتُهُمُ اليَوْمَ بِما صَبَرُوا[1]

اے مسعود کے بیٹے! وہ ان لوگوں پر تنقید کرتے ہیں جو میری روایت پر عمل کرتے ہیں اور خدا کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: اور تم نے ان کا مذاق اڑایا کہ وہ مجھے بھول گئے اور تم ان پر ہنسے۔ آج میں ان کے صبر کا صلہ دیتا ہوں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَيرَ مُؤْمِناً بِشَىءٍ لَمْ يمُتْ حَتّى يرْكبَهُ[2]

جو شخص کسی مومن کو کسی چیز پر طعنہ دیتا ہے وہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس چیز کا مرتکب نہ ہو

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - إنّ المُستَهزِئينَ يُفتَحُ لأحَدِهِم بابُ الجَنَّةِ ، فيُقالُ : هَلُمَّ : فَيَجِيءُ بِكَرْبِهِ و غَمِّهِ ، فإذا جاءَ أُغلِقَ دُونَهُ، ثُمّ يُفتَحُ لَهُ بابٌ آخَرُ... فما يَزالُ كذلكَ حتّى أنَّ الرَّجُلَ لَيُفتَحُ لَهُ البابُ فيقالُ لَهُ: هَلُمَّ هَلُمَّ، فما يَأتِيهِ[3]

جنت کا دروازہ مذاق اڑانے والوں میں سے ایک کی طرف پھیر دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: آؤ۔ وہ غم کے ساتھ آگے بڑھتا ہے اور جب وہ قریب آتا ہے تو دروازہ اس پر بند ہو جاتا ہے۔ پھر یہ دوسرے دروازے پر کھلتا ہے۔ لیکن وہ آگے نہیں بڑھتا۔

1 بحار ج 1 ص 102
2 بحار الانوار- جلد 73 ص 384
3 كنز العمّال : ٨٣٢٨

قال رسول الله ﷺ- لا يَزْرَأنَّ أحدُكُم بأحدٍ من خَلقِ اللهِ فإنَّهُ لا يَدري أيُّهُم وليُّ اللّٰه [1]

تم میں سے کوئی خدا کے بندوں میں سے کسی ایک کو حقیر نہ سمجھے اور ان کو حقیر نہ جانے میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کون خدا کا دوست ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَنِ اسْتَذَلّ مؤمنا أو مؤمنةً ، أو حَقَّرَهُ لفَقْرِهِ أو قِلَّةِ ذاتِ يَدِهِ شَهَرَهُ اللّٰهُ تعالى يَومَ القِيامَةِ ، ثُمّ يَفْضَحُهُ[2]

جو شخص کسی مومن مرد یا عورت کو غربت یا تنگدستی کی وجہ سے حقیر سمجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف انگلی اٹھائے گا اور پھر اسے رسوا کرے گا۔

قال الامام الصادقؑ مَن حَقّر مؤمنا مِسْكينا لم يَزَلِ اللّٰهُ لَهُ حاقِرا ماقِتا حتّى يَرجِعَ عن مَحْقَرَتِهِ إيّاهُ[3]

جو کوئی غریب مومن کو حقیر سمجھتا ہے، خدا اسے مسلسل ذلیل کرتا رہے گا اور اس کا دشمن ہو گا جب تک کہ وہ اسے ذلیل کرنا چھوڑ نہ دے۔

قال رسول الله ﷺ حَسْبُ ابنِ آدمَ من الشَّرِّ أنْ يُحَقِّرَ أخاهُ المسلمَ

ابن آدم کی برائی کے لئے اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

---

1 ميزان الحكمه ج3 ص 107
2 صحيفة الرضا عليه السلام ج1 ص63
3 التمحيص ص 69

گانا غنا

قال الامام الباقرؑ اَلْغِنَآءُ مِمّا اَوْعَدَاللّٰہُ عَلَیْہِ النَّار[1]

گانا ایک ایسا گناہ ہے، جس پر خدا نے جہنّم کا عذاب رکھا ہے۔

قال الامام الصادقؑ اسْتِمَاعُ الْغِنَآءِ وَالَّھْوِ یُنْبِتُ النِّفَا قَ فِیْ الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ[2]

گانے باجے کو اور بے ہودہ باتوں کو غور سے سُننا دل میں نفاق کو اسی طرح پیدا کر دیتا ہے جس طرح پانی سبزے کی نشوونما کا باعث بنتا ہے۔

قال الامام الصادقؑ الغَنَآء ُعَشُّ النِّفَاقِ[3]

گانا باجا نفاق جیسے پرندے کا گھونسلا ہے۔

قال الامام الصادقؑ ۔ لاَ تَدْ خُلُوْا بُیُوتاً اَللّٰہُ مُعْرِضُ عَنْ اَھْلِھَا بَیْتُ الْغِنَآءِ لاَ یُؤْمَنُ فِیْہِ الْفَجِیَٔۃ وَلاَ یُجَابُ فِیْہِ الدَّعْوَۃُ وَلاَ یَدْخُلُہُ الْمَلَکُ[4]

ایسے گھروں میں داخل بھی مت ہو جس کے رہنے والوں پر سے خدا نے اپنی نظرِ رحمت ہٹالی ہو جس گھر میں گانا باجا ہوتا ہے وہ ناگہانی مصیبتوں سے محفوظ نہیں رہتا ایسے مقام پر دُعا مستحب نہیں ہوتی اور ایسی جگہ فرشتے نہیں آتے۔

قال الامام العلیؑ وَالْغِنَآءُ یُوْرِثُ النِّفَاقَ وَ یُعَقِّبُ الْفَقْر[1]

---

1 فروغِ کافی، بابِ غنا
2 کتاب کافی
3 میزان الحکمہ ج3 ص 2313
4 مستدرک الوسائل 'باب ۷۸

اور گانا باجا نفاق پیدا کرتا ہے اور فقر وفاقہ کا باعث بنتا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يُحْشَرُ صَاحِبُ الْغِنآءِ مَنْ قَبَرِ ہ اَعْمٰی وَآخْرَ سَ وَاَبْكَمَ[2]

گانا گانے والا شخص اپنی قبر سے جب میدانِ حشر میں نکلے گا تو اندھا بھی ہو گا، بہرا بھی ہو گا اور گونگا بھی ہو گا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اِسْتَمَعَ اِلیٰ الَّلهْوِيُذابُ فِیْ اُذُنِہ الْاُنُکُ[3]

جو شخص گانا باجا غور سے سنے گا اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

قال الامام الرضاأ مَنْ نَزَّہَ نَفْسَہ عَنِ الْغِنَآءِ فَاِنَّ فِیْ الْجَنَّتِ شَجَرَۃًيأْمُرُاللّٰہُ الرِّيَاح اَنْ تُحَرِّكَهَا فَيَسْمَعُ لَهَا صَوْتًا لَمْ يُسْمَعْ بِمِثْلِہ وَمَنْ لَمْ يَتَنَزَّہ عَنْہُ لَمْ يَسْمَعْہُ[4]

جو شخص خود کو گانے سے بچائے رکھے گا تو خدا اسے جنت میں ایک درخت میں سے آواز سنوائے گا کہ ایسی اچھی آواز کسی نے نہیں سنی ہو گی! اور جو شخص اپنے آپ کو گانے سے نہیں بچائے گا وہ ایسی آواز نہیں سن سکے گا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْغِنَآءُ رُقْيَۃُ الزِّنَا[5]

گانا زنا کی پہلی سیڑھی ہے

☆☆☆☆☆

---

1 مستدرک الوسائل، باب ۷۸

2 گناہان کبیرہ ص 12

3 مستدرک الوسائل، باب۸۰

4 کتاب " کافی

5 مستدرک الوسائل، کتاب تجارت

داڑھی تراشنا

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أحفُوا الشَّوارِبَ و أعفوا اللِّحى ، و لا تَتَشبَّهوا باليَهودِ[1]

اپنی مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ اور یہودی کے شبیہ نہ بنو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم - إنّ المَجوسَ جَزُّوا لِحاهُم و وَفَّروا شَوارِبَهُم ، و إنّا نَحنُ نَجُزُّ الشَّوارِبَ و نُعفي اللِّحى ، و هِيَ الفِطرَةُ[2]

مجوسیوں نے داڑھی منڈوائی اور مونچھیں موٹی چھوڑ دیں، لیکن ہم اپنی مونچھیں منڈواتے ہیں اور داڑھی لمبی کرتے ہیں، اور یہ خلقت کے مطابق ہے۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم خالِفوا المُشرِكينَ ؛ أحفوا الشَّوارِبَ ، و أوفوا اللِّحى [3]

مشرکوں کے خلاف رہو، مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بلندرکھو۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا تَابَ اللَّهُ عَلَى آدَمَ عليه السلام أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ- وَ يَقُولُ يَا آدَمُ حَيَّاكَ اللَّهُ وَ بَيَّاكَ- قَالَ أَمَّا حَيَّاكَ اللَّهُ و بَيَّاكَ الله- قَالَ فَسَجَدَ آدَمُ عليه السلام فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِي جَمَالًا فَأَصْبَحَ وَ لَهُ لِحْيَةٌسَوْدَاءُ كَالْحُمَمِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيْهَا- فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ؟ فَقَالَ هَذِهِ اللِّحْيَهُ زَيَّنْتُكَ بِهَا أَنْتَ وَ ذُكُورَ وُلْدِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَه[4]

---

[1] ميزان الحكمہ ج4 ص 2774
[2] وسائل الشيعة - ج ٢ - الصفحة ١١٦
[3] ميزان الحكمہ ج4 ص 2774
[4] مكارم الاخلاق/شيخ طبرسی

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا: میں آپ کی طرف خدا کا رسول ہوں، خدا آپ کو سلام کہتا ہے، پھر جبرائیل علیہ السلام نے خود کہا: خدا آپ کو زندہ رکھے اور آپ کو مسکراہٹ عطا فرمائے۔تو آدم علیہ السلام نے سجدہ کیا، پھر سجدے سے سر اٹھایا اور آسمان سے کہا: اے اللہ میرے حسن میں اضافہ فرما۔عرض کیا گیا: یہ وہ داڑھی ہے جس سے میں نے آپ کو اور آپ کے بیٹے کی اولاد کو قیامت تک آراستہ کیا۔

قال رسول الله ﷺ حلق اللحيه من المثله و من مثل فعليه لعنه الله[1]

داڑھی منڈوانا مسخ کرنے میں سے ہے (جسم و روح کی اذیت اور ایذاء) اور جو کوئی اس کو مسخ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

قال الامام الباقرؑ ان رسول الله صلى الله عليه و آله لعن المشتبهين عن الرجال بالنساء و لعن المشتبهات من النساء بالرجال[2]

روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا بھیس بدلتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کا بھیس بدلتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

[1] منتهي الآمال/ ج2/ ص72
[2] بحار الانوار/ ج 100/ ص 256

قرآن پڑھنا

قال رسول الله ﷺ اِنَّ البَیتَ اِذا کَثُرَ فیهِ تِلاوَۃُ القُرآنِ کَثُرَ خَیرُہُ وَ اتَّسَعَ اَھلُهُ وَ اَضاءَ لاَھلِ السَّماءِ کَما تُضی ءُ نُجومُ السَّماءِ لاَھلِ الدُّنیا[1]

وہ گھر جس میں کثرت سے قرآن پڑھا جاتا ہے، اس کی بھلائی بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کے لوگوں کو وسعت دی جاتی ہے اور وہ آسمانوں کے لیے اس طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ یا بُنَیَّ لاتَغفُل عَن قِراءَۃِ القُرآنِ۔ إذا أصبحت، و إذا أمسیت۔ فَاِنَّ القُرآنَ یُحیِی القَلبَ المیت وَ یَنهی عَنِ الفَحشاءِ و َالمُنکَرِ[2]

میرے بچے، قرآن پڑھنے میں کوتاہی نہ کرنا، جب صبح ہو اور جب شام ہو کیونکہ قرآن مردہ دل کو زندہ کرتا ہے ۔ تلاوت قرآن بدکاری اور غلط کاموں سے روکتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ اِن اَرَدتُم عَیشَ السُّعَداءِ و َموتَ الشُّهَداءِ و َالنَّجاۃَ یَومَ الحَسرَۃِ و َالظِّلَّ یَومَ الحَرورِ و َالهُدی یَومَ الضَّلالَۃِ فَادرُسُوا القُرآنَ فَاِنَّهُ کَلامُ الرَّحمانِ و حِرزٌ مِنَ الشَیطانِ و رُجحانٌ فِی المیزانِ[3]

اگر تم سعادت کی زندگی، شہداء کی موت، قیامت کی نجات، جھلسا دینے والے دن کا سایہ، اور گمراہی کے دن میں ہدایت چاہتے ہو تو قرآن سیکھو جو کہ خدای مہربان کا کلام ہے۔اور شیطان کے خلاف ایک ڈھال اور اعمال کے ترازو پر بوجھ ہے۔

1 کافی(ط-الاسلامیه) ج2، ص610
2 البرهان فی تفسیر القرآن ج1 ،ص19
3 الحیاه(ترجمه ی احمد آرام) ج2 ،ص234

قال رسول الله ﷺ ۔ مَن قَرَأَ القُرآنَ ابتِغاءَ وَجهِ اللّٰہ و تَفَقُّها فِی الدّینِ کانَ لَهُ مِنَ الثَّوابِ مِثلَ جَمیعِ ما أُعطِیَ المَلائِکَةُ و الأنبیاءُ وَ المُرسَلونَ[1]

جو کوئی خدا کی خاطر اور دین سمجھنے کی خاطر علم قرآن حاصل کرتا ہے، اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا فرشتوں، انبیاءؑ اور رسولوںؑ کو دیا جاتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ مَن قَبَّلَ وَلَدَهُ کَتَبَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً و مَن فَرَّحَهُ فَرَّحَهُ اللّٰہ یَومَ القیامَةِ، و مَن عَلَّمَهُ القُرآنَ دُعیَ بِالابَوَینِ فَیُکسَیانِ حُلَّتَینِ یُضیءُ مِن نورِهِما وُجوهُ اَهلِ الجَنَّةِ [2]

جو شخص اپنے بچے کو بوسہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھے گا اور جو اسے خوش کریگا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوش کریگا اور جو اسے قرآن پڑھائے گا اس کے والدین کو بلایا جائے گا اور انہیں ایسے کپڑے پہنائے جائیں گے کہ ان کے نور سے جنتیوں کے چہرے منور ہوں گے۔

قال رسول الله ﷺ أَدِّبوا أولادَکُم عَلی ثَلاثِ خِصالٍ: حُبِّ نَبیِّکُم و حُبِّ أَهلِ بَیتِهِ و قِراءَةِ القُرآنِ؛[3]

اپنے بچوں کو تین خصلتوں کی تربیت دو اپنے نبی ﷺ کی دوستی اور ان کے اہلبیتؑ سے دوستی اور قرآن کی تلاوت۔

☆☆☆☆☆

[1] وسائل الشیعه، ج6، ص184
[2] کافی(ط-الاسلامیه) ج 6، ص 49
[3] قاموس قرآن ، المقدمه ، ص2

امانت داری

قال رسول الله ﷺ لا تَزالُ أُمَّتی بِخَیرٍ ما تَحابّوا وَ تَهادَوا وَ أَدَّوُا الامانَةَ[1]

میری امت اس وقت تک خیر میں رہے گی جب تک وہ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، ایک دوسرے کو تحفے دیں گےاورامانت داری کرینگے۔

قال الامام الصادقؑ اِتَّقُوا اللّه، وَ عَلَیکُم بِأَداءِ الامانَةِ إلی مَنِ ائتَمَنَکُم فَلَو أَنَّ قاتِلَ أَمیرِالمُؤمِنینَ علیه السلام ائتَمَنَنی عَلی أَمانَةٍ لأَدَّیتُها إلَیهِ[2]

تقویٰ اختیار کرو اور امانت اسی کو واپس کرو جس نے تمہیں امین سمجھا ہے، اگر امیر المومنین علیہ السلام کا قاتل مجھے سپرد کر دے تو میں اسے واپس کر دوں گا۔

قال رسول الله ﷺ لا تَنظُروا إلی کَثرَةِ صَلاتِهِم وَ صَومِهِم وَ کَثرَةِ الحَجِّ وَ المَعروفِ وَ طَنطَنَتِهِم بِاللَّیلِ، وَ لکِن انظُروا إلی صِدقِ الحَدیثِ وَ أَداءِ الامانَةِ[3]

لوگوں کی عبادات، روزے، حج، نیکی اور رات کی عبادات کو زیادہ مت دیکھو، بلکہ ان کی سچائی اور امانت کی طرف توجہ کرو۔

قال رسول الله ﷺ مَن خانَ أَمانَةً فِی الدُّنیا وَ لَم یَرُدَّها إلی أَهلِها ثُمَّ أَدرَکَهُ المَوتُ ماتَ عَلی غَیرِ مِلَّتی وَ یَلقَی اللّهَ وَ هُوَ عَلَیهِ غَضبانٌ؛[4]

[1] عیون اخبار الرضا ج2، ص29
[2] امالی(صدوق) ص 245
[3] عیون اخبار الرضا ج2، ص51
[4] من لا یحضر الفقیه ج4 ، ص 15

جس نے دنیامیں کسی امانت میں خیانت کی اور اسے اس کے مالک کو واپس نہ کیااور پھر مر گیاوہ میرے دین پر نہیں مرااور اللہ سے اس حال میں ملینگے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہونگے

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم ۔ مَنِ ائتَمَنَ غَيرَ أَمينٍ فَلَيسَ لَهُ عَلَى اللّٰه ضَمانٌ لأَنَّهُ قَد نَهاهُ أَن يَاتَمِنَهُ؛[1]

جو شخص امانت کو کسی غیر معتبر شخص کے سپرد کرتا ہے، خدا اس کا ضامن نہیں ہے، کیونکہ اس نے اسے غیر معتبر شخص کے سپرد کرنے سے روکا ہے۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم لَيسَ مِنّا مَن يُحَقِّرُ الامانَةَ حَتّى يَستَهلِكُها إِذَا استُودِعَها[2]

وہ ہم میں سے نہیں جو امانت کو حقیر سمجھے اور اس کی نگہداشت نہ کرے اور اسے نقصان پہنچائے۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم إِن أَحَبَبتُم أَن يُحِبَّكُمُ اللّٰه وَرَسولُهُ فَأَدّوا إِذَا ائتُمِنتُم وَاصدُقوا إِذا حَدَّثتُم وَ أَحسِنوا جِوارَ مَن جاوَرَكُم[3]

اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا اور آپ کا رسول ﷺ آپ سے محبت کریں تو جب وہ امانت آپ کے سپرد کریں تو ان کو پہنچائیں۔اور جب آپ بات کریں تو سچ بولیں اور اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کریں۔

☆☆☆☆☆

[1] وسایل الشیعه ج 19
[2] بحارالأنوار ج72، ص172
[3]

نظافت

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم إنَّ اللّٰہ تَعالی جَمیلٌ یُحِبُّ الجَمالَ، سَخیٌّ یُحِبُّ السَّخاءَ، نَظیفٌ یُحِبُّ النَّظافَةَ[1]

خدا خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، رحیم ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم تَنَظَّفوا بِکُلِّ مَا استَطَعتُم فَإنَّ اللّٰہ تَعالی بَنَی السلامَ عَلَی النَّظافَةِ وَ لَن یَدخُلَ الجَنَّةَ إلاّکُلُّ نَظیفٍ[2]

جس طریقے سے ہو سکے اپنے آپ کو پاک صاف رکھوکیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پاکیزگی کی بنیاد پر بنایا ہے اور سوائے پاکیزہ کے کوئی بھی کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔

قال الامام العلیؑ اَلنَّظیفُ مِنَ الثِّیابِ یُذهِبُ الهَمَّ وَ الحُزنَ و َهُوَ طَهورٌ لِلصَّلاةِ؛[3]

صاف لباس غم کو دور کرتا ہے اور نماز کو پاکیزہ بناتا ہے۔

قال رسول الله صلی‌الله علیه‌وسلم طَهِّرُوا هَذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللَّهُ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيتُ طَاهِراً إِلَّا بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهِ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئاً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاه[4]

1 نهج الفصاحه ص293
2 نهج الفصاحه ص391،
3 کافی ج6، ص444،
4 مستدرك الوسائل ج1، ص 297

ان جسموں کو صاف کرو، خدا تمہیں پاک کرے، کیونکہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو رات کو پاکیزہ جسم کے ساتھ سوئے جب تک کہ اس کے ساتھ فرشتہ نہ سوئے۔رات کا کوئی بھی پہریا اس پہلو سے اس پہلو ہونے تک جو چیز خدا سے چاہئے خدا اس کو عطا کریں۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غَسلُ اِلاناءِ وَ طَهارَةُ الفِناءِ یورِثانِ الغِنی؛[1]

برتن دھونا اور صحن کی صفائی دولت کا ذریعہ ہے۔

قال الامام الباقرؑ اِنَّما قُصَّ الظفارُ، لاِنَّها مَقیلُ الشَّیطانِ وَ مِنهُ یَکونُ النِّسیانُ[2]

ناخن تراشنا ضروری ہے کیونکہ یہ شیطان کی پناہ گاہ ہے اور بھولنے کا باعث ہے۔

قال الامام العلیؑ نَظِّفوا بُیوتَکُم مِن حَوكِ العَنکَبوتِ، فَاِنَّ تَرکَهُ فِی البَیتِ یورِثُ الفَقرَ[3]

اپنے گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف کریں کیونکہ اسے گھر میں چھوڑنے سے غربت آئے گی۔

قال الامام الباقرؑ کَنسُ البُیوتِ یَنفِی الفَقرَ[4]

گھر کو صاف رکھنے سے فقر دور ہوتے ہے

☆☆☆☆☆

1 نہج الفصاحه ص 584
2 کافی ج 6، ص 490
3 وسائل الشیعه ج5، ص322
4 وسایل الشیعه ج 5 ، ص 317